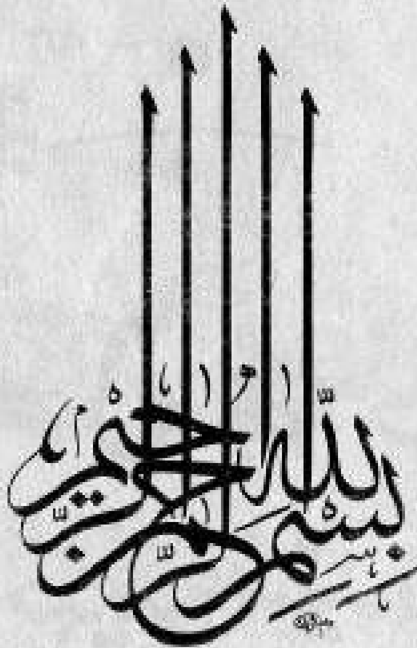
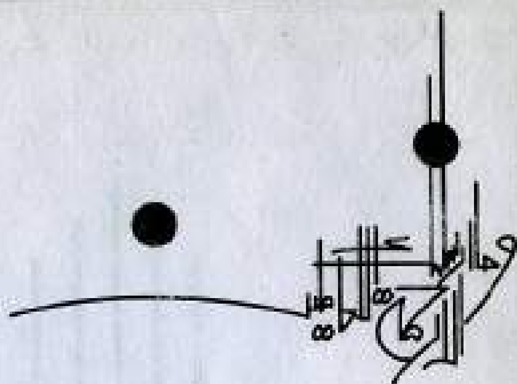
رحمتوں کی برسات

مصنف
شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری

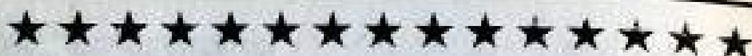




رحمتوں کی برسات



صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی
حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ



صَلُّوا عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ۔

تم مجھ پر بھیجو اللہ عزوجل تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

(الحدیث)

رحمتوں کی برسات

مصنف

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی



مکتبہ اہلسنت
امین پور بازار فیصل آباد
041-2002111
0321-6629557

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

رحمتوں کی برسات

مصنف	مفتی محمد قاسم قادری
ناشر	جاوید اختر
سن اشاعت	نومبر 2009ء
سرورق	فیضی گرافکس
قیمت	-/230 روپے

ضروری التماس

قارئین کرام ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو [illegible] آپ کا بے حد شکر گزار رہوں گا۔

فہرس

مقدمہ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علىٰ من لا نبي بعدهٗ

اما بعد:

ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عقل وفہم کی دولت عطا فرمائی ہے وہ یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ مصطفیٰ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اصل ایمان ہے۔ اگر سینوں میں محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہیں تو پھر سمجھ لیں کہ ہاتھ میں دولت ایمان نہیں کیونکہ حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایمان کی کسوٹی ہے۔

اس کو اس مثال سے سمجھیں کہ ایک مرتبہ بہت سے لوگ اپنے ہاتھوں میں سونا لئے ہوئے سنار کی دکان پر چلا رہے تھے کہ میرا سونا سب سے اچھا، میرا سونا سب سے کھرا ہے۔ سنار بولا، ٹھہرو! شور مت کرو میں ابھی صندوقچی میں سے سنگ کسوٹی نکالتا ہوں، یہ کالا پتھر فوراً فیصلہ کر دیگا کہ کس کا سونا کھرا ہے اور کس کا سونا کھوٹا اور فیصلہ بھی اتنا سچا اور یقینی کہ دنیا کی کسی عدالت میں بھی اس کی اپیل سنی نہیں جا سکتی۔ چنانچہ سنار نے کسوٹی کو نکالا اور ہر ایک کے سونے کو کسوٹی پر پرکھ کر بتا دیا کہ تمہارا سونا کھرا ہے اور تمہارا کھوٹا۔

اسی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ایمان کا مسئلہ سمجھیں کہ آج کروڑوں انسان سینہ تان کر اعلان کر رہے ہیں کہ میں سچا مسلمان ہوں، میں سچا مسلمان ہوں۔ اسی طرح اگر کسی سے پوچھا جائے کہ تم کون ہو؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تو

فوراً جواب ملے گا، میں مسلمان ہوں اور میرا دین اسلام ہے میں خود بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں ،لوگ بھی مجھے مسلمان سمجھتے اور کہتے ہیں ،حکومت کے نزدیک بھی میں مسلمان ہوں کیونکہ مردم شماری کے دفتروں میں بھی مجھے مسلمان ہی لکھا گیا ہے۔

لیکن کبھی ہم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ ساری دنیا بالفرض اگر کسی کو مسلمان کہے، آیا اللہ ﷻ اور اس کا پیارا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کو مسلمان کہتے ہیں کہ نہیں؟ تمام دنیاوی دفتروں اور رجسٹروں میں تو وہ مسلمان لکھا ہوا ہے آیا خدائی اور مصطفائی دفتروں میں بھی وہ مسلمان لکھا ہوا ہے کہ نہیں؟

یاد رکھیے! کہ ساری دنیا کسی شخص کو مسلمان کہے یا نہ کہے لیکن اگر خدا کہہ دے کہ وہ مسلمان ہے ،حبیب خدا ﷻ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرما دیں کہ وہ مسلمان ہے تو بلا شک وشبہ وہ مسلمان ہے اور اگر خدا ﷻ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک وہ مسلمان نہیں تو پھر چاہے ساری دنیا اس کو مسلمان کہہ دے وہ مسلمان نہیں۔

تو جس طرح سنار نے لوگوں کے قولی دعوے چھوڑ کر ،سونے پر سنگ کسوٹی رکھ کے کھرے کو کھوٹے سے جدا کر دیا، اسی طرح ایمان کی پہچان کے لئے بھی ایک کسوٹی چاہئے جو فیصلہ کر دے کہ کس کے ایمان کا سونا کھرا ہے اور کس کے ایمان کا سونا کھوٹا ہے کون سچا مسلمان ہے اور کون جھوٹا؟

آیئے قرآن کریم سے سوال کرتے ہیں، اے اللہ ﷻ کے سچے اور پاکیزہ کلام تو ہی ہماری رہنمائی فرما اور ہمیں ارشاد فرما کہ ایمان کا وہ کونسا اعلیٰ معیار اور

بہترین کسوٹی ہے کہ اس پر جس مسلمان کا اسلام پورا اترے تو ہم سمجھ جائیں کہ یہ شخص اللہ ﷻ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مسلمان ہے اور جس کا اسلام اس کسوٹی پر فیل ہو گیا تو ہم سمجھ جائیں گے کہ یہ شخص مسلمان نہیں ہے اگرچہ ساری دنیا اس کو مسلمان کہہ کر یاد کرے۔ جب ہم نے قرآن مجید کی خدمت میں استفسار کیا تو جواب ملا!

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ ...... الخ

(سورۃ توبہ)

ترجمہ: "اے محبوب آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویوں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور تمہاری وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسندیدہ مکان، یہ چیزیں تمہیں اللہ (ﷻ) اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو انتظار کرو کہ اللہ (ﷻ) اپنا حکم لائے اور اللہ (ﷻ) فاسقوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔"

معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں ان چیزوں کو بیان فرمایا جن سے انسان کو فطری طور پر محبت اور قلبی لگاؤ ہوتا ہے۔ جیسے باپ، بیٹا، بھائی، بیوی، کنبہ، مال، دکان، مکان، اور دوسری طرف تین چیزیں یعنی اللہ ﷻ، و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور راہِ خدا میں جہاد۔ اور فرمایا گیا کہ اے لوگو! اگر ان آٹھ چیزوں کی محبت تمہارے دلوں میں ان تین چیزوں سے بڑھ کر ہے تو پھر اللہ ﷻ کے عذاب کا انتظار کرو، تم رحمت خداوندی سے دور، فاسقوں کی فہرست میں شامل اور ہدایت سے محروم ہو جاؤ گے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس آیت پاک کی تفسیر بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمادیا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

"یعنی اس وقت تک تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی اولاد، اپنے ماں باپ بلکہ تمام جہان کے انسانوں سے بڑھ کر مجھے اپنا محبوب نہ بنالے۔"

(بخاری)

تو گویا فرمان باری تعالیٰ اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایمان پرکھنے کا آلہ اور کسوٹی کی مانند ہے۔ تو جس کے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ان تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے وہ خوش نصیب اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مسلمان ہے "اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ" اس کے دل میں ایمان کی مہر لگادی جاتی ہے۔ اور وہ شخص جس کے دل میں ان تمام چیزوں سے بڑھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہ ہو وہ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کامل ایمان والا بھی نہیں۔ خواہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، نماز بھی پڑھتا ہو، جہاد بھی کرتا، اگرچہ خدا سے محبت کا دعویٰ بھی کرتا ہو۔ کیونکہ اصل ایمان بلکہ ایمان کی روح تو محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ایسی صورتِ حال میں اس کو ظاہری اعمال کام نہیں آئیں گے بلکہ خدا عزوجل سے قولی محبت کا دعویٰ کرنا بھی فائدہ نہ دیگا، کیونکہ اللہ رب العزۃ نے قرآن میں اعلان فرمادیا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہ اللہ سے محبت کا دعویٰ کرنے والو! تم میرے محبوب کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لو، ان کی اتباع کرو، ان کے ہو جاؤ۔ جب تم اس میں کامیاب ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں کہنے کی حاجت نہیں بلکہ میں خود اعلان فرماؤں گا کہ "تم میرے محبوب کے ہوئے میں نے تمہیں اپنا محبوب بنالیا" اور تمہاری اس غلامی کی وجہ سے تمہارے گناہوں کو معاف فرما کر تمہیں بخش دیا ہے۔

گنہگار پہ جب لطف آپ ﷺ کا ہوگا
کیا بغیر کیا بے کیا کیا ہوگا

تو معلوم ہوا کہ درحقیقت محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی مدار ایمان ہے۔ کوئی بظاہر شریعت کا کتنا ہی پابند ہو، نمازی بھی ہو، حاجی بھی ہو، لیکن اگر اس کا سینہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ نہیں تو ہرگز ہرگز وہ کامل مسلمان نہیں ہو سکتا، کیونکہ

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محمد ﷺ کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیاوی قانون کے رشتوں سے اعلیٰ ہے

اس مقام پر ایک بات اور قابلِ غور ہے کہ اگر تمام فرقے یہ دعویٰ کر دیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور محبت کا تعلق چونکہ دل سے ہے اور دلوں کا حال ہمیں معلوم نہیں، تو ایسی صورت میں ہم کس گروہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محب قرار دے کر مومن سمجھیں اور کس فرقے کے دعویٰ

محبت کو غلط جانیں؟

اس الجھن کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دینِ متین اور عقلِ سلیم کی روشنی میں ایک ایسا معیار تلاش کریں جس کے ذریعے حقیقت واقعیہ منکشف ہو جائے اور ہم بخوبی جان لیں کہ اصلی محبت کا حامل کون ہے؟ آئیے یہ معیار محبوبِ خدا ﷺ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے تلاش کریں۔ چنانچہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِی وَیُصِمُّ

(ابوداؤد)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "انسان کو جب کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ محبت اس کو محبوب کا عیب دیکھنے سے اندھا اور محبوب کا عیب سننے سے بہرہ کر دیتی ہے۔"

اس حدیثِ مبارکہ سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ محبت کی ناقابلِ تردید دلیل اور صحیح معیار یہ ہے کہ مدعیِ محبت کی آنکھ اور کان محبوب کا عیب دیکھنے اور سننے سے پاک ہو۔ عقلِ سلیم کے نزدیک بھی محبت کا صحیح معیار یہی ہے کیونکہ محبت کا مرکز حسن و جمال ہے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ محبت والی آنکھ کو محبوب کی ذات میں کوئی عیب نظر آئے اور اگر کسی کو محبوب میں عیوب و نقائص نظر آئیں تو وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ تو جب مطلقاً کسی سے محبت کا معیار یہ ہے کہ اس کے عیب محبوب کو نظر نہ آئیں، عیب سننے سے کان انکار کر دیں، تو پھر کیا خیال ہے اس بے عیب ہستی، بے نظیر و بے مثال آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں؟

اگر کسی گروہ کو اس بے عیب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی عیب نظر آئے تو اس کا دعویٰ محبت کہاں تک درست ہوگا ؟ ! اسی معیار پر موجودہ دعوے داروں کو پرکھ لیجئے۔

اگر محبت کے معیار کو دیکھنا ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف رجوع کریں ان کے اقوال پڑھیں، ان کے فرمان سنیں، ان کے احوال دیکھیں کہ وہ کس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عیب سے منزہ و مبرا مانتے تھے، گویا کہ ان کی آنکھوں نے ایسا بے مثال محبوب کبھی نہیں دیکھا۔ چنانچہ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمتِ حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض گزار ہوئے:

واحسن منك لم ترقط عينی
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

(یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میری آنکھوں نے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سا حسین وجمیل اور کوئی نہیں دیکھا، کیونکہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں، آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) تو ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں، گویا کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ایسے پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) خود چاہتے تھے۔"

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں:

"لم ارقبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی مثل نہ کوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔"

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا فرمان ہے:

"قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم ار رجلا افضل من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" میں تمام مشارق ومغارب میں پھرا پس میں نے کوئی شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل واعلیٰ نہیں دیکھا۔"

یہی بولے سدرا والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

سبحان اللہ! صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا یہ اعلیٰ معیار تھا کہ ان کو سب سے زیادہ حسین وجمیل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی نظر آتے اور زبانِ حال سے یہ دعویٰ کرتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثل نہ کوئی پہلے تھا اور نہ کوئی بعد میں ہوگا۔

بہرحال حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کو صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتے تھے، جیسا کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: "یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، متی الساعۃ؟ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب آئے گی؟) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ما اعددت لها؟ (تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟) وہ عرض کرنے لگے، میرے پاس زیادہ نمازیں اور صدقات تو نہیں، الا انی احب اللہ ورسولہ (مگر میں اللہ

تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں)۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عرض سننے کے بعد ارشاد فرمایا، انت مع من احببت (تم جس کے ساتھ دنیا میں محبت رکھتے ہو قیامت کے دن بھی اسی کے ساتھ رہو گے) صحابہ کرام علیہم الرضوان اس خوشخبری سے اتنا خوش ہوئے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کو کبھی اتنی خوشی نہیں ہوئی تھی جتنی اس بشارت کو سن کر ہوئی۔''

نہ طاعت پر نہ تقویٰ پر نہ زہد و اتقا پر ہے
ہمارا ناز جو کچھ ہے محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہے

قربان جائیں کہ یہ عالم ان حضرات کا ہے جن کے بارے میں قرآن پاک خود اعلان فرما رہا ہے:

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا

''اگر لوگ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کی مثل ایمان لائیں تو ہدایت پائیں گے۔''

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمانِ عالیشان ہے: ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔'' سبحان اللہ ﷻ! صحابہ کرام علیہم الرضوان کیسی ہدایت دکھا رہے ہیں کہ تم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت کا چراغ اپنے سینوں میں روشن کرلو تمہارے دلوں پر ہدایت کی مُہر دنیا میں لگا دی جائے گی اور قیامت کے دن نجات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ ﷻ

محترم قارئین! ہم نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ محبت دلی لگاؤ اور دلی رجحان

کو کہتے ہیں جس کا تعلق ظاہر سے نہیں بلکہ باطن سے ہے۔ لیکن محبت میں کچھ ایسی صفات ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے قول وفعل سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ شخص اس سے محبت رکھتا ہے، تو جہاں معیارِ محبت میں یہ بات شامل ہے کہ محب کو محبوب کے اندر کوئی عیب ونقص نظر نہ آئے تو وہاں علامتِ محبت میں سے یہ ہے کہ محب اکثر اپنے محبوب کو یاد رکھے اور یہ علامت خود مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی: من احب شیا اکثر ذکرہ "جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔"

پس جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جتنی زیادہ محبت ہوگی وہ اتنا ہی کثرت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کریگا۔ دن ہو یا رات، صبح ہو یا شام، الغرض ہر وقت وہ اپنی گفتگو میں، بیان میں، تحریر میں، تصنیف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتا ہے۔

اللہ اکبر! ایسے خوش نصیب لوگ کتنے بلند مرتبے پر پہنچ جاتے ہیں، ذرا غور کریں کہ آقائے دو جہاں، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے محتاج نہیں کیونکہ ان کا ذکر تو خود رب العالمین بلند فرما رہا ہے۔ لیکن یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت میں سے ہے کہ جو شخص ان کا ذکر کرتا ہے تو اللہ ﷻ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے صدقے اس محبّ کو بلند وبالا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

بہر حال محبت وعقیدت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کو یاد کیا جائے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ خیر کیا جائے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکت پر درود وسلام کے نذرانے پیش کئے جائیں۔

یوں بھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں کہ دنیا میں ولادتِ مبارکہ ہوئی تو سب سے پہلے امت کو یاد کیا "ربِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی"، سفرِ معراج پر روانگی کے وقت امت کو یاد کیا، دیدارِ جمالِ خداوندی اور خصوصی نوازشات کے وقت بھی امت کو یاد کیا۔ الغرض تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہر وقت امت کو یاد رکھا تو آج امتی کو بھی چاہئے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکت پر درود وسلام میں کبھی بھی غفلت نہ کرے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا

یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

اور یہ عادت کتنی ہونی چاہئے؟ قربان جائیں محبوبِ خدا عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کہ یہ وظیفہ بھی خود ارشاد فرما دیا۔ چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: "انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلاتی" (یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایئے کہ میں کس قدر درود پڑھا کروں؟ فرمایا، جتنا دل چاہے۔ عرض کیا، وقت کا چوتھائی حصہ؟ فرمایا، جتنا تیرا دل چاہے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا، نصف وقت؟ فرمایا، جتنا تیرا

دل چاہے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کی، دو تہائی؟ فرمایا، جتنا تیرا جی چاہے اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اجعل لک صلاتی کلہا (کہ میں اپنا سارا وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھتا رہوں گا)۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا، اذا تکفی ھمک ویغفر لک ذنبک (اگر ایسا کروگے تو یہ درود شریف تیرے تمام رنج والم کو دور کرنے کے لئے کافی ہو جائیگا اور تیرے گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائیگا)۔

تعریف جو میں کرتا ہوں خیر الانام کی
عزت بلند ہوتی ہے میرے کلام کی
میری لحد میں لائیں گے تشریف مصطفیٰ ﷺ
عادت بنا رہا ہوں درود و سلام کی

محترم قارئین! درود شریف سراپائے فوائد ہے۔ ہماری ہر پریشانی وہر دکھ، ہر درد، ہر مصیبت وہر بلا اور ہر رنج وغم کا علاج ہے۔ بیمار پڑھیں تو شفایاب ہو جائیں، پریشان حالوں کی پریشانی ختم ہو جائے، دکھ درد کے ماروں کو قرار آئے، غمزدوں کو غم سے نجات دلائے، عاشقوں کے دلوں کو سکون ملے، روح کو تسکین پہنچے اور درود پڑھنے والا رحمتِ خداوندی کا مستحق ہو جائے۔

الحمد للہ یہی شوق وذوق، جذبہ اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا کرنے کے لئے قبلہ استاذ محترم مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ نے درود شریف کے موضوع پر ایک نایاب کتاب المسمّی بہ رحمتوں کی

برسات" تالیف فرمائی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان میں عام فہم انداز اور مستند حوالہ جات کے ساتھ بے مثال کتاب ہے۔

اس کتاب میں درود شریف پڑھنے کے آداب، فضائل وفوائد، نہ پڑھنے کی وعیدیں، متعدد احادیث مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال اور اولیاء صالحین کے ایمان افروز واقعات موجود ہیں۔ اور یہ کتاب جہاں عوام کے لئے بہت زیادہ مفید اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بڑھانے کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے وہاں علماء، خطباء، واعظین اور مبلغین کے لئے بھی وافر مواد کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔

اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ کتاب **"رحمتوں کی برسات"** اسم بامسمیٰ ہے کہ جہاں اس کتاب کے پڑھنے والے کو ایمان کی چاشنی نصیب ہوگی اور درود پاک کی کثرت کا ذوق وشوق پیدا ہوگا۔ وہاں یہ فضیلت بھی حاصل ہوگی کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ خیر پڑھتے پڑھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ مبارک پر درود شریف پڑھتا رہے اور رحمت خداوندی لوٹتا رہے اور وہ کیسی پُر کیف، کثرت والی رحمت ہوگی کہ یہ ایک بار اس کے محبوب کو یاد کرے، اُن کی ذات پر درود پڑھے وہ اپنی دس رحمتیں اس پر نازل فرمادے، یہ دس بار پڑھے وہ سو رحمتیں نازل فرمائے، یہ سو بار پڑھے وہ ایک ہزار رحمتیں نازل فرمائے تو جب تک یہ خوش نصیب درود پڑھتا رہے گا وہ اس پر "رحمتوں کی برسات" کرتا رہے گا۔

الحمدللہ۔ قبلہ اُستادِ محترم دامت برکاتہم العالیہ پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل

وکرم ہے اور اس کتاب کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے۔ ورنہ استاذِ محترم کے شب و روز کے دینی مشاغل اتنے ہیں کہ **تحریر و تصنیف** کے لئے وقت نکالنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس وقت **جامعۃ المدینہ** میں **دورۂ حدیث** اور **تخصص فی الفقہ** (مفتی کورس) کی اہم ترین کتابیں پڑھانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ متعدد فارغ التحصیل علماء کرام **دارالافتاء اہلسنت** جامع مسجد کنزالایمان کراچی، میں آپ سے تربیتِ افتاء حاصل کر رہے ہیں اور اسی دارالافتاء کے کم و بیش ماہانہ آٹھ سو (800) سے زائد فتاویٰ آپ کی ہی تصدیق و تصویب پر جاری ہوتے ہیں۔ ان ذمہ داریوں کے علاوہ دیگر دینی کاموں میں مشغولیت اور خارجی مطالعہ کے ساتھ ساتھ تحریر و تصنیف کا بھی سلسلہ جاری ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے ہو رہا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

ربّ العالمین کی بارگاہ میں دعا ہے کہ قبلہ استاذِ محترم دامت برکاتہم العالیہ کی اس عظیم کاوش کو اپنے اور اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں درجۂ قبولیت عطا فرمائے اور استاذِ محترم مدظلہ العالی کے علم و عمل، عمر اور صحت میں برکتیں عطا فرمائے۔ اور تمام مسلمانوں کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

حضرت عبداللہ بن حکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا تو ان سے سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: رحمنی وغفرلی وزفنی الی الجنۃ کما

تزف العروس وعز علی کما یعز علی العروس''یعنی اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا، مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کئے گئے جس طرح دلہن پر نچھاور کیے جاتے ہیں۔''میں نے اس عزت افزائی کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ میں نے اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت پر جو درود لکھا ہے اس کی بدولت مجھے یہ عزت عطا فرمائی گئی ہے۔

اللہ تعالی کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین

آخر میں ان اشعار کے ساتھ اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں کہ۔

اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے
اسے چاہے جس کو خدا چاہتا ہے
درود ان پہ بھیجو، سلام ان پہ بھیجو
یہی مومنو سے خدا چاہتا ہے

اللھم ارزقنا حب حبیبك الکریم امین بجاہ حبیبك رحمۃ للعلمین واخرد عونا ان الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین افضل الانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الراشدین المھدیین وازواجہ الطاھرات امھات المومنین وعلی اولیاء امتہ وعلماء ملتہ من المحدثین والمفسرین والفقھاء والمجتھدین اجمعین''

دعاؤں کا طلبگار

محمد شفیق العطاری المدنی

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ❁

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ "بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

(پارہ 22، سورۃ الاحزاب)

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "درود شریف کی آیت مدنی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ قدر و منزلت بتا رہا ہے جو ملاء اعلیٰ (عالم بالا یعنی فرشتوں) میں اس کے حضور ہے کہ وہ ملائکہ مقربین میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء کرتا ہے اور یہ کہ فرشتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، پھر عالمِ سفلی کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجیں تا کہ نیچے والی اور اوپر والی ساری مخلوق کی ثناء آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جمع ہو جائے۔ پھر "الفاکھانی" کے حوالے سے فرمایا، آیت میں صیغہ (يُصَلُّوْنَ) لایا گیا ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے تا کہ معلوم ہو کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔

حالانکہ اولین وآخرین کی انتہائی تمنا یہ ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل کی ایک خاص رحمت ہی ان کو حاصل ہو جائے تو زہے نصیب اور ان کی قسمت میں یہ کہاں۔ بلکہ اگر عقل مند سے پوچھا جائے کہ ساری مخلوق کی نیکیاں تیرے نامہ اعمال میں ہوں تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ اللہ عزوجل کی ایک خاص رحمت تجھ پر نازل ہو جائے؟ تو وہ اللہ عزوجل کی ایک خاص رحمت کو پسند کرے گا۔ اس بات سے اس ذات کے مقام کے بارے میں اندازہ لگالو جن پر ہمارا رب عزوجل اور اس کے تمام ملائکہ ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔ تو اس بندۂ مومن کی تعریف کیسے کی جاسکتی ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود نہیں بھیجتا یا غفلت برتتا ہے؟

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم 2ھ ہجری میں نازل ہوا، بعض علماء نے فرمایا کہ معراج کی رات یہ حکم نازل ہوا۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ شعبان، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا مہینہ ہے کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کی آیت اسی مہینہ میں اتری تھی۔

(القول البدیع، ص:43، دار الکتاب العربی بیروت)

مذکورہ آیت مبارکہ میں فرمایا گیا کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، کتنے فرشتے درود بھیجتے ہیں؟ اس کی تفصیل جاننا انتہائی دشوار ہے۔ فرشتوں کی تعداد بے حد وحساب ہے۔ اللہ عزوجل

کا فرمان ہے:

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ

"اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔"

(القرآن)

ملائکہ کی تعداد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی شمار نہیں کر سکتا، ان کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ان تمام فرشتوں کی تعداد کو سامنے رکھ کر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے میں مصروف کیا ہوا ہے اور یہ سب ہر وقت ہمارے آقا ومولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان بیان کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ فرشتوں کی ہزاروں اقسام ہیں اور وہ سب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں ایک عام قسم کا اندازہ لگانے کے لئے ان میں سے چند ایک کی تفصیل نیچے بیان کی جاتی ہے:

- ...... ملائکہ مقربین
- ...... حاملینِ عرش (عرش اٹھانے والے فرشتے)
- ...... ساتوں آسمانوں میں رہنے والے اربوں سے زائد فرشتے
- ...... جنت کے پہرے دار
- ...... دوزخ کے داروغے
- ...... انسانوں کی حفاظت کرنے والے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ "اللہ کے حکم سے حفاظت کرنے والے"

- ...... سمندروں پر مقرر فرشتے
- ...... پہاڑوں پر مامور فرشتے
- ...... بادلوں پر مامور فرشتے
- ...... بارشوں پر مامور فرشتے
- ...... پیدا ہونے سے پہلے پیدا ہونے والوں کی شکلیں بنانے کے کام پر مامور فرشتے
- ...... جسموں میں روح پھونکنے والے
- ...... نباتات اُگانے والے
- ...... ہواؤں کے چلانے والے
- ...... بادلوں کو چلانے پر مامور فرشتے
- ...... رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمارے درود کو پہنچانے والے
- ...... نمازِ جمعہ کے لیے آنے والوں کو لکھنے والے
- ...... نمازیوں کی تلاوت پر آمین کہنے والے
- ...... "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہنے والے
- ...... نماز کے منتظرین کے لیے دعا کرنے والے
- ...... اس عورت پر لعنت کرنے والے فرشتے جو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر غیر کے پاس جاتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی فرشتوں کا ذکر ملتا ہے جن کے متعلق احادیث وارد ہیں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا میں ہے کہ: ''ساتوں آسمانوں میں ایک قدم، بالشت اور ہتھیلی کی مقدار کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ قیام، رکوع یا سجود میں نہ ہو۔'' ان تمام چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اللہ ﷻ کے فرمان پر غور کریں کہ بیشک اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے غیب بتانے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

لہٰذا یہ بات قرآن پاک سے معلوم ہوئی کہ تمام فرشتے جہاں بھی ہوں وہ سب ہمارے آقا و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ وہ خصوصیت ہے جس کے ساتھ تمام انبیاء و مرسلین میں سے صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ ﷻ نے خاص فرمایا ہے۔''

(القول البدیع، ص: 41، دار الکتاب العربی بیروت)

فرشتوں کی تفصیل کے بارے میں امام نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ''سعادت الدارین'' میں فرماتے ہیں: ''فرشتے اللہ ﷻ کا سب سے بڑا لشکر ہیں، حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے: ''آسمان چرچرایا، اور اس کو چرچرانے کا حق ہے، قدم بھر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ رکوع یا سجدے یا قیام میں نہ ہو۔''

بیان کیا جاتا ہے کہ انسان جنات کا دسواں حصہ ہیں اور جن و انسان خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب پرندوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب مل کر بحری جانوروں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب مل کر زمین پر مقرر فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور یہ سب پہلے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں

اور یہ سب مجموعہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہے، پھر اسی ترتیب سے ساتویں آسمان تک چلیں، پھر یہ سب کرسی کے فرشتوں کے مقابلہ میں معمولی سی جماعت بنتے ہیں، پھر یہ سب عرش کے ایک پردے کے فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور عرش کے پردوں کی تعداد چھ لاکھ ہے، ایک پردے کی لمبائی، چوڑائی اور وسعت اتنی عظیم ہے کہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے سامنے معمولی حیثیت رکھتے ہیں اور ان پر قدم برابر جگہ بھی نہیں جس پر کوئی فرشتہ رکوع، سجود یا قیام میں نہ ہو، ان کا مشغلہ اللہ ﷻ کی پاکی بیان کرنا ہے۔ پھر یہ تمام فرشتے ان فرشتوں کے مقابلہ میں جو عرشِ الٰہی کے ارد گرد عبادت میں مصروف ہیں، ایسے ہیں جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ، ان کا شمار اللہ ﷻ ہی جانتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عرش کے ارد گرد فرشتوں کی ستر ہزار صفیں طواف میں مشغول ہیں اور اللہ ﷻ کی بڑائی اور وحدانیت بیان کرتی ہیں اور ان کے پیچھے مزید ستر ہزار صفیں ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بلند آواز میں اللہ ﷻ کی بڑائی اور وحدانیت بیان کرنے میں مصروف ہیں اور ان کے پیچھے ایک لاکھ صفیں دائیں ہاتھ بائیں پر رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مختلف تسبیح پڑھتا ہے، پھر یہ تمام فرشتے لوحِ محفوظ کے فرشتوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔

عرش کی وسعت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کے تین سو چھیاسٹھ پائے ہیں، ہر پائے کی مقدار دنیا سے ساٹھ ہزار گنا بڑھ کر ہے اور عرش سے اوپر

ستر حجاب ہیں، ہر حجاب ستر ہزار سال کا ہے اور ہر دو حجاب کے درمیان ستر ہزار سال کی مسافت ہے اور یہ تمام مقامات معزز فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں، اسی طرح ستر پردوں کے اوپر عالمِ بالا ہے۔''

(سعادت الدارین، ص:112، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ان تمام فرشتوں کی تعداد کو سامنے رکھ کر غور کریں کہ اللہ عزوجل نے ان سب کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے میں مصروف کیا ہوا ہے اور یہ سب ہر وقت ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان بیان کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ایک مفید وظیفہ

اس آیتِ مبارکہ کے حوالے سے بزرگوں نے مشکلات کے حل کا ایک وظیفہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: ''اس آیت کریمہ کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ''بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

(پارہ 22، سورۃ الاحزاب)

پھر کہے ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ'' یہاں تک کہ ستر مرتبہ یہی کہتا چلا جائے تو فرشتہ اس کو پکارتا ہے ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا فُلَانُ'' آج تیری کوئی حاجت پوری

ہوئے بغیر نہ رہے گی۔"

(سعادت الدارین، ص:72، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

❀......درود پڑھنے کا مقصد......❀

اللہ عزوجل کے حکم پر عمل کرتے ہوئے درود شریف پڑھنا ایک عظیم عبادت ہے اس کے ساتھ بزرگوں نے درود شریف پڑھنے کی حکمتیں بھی بیان فرمائی ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے بعد جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ کریم، رحیم، شفیق، عظیم اور سخی ہیں اور حبیب خدا، تاجدار انبیاء، سرور ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مومنوں پر سب سے زیادہ احسانات ہیں اس لیے محسن اعظم کے احسان کے شکریہ میں ہم پر درود پڑھنا مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا مقصد اللہ عزوجل کے حکم کی پیروی کر کے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حق کو ادا کرنا ہے۔ بعض بزرگوں نے مزید فرمایا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہماری طرف سے آپ کے درجات کی بلندی کی سفارش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم جیسے ناقص بندے، آپ جیسے کامل واکمل کے لیے شفاعت نہیں کر سکتے۔ لیکن اللہ عزوجل نے ہمیں اس کا بدلہ چکانے کا حکم فرمایا جس نے ہم پر احسان وانعام کیا اور اگر ہم احسان چکانے سے عاجز ہوں تو محسن کے لیے دعا کریں۔ لیکن چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو معلوم ہے کہ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسان کا بدلہ

دینے سے عاجز ہیں تو اس نے درود پڑھنے کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی تاکہ ہمارے درود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسان کا بدلہ بن جائیں کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسان سے افضل کوئی احسان نہیں۔"

ابومحمد فرماتے ہیں: "اے مخاطب! نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کا نفع حقیقت میں تیری طرف لوٹتا ہے گویا تو اپنے لیے دعا کر رہا ہے۔"

ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کا فائدہ درود بھیجنے والے کی طرف لوٹتا ہے کیونکہ اس کا درود پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا عقیدہ صاف ہے اور اس کی نیت خالص ہے اور اس کے دل میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی پر مدد حاصل ہے اور اس کے اور اس کے آقا ومولا، دو عالم کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان ایک مبارک اور مقدس نسبت موجود ہے۔"

کسی اور عارف نے فرمایا: "تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق کی ادائیگی کے لیے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم کی نیت سے درود پڑھنا ایمان کا ایک بڑا حصہ ہے اور درود شریف پر ہمیشگی اختیار کرنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم وجلیل احسانات کا شکریہ ادا کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور یہ بات حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے کیونکہ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہم پر بہت بڑا انعام ہوا ہے۔

شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے دوزخ سے نجات، جنت میں دخول، آسان ترین اسباب کے ذریعے کامیابی کے حصول، ہر طرف سے سعادت کے وصول اور بلند مرتبوں اور عظیم فضیلتوں تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ "یقیناً اللہ عزوجل نے مومنوں پر احسان فرمایا جب اس نے ان میں سے ایک مکرم رسول بھیجا جو مومنوں پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے"۔

(پارہ 4 سورۃ آل عمران، آیت 164)

اللہ عزوجل کے ارشاد:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

میں چند نکات ہیں: یہ آیت مدنی ہے، اس کا مقصود یہ تھا کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کو اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان سے آگاہ فرمائے کہ اس پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرشتوں میں اس کے پاس کتنی قدرو

منزلت ہے، وہ ملائکہ مقربین کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے اور ملائکہ ان پر درود بھیجتے ہیں، پھر عالم سفلی کے مکینوں کو درود وسلام کا حکم دیا تا کہ عالم علوی و سفلی کے مکینوں کی طرف سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ثناء و تعریف کرنا جمع ہو جائے۔

امام سہل بن محمد علیہ الرحمۃ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل نے اس ارشاد "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ (الآیہ) کے ساتھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جو شرف بخشا وہ اس شرف سے زیادہ بڑا ہے جو فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دے کر آدم علیہ السلام کو بخشا تھا۔ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرشتوں کے ساتھ سجدے میں شریک ہونا ممکن ہی نہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی خود اللہ عزوجل نے اپنے متعلق خبر دی ہے اور پھر فرشتوں کے متعلق خبر دی ہے۔ پس اللہ عزوجل کی طرف سے جو شرف حاصل ہو وہ اس شرف سے بڑھ کر ہے جو صرف فرشتوں سے حاصل ہو اور اللہ عزوجل اس شرف عطا فرمانے میں شریک نہ ہو۔

(القول البدیع، ص 36، دار الکتاب العربی بیروت)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بزرگ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ: "اگر سوال کیا جائے کہ اس میں کون سی حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے تو ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا اور ہم اللہ تعالیٰ ہی سے کہہ دیتے ہیں، اے اللہ عزوجل! تو درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

پر اور آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر۔ یعنی ہم اللہ عزوجل سے سوال کرتے ہیں کہ وہ درود بھیجے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہم درود نہیں پڑھتے۔ یعنی بندہ کو صلی علی محمد "میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں" کہنا چاہیے تھا (مگر وہ ایسا نہیں کرتا)۔ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس قدر نفیس اور پاکیزہ ہیں کہ وہاں کسی نقص کا گمان ہی نہیں جبکہ ہم سراپا نقص وعیب ہیں پس طیب و طاہر ذات کی تعریف وہ کیسے کرے جو خود سراپا عیب ہے۔ اس لیے ہم اللہ عزوجل سے عرض کرتے ہیں کہ وہ درود بھیجے اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر تاکہ ربِ طاہر کی طرف سے نبی طاہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو۔

(القول البدیع ص:72 دار الکتاب العربی بیروت)

علامہ شیخ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "جواھرُ المَعَانِی" کے آخر میں فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ثواب ہدیہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کا جواب دیا: "تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق سے بالکل بے پرواہ ہیں نہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کے صلوٰۃ وسلام کی ضرورت ہے، نہ ہدیہ وایصالِ ثواب کی اور وجہ اس کی ایک تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے ربّ عزوجل کے سوا کسی کے محتاج ہی نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وہ بے پایاں فضل فرما دیا ہے جس کی بناء پر

آپ فضل وکمال کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو چکے ہیں جس تک کسی اور کی رسائی ممکن ہی نہیں۔

اللہ عزوجل کا یہ فرمان اس پر گواہ ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى "اور عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔"

اور یہ عطاءِ الٰہی عزوجل اگرچہ آپ کو بڑی آسانی سے حاصل ہو گئی (مگر اسے معمولی نہ سمجھنا چاہیے) کیونکہ اس کی حقیقت وانتہا کے ادنیٰ درجے کو معلوم کرنے کے لئے عقلیں قاصر ہیں، اعلیٰ ترین درجے کا خود اندازہ کرلیں۔ بیشک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ اپنی ربوبیت کے شایانِ شان فضل عطا کرتا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ ومرتبہ پر اتنا فیضان کرتا ہے جتنی اس کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان ومنزلت ہے۔ اب اس عطا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو مرتبہ لامحدود سے وارد ہوتی ہے اور جتنا زیادہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ عزوجل کا فضل وکرم ہے اتنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ہے۔ اب اس انعامِ الٰہی عزوجل کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے اور اس کی وسعت کو عقلیں کیونکر پا سکتی ہیں؟ اسی لئے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا "اور اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔"

(سعادت الدارین، ص:45، دارالکتب العلمیہ بیروت)

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے

اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ثواب پیش کرنے کو ایک مثال کے ذریعے بیان فرماتے ہیں: ''ایک مثال سمجھئے جو آپ کی خدمت میں ثواب کا نذرانہ پیش کرنے کے سلسلہ میں بیان کی جاتی ہے وہ یہ کہ ایک عظیم الشان، وسیع وعریض سلطنت کا بادشاہ ہو، اسکی سلطنت میں مال ودولت کی ریل پیل ہو، خزانے لامحدود اور بے شمار ہوں، ہر خزانے کا طول وعرض آسمان سے زمین تک ہو، ایسا ہر خزانہ یاقوت، سونا چاندی، غلہ وغیرہ مالیت سے بھرا ہوا ہو۔ پھر ایک فقیر فرض کیجئے جس کے پاس اس کی ساری حکومت میں مثلاً دو روٹیوں کے سوا کچھ نہیں۔ اس نے بادشاہ کی عظمت اور شان وشوکت کے بارے میں سنا تو اس کے دل میں بادشاہ کی محبت وعظمت شدت سے جاگزیں ہوئی۔ اس نے اس بادشاہ کی تعظیم ومحبت سے سرشار ہوکر ایک روٹی بادشاہ کی خدمت میں پیش کردی، وہ بادشاہ بڑے کرم والا ہے۔ سو اس میں کوئی شک نہیں کہ بادشاہ کے سامنے جب مال ودولت کی کوئی حد نہیں اس ایک روٹی کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے؟ اس کے ہاں تو اس روٹی کا ہونا نہ ہونا برابر ہے پھر بادشاہ کو اپنے وسیع کرم سے فقیر کی غربت اور اس کی تگ ودو کی غرض وغایت معلوم ہوئی اور اسے اس فقیر کی سچی محبت اور اس فقیر کے دل میں اپنی عظمت کا علم ہوا اور یہ بھی کہ اس نے اسے ایک روٹی کا نذرانہ صرف اسی مقصد کے لئے پیش کیا ہے اور اگر اس کے پاس کچھ زیادہ ہوتا تو وہ اسے بھی نذر کردیتا۔ اس وجہ سے بادشاہ اس فقیر سے بھی خوشی ومسرت کا اظہار کرتا ہے اور اس کے نذرانے سے بھی کہ اس کے دل میں،

بادشاہ کی عظمت اور سچی محبت ہے یہ خوشی کچھ اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ بادشاہ کو اس روٹی سے فائدہ ہوا ہے۔ بہرحال اب وہ اس روٹی کے عوض اس کو اتنا کچھ دے گا کہ وہ اس کا شمار نہ کر سکے گا۔ (یہ سب کچھ) اس کی سچی محبت اور تعظیم کی وجہ سے ہوا، اس لئے نہیں کہ بادشاہ نے روٹی سے فائدہ حاصل کیا۔ اسی مثال سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ ثواب کا مسئلہ سمجھ لیجئے۔

(سعادت الدارین، ص:46، دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: ''جان لیجئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی بھی اُمتی نیک کام کرے اس کے لئے ثواب میں کمی کئے بغیر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کام کا اجر ملے گا۔ اس بات کی ضرورت نہیں کہ اس کی ابتدا کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہدیہ ثواب پیش کرنے کی نیت کرے۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مواہب لدنیہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے ''کوئی بھی امتی نیک کام کرے، اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی اصل ہیں۔''

ایک اور محقق نے لکھا ہے: ''اہل ایمان کی تمام نیکیاں اور اعمال صالحہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور ان کے اجر و ثواب میں اس قدر اضافہ کیا جاتا ہے جس کا اندازہ صرف اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔ کیونکہ قیامت تک جو شخص ہدایت پاتا اور عمل صالح کرتا

رہے گا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کے شیخ کو بھی یونہی اجر ملتا رہے گا (جس نے اسے نیک کام پہ لگایا)، اور شیخ کو اس کا دگنا ثواب ملے گا، تیسرے شیخ کو چار گنا اور چوتھے شیخ کو آٹھ گنا، یوں درجہ بہ درجہ ثواب بڑھتا جائے گا، اسی سے پہلے بزرگوں کے اپنے بعد آنے والے بزرگوں پر فضیلت معلوم ہو جاتی ہے۔ پس جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دس مرتبے فرض کیے جائیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اجر میں ایک ہزار چوبیس درجے اضافہ ہوگا، پھر جب دسویں آدمی کی وجہ سے گیارھویں نے ہدایت حاصل کی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اجر دو ہزار اڑتالیس درجے تک پہنچ جائے گا۔ اسی طرح جوں جوں ایک امتی بڑھتا جائے گا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا اجر دوگنا ہو جائے گا، یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ تک اسی طرح چلتا رہے گا جیسا کہ بعض محققین نے فرمایا ہے۔"

خدا اجرِ جزیل عطا کرے سیدی علی وفا کو جنہوں نے فرمایا۔

فَلَا حُسْنَ اِلَّا مِنْ مَحَاسِنِ حُسْنِهٖ
وَلَا مُحْسِنَ اِلَّا لَهٗ حَسَنَاتُهٗ

"جہاں کہیں حسن پایا جاتا ہے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے حسن کا پرتو ہے اور نیکی کرنے والا کوئی بھی ہو، آپ ﷺ کو اس کی نیکیاں ملیں گی۔"

(سعادت الدارین، ص: 47، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سیدی عبد العزیز الدباغ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب الابریز کے

باب سوئم میں ایک سلسلۂ کلام کے بعد فرمایا: ''اسی لئے تم دیکھو گے کہ دو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں، ایک کو تو تھوڑا سا اجر ملتا ہے جبکہ دوسرے کو اتنا زیادہ ثواب ملتا ہے جس کا نہ تو بیان کیا جا سکتا اور نہ شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ پہلے شخص کی زبان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا لفظ غفلت کے ساتھ نکل رہا ہے اس کا دل اور بہت سی باتوں سے بھرا پڑا ہے گویا اس کی زبان سے درود شریف محض ایک عادت کی بناء پر نکل رہا ہے اسی لئے اسے کم اجر ملا۔ اور دوسرے کی زبان سے درود شریف محبت وتعظیم کے ساتھ نکلا ہے، محبت اس لئے کہ وہ اپنے دل میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت وعظمت کا تصور کرتا ہے اور یہ تصور بھی کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کائنات کے وجود میں آنے کا سبب ہیں اور ہر نور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے نور سے ہے اور یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کائنات کے لئے رحمت اور ہدایت ہیں اور یہ کہ اگلوں، پچھلوں سب کے لئے رحمت اور مخلوق کی ہدایت، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف سے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے صدقے سے ہے۔ پس وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وعظمت کے پیش نظر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے نہ کہ کسی اور وجہ سے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ذاتی مفاد سے ہو۔ اور تعظیم اس لئے کہ انسان اس عظمت وشان کی طرف دیکھے اور یہ بھی سوچے کہ ایسی عظمتوں والے کی مدح وثناء کیسے ہونی چاہیے اور یہ بھی سوچے کہ تمام مخلوق ان میں سے

ایک عظمت وخصلت کے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ لائق تعریف خوبیاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پاک میں اس عروج وترقی پر ہیں کہ ان کیفیات کا ادراک بھی فکرِ انسانی سے ممکن نہیں، چہ جائیکہ بالفعل ان کا بیان کر سکے۔

پس جب آدمی کی زبان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نکلتا ہے تو اس کا اجر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدر ومرتبہ اور اللہ ﷻ کے فضل وکرم کے مطابق ہی ملتا ہے، کیونکہ اس درود شریف پڑھنے کا سبب اور اس پر آمادہ کرنے والی چیز محض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہی قدر ومنزلت ہے ۔لہٰذا درود شریف پر جو اجر وثواب ملتا ہے اس کا دار ومدار بھی اسی محبت کے جذبے کے مطابق ہوگا، پہلے شخص کے درود پڑھنے میں جذبہ اس کا ذاتی مفاد ہے۔ لہٰذا اس کا ثواب بھی اسی کے مطابق ملے گا، یہی حال اس عمل کا ہے جو بندہ اپنے رب ﷻ کے لئے بجا لاتا ہے۔ جب اس نیک عمل پر ابھارنے والا جذبہ رب ﷻ کی عظمت، جلال اور رفعت وکبریائی ہو تو اس کا اجر بھی رب ﷻ کی عظمت کے مطابق ہوگا اور جب اس عمل پر آمادہ کرنے والی صرف بندے کی اپنی غرض ہو اور اس کی اپنی ذات کی طرف لوٹنے والا مفاد ہو تو اجر وثواب بھی اسی کے مطابق ہوگا۔

عارف باللہ سید محمود الکردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "ادلّ الــخیــرات" میں فرمایا: "جان لیجئے کہ جو شخص آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر حالتِ استغراق، نیند، اونگھ، غفلت یا کسی حال میں اس طور پر درود شریف

پڑھے کہ اسے پتہ ہی نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو ان حالات میں بھی اس کو ثواب ملتا ہے۔ یہ محض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم، احترام اور رفعتِ شان کے پیشِ نظر ہے۔

اور **سیّد عبدالوہاب شعرانی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "**طبقات**" میں **سیدی ابوالمواہب شاذلی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات میں ان کا یہ قول نقل فرمایا ہے:

"میں نے سیّدالعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا تو عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے جو ایک مرتبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔ کیا یہ بشارت اس کے لئے ہے جو حضورِ قلب سے درود شریف پڑھے؟ فرمایا نہیں! یہ تو ہر اس شخص کے لئے ہے جو مجھ پر درود بھیجے اگرچہ غفلت سے ہو اور اللہ عزوجل اسے بھی ایسے فرشتے عطا فرماتا ہے جو اس کے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں۔ ہاں جو پوری توجہ سے دل لگا کر درود پڑھے تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

(سعادت الدارین، ص:56، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مسالك الحنفاء میں ہے: "اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پہلے خود درود پڑھنے کا ذکر فرمایا تاکہ پڑھنے والے مسلمان کو اس سے ترغیب ہو اور نہ پڑھنے والوں کو تنبیہ ہو۔ گویا اللہ عزوجل نے مومنوں سے فرمایا کہ میں اپنے اس جلال و عظمت، بلند مرتبے اور مخلوق سے غنی ہونے کے باوجود اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں اور فرشتے باوجود یکہ اللہ عزوجل کے

ذکر میں مصروف ہیں اور اس کی بارگاہ میں عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو تمہارا تو زیادہ حق ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجا کرو، کیونکہ تم سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محتاج ہو۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ ﷻ کی رحمتیں اور سلام ہو کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری شفاعت فرمائیں گے اور بیشک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی برکت سے ہم دنیا و آخرت کا شرف پائیں گے۔ اللہ ﷻ ہماری طرف سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جزا دے جس کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مستحق ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **تفسیر کبیر** میں ہے، اگر یہ کہا جائے جب اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ہمارے درود کی کیا ضرورت ہے؟ ہم کہتے ہیں ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اس لئے درود نہیں بھیجتے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی حاجت ہے، نہ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے درود کی حاجت ہے نہ فرشتوں کے درود کی، کیونکہ خود اللہ ﷻ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ ہاں ہم محض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے اظہار کی خاطر درود وسلام پڑھنے پر مامور ہیں جیسے اللہ ﷻ نے ہم پر اپنا ذکر واجب کر دیا ہے حالانکہ اس کو ہمارے ذکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو محض اظہار عظمت کے لئے ہم پر واجب ہے اور یہ بھی ہم پر اس کی شفقت ہے تاکہ ہم اس

کا ذکر کریں اور ثواب پائیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔"
علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "**امام ابوالقاسم قشیری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیت "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" کے تحت فرمایا، اللہ عزوجل کی چاہت یہ ہے کہ اُمت کی طرف سے اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی نہ کوئی خدمت ہو جس کے عوض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اسے نعمتِ شفاعت نصیب ہو، اس لئے اللہ عزوجل نے ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا۔ پھر اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ درود بھیجنے کے عوض دس رحمتیں نازل فرمانے کا اعلان فرمایا۔ اس میں اشارہ یہ ہے کہ بندہ اللہ عزوجل کی مزید عنایت کا محتاج رہتا ہے اور کسی وقت بھی اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

(سعادت الدارین، ص: 66، دار الکتب العلمیہ بیروت)

❁...... ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ......❁

درود شریف پڑھنے اور سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے وقت ایک اہم بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ اس وقت ادب اور تعظیم کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے چنانچہ **قاضی عیاض** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے کہ: "سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خود کرنے یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کسی اور شخص سے سننے کے وقت ہر مومن پر واجب ہے کہ

وہ خشوع و خضوع کا اظہار کرے، اپنی حرکات سے رک جائے اور اس طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت اور جلال کو مدنظر رکھے جیسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سامنے تشریف فرما ہوں اور اس طرح ادب کرے جیسے اللہ عزوجل نے ہمیں ادب سکھایا ہے، ہمارے سلف صالحین کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے۔

❁...... ہمارے اسلاف اور ادبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ......❁

ذیل میں ہم چند بزرگانِ دین کے ادب و محبت کے واقعات ذکر کرتے ہیں تاکہ واضح ہو کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ادب کس طرح کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ اس بات پر بھی توجہ رکھیں کہ ادب کے لئے یہ ضروری نہیں کہ کسی آیت یا حدیث میں اس کا طریقہ بیان کیا گیا ہو بلکہ جس بات کو لوگ ادب اور تعظیم سمجھتے ہوں وہ ادب اور تعظیم ہے لہٰذا ان لوگوں کی باتوں کی طرف کبھی توجہ نہ دیں جو خود تو دنیا کا ہر کام بغیر دلیل کے کر لیتے ہیں لیکن جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا معاملہ ہو تو اس پر دلیلوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔

❁...... امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عمل اور فرمان ......❁

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تو ان کا رنگ بدل جاتا اور اتنے خشوع و خضوع کا اظہار فرماتے کہ اہلِ مجلس پر گراں ہو جاتا۔ ایک دن اس کیفیت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا "جو کچھ میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھتے تو تم مجھ پر تعجب وانکار نہ کرتے۔ میں نے محمد بن منکدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا جو قاریوں اور عالموں کے سردار تھے لیکن

اس کے باوجود ان سے جب کسی حدیث شریف کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔ میں نے **جعفر بن محمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا جو بہت خوش مزاج اور مسکرانے والے تھے جب ان کے سامنے **حضور نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تو ان کا رنگ زرد ہو جاتا، میں نے ہمیشہ ان کو باوضو حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا۔ **عبدالرحمٰن بن قاسم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے تو ہم ان کے رنگ کو دیکھتے تو یوں لگتا جیسے ان کا خون نکل گیا ہے اور منہ میں زبان خشک ہو گئی ہے۔ یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت کی وجہ سے کرتے تھے۔ میں **عامر بن عبد اللہ بن زبیر** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آتا تھا، جب ان کے سامنے **حضور نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تو اتنا روتے کہ آنکھوں سے آنسو ختم ہو جاتے۔

میں نے **امام زہری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا وہ تمام لوگوں سے زیادہ خوشگوار طبیعت کے مالک تھے، جب ان کے سامنے **حضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تو یوں لگتا جیسے انہوں نے تجھے نہیں پہچانا اور تم نے انہیں نہیں پہچانا (یعنی ان پر ایک بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی۔) میں **صفوان بن سلیم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جاتا تھا وہ انتہائی عبادت گزار تھے، جب **حضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تو وہ اتنا روتے کہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے جاتے۔ ہم **ایوب سختیانی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جاتے تھے، ان کے سامنے بھی جب **حضور نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی جاتی تو وہ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔ جب تو نے یہ سب کچھ سمجھ لیا تو تجھ پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو سنتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت خشوع وخضوع

کرنا، عزت وادب کا خیال کرنا اور درود وسلام پر ہمیشگی اختیار کرنا واجب ہے۔"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

(القول البدیع ،ص:244،دار الکتاب العربی)

﷽ ...... درودِ پاک کی برکتیں ...... ﷽

درود پاک پڑھنا عظیم ترین سعادتوں اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ یہ ایک عمل اللہ ﷻ کی بارگاہ میں اس قدر محبوب ہے کہ جو اس کا عامل ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارشیں اس پر برسنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بزرگانِ دین نے درود شریف کی برکتوں کو بکثرت بیان کیا ہے، مختلف کتابوں میں ان برکتوں کو جمع کر کے بیان کیا گیا ہے انہی میں سے چند جگہوں کا اقتباس پڑھ کر اپنے دلوں کو منور کریں۔

- ...... جو خوش نصیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ ﷻ، فرشتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خود درود بھیجتے ہیں۔
- ...... درود شریف خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے۔
- ...... درود شریف سے اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔
- ...... درود شریف سے درجات بلند ہوتے ہیں۔
- ...... گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔
- ...... درود بھیجنے والے کے لیے درود خود استغفار کرتا ہے۔
- ...... اس کے نامۂ اعمال میں اجر کا ایک قیراط لکھا جاتا ہے، جو اُحد پہاڑ کی مثل ہوتا ہے۔
- ...... درود پڑھنے والے کو اجر کا پورا پورا پیمانہ ملے گا۔

- ...... درود شریف اس شخص کے لیے دنیا و آخرت کے تمام اہم امور کے لیے کافی ہو جائے گا جو اپنے وظائف کا تمام وقت درود پاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔
- ...... مصائب سے نجات مل جاتی ہے۔
- ...... اُس کے درود پاک کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گواہی دیں گے۔
- ...... اُس کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
- ...... درود شریف سے اللہ ﷻ کی رضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔
- ...... اللہ ﷻ کی ناراضگی سے امن ملتا ہے۔
- ...... عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔
- ...... میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔
- ...... حوض کوثر پر حاضری کا موقع میسر آئے گا۔
- ...... قیامت کی پیاس سے محفوظ ہو جائے گا۔
- ...... جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے گا۔
- ...... پل صراط پر چلنا آسان ہوگا۔
- ...... مرنے سے پہلے جنت کی منزل دیکھ لے گا۔
- ...... جنت میں کثیر بیویاں ملیں گی۔
- ...... درود شریف پڑھنے والے کو بیس غزوات سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔
- ...... درود شریف تنگ دست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہوگا۔
- ...... یہ سراپا پاکیزگی و طہارت ہے۔
- ...... اس کے ورد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔
- ...... اس کی وجہ سے سو بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔

- ...... یہ ایک عبادت ہے۔
- ...... درود شریف اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔
- ...... درود شریف مجالس کی زینت ہے۔
- ...... درود شریف سے غربت وفقر دور ہوتا ہے۔
- ...... اور زندگی کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔
- ...... اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کیے جاتے ہیں۔
- ...... درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگا۔
- ...... درود شریف سے درود پڑھنے والا خود، اس کے بیٹے، پوتے نفع پائیں گے۔
- ...... اور وہ بھی نفع حاصل کرے گا جس کو درود پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔
- ...... اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہوگا۔
- ...... یہ درود ایک نور ہے، اس کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔
- ...... نفاق اور زنگ سے دل پاک ہو جاتا ہے۔
- ...... درود شریف پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔
- ...... خواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔
- ...... درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
- ...... درود شریف تمام اعمال سے زیادہ برکت والا اور افضل عمل ہے۔
- ...... درود شریف دین و دنیا میں زیادہ نفع بخش ہے اور اس کے علاوہ اس وظیفہ میں بہت وسیع ثواب ہے، اس سمجھدار آدمی کے لیے جو اعمال کے ذخائر کو اکٹھا کرنے پر حریص ہے اور فضائلِ عظیمہ، مناقب کریمہ اور فوائدِ کثیرہ عمیمہ پر

مشتمل عمل کے لیے جو کوشاں ہے، اس کے لیے اس میں کئی فوائد ہیں۔ اس کے سوا کوئی عمل اور قول ایسا نہیں ملے گا جو ایسے فوائد کا حامل ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلّٰی الصلوٰۃ والسلام

بُت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بُت گر پڑے
جُھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

ربِّ سلّم اُمتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
رب نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

سر جُھکا کر باادب عشقِ رسول اللہ ﷺ میں
کہہ رہا ہے ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام

مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا ﷺ پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں آپ ﷺ کا
ہو زباں پر پیارے آقا ﷺ الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سُنّی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

✿ درود شریف کے متعلق احادیث ✿

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے درود شریف کی بکثرت ترغیب دلائی ہے اور بیسیوں مقامات پر اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ذیل میں درود شریف کے فضائل کے متعلق احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

اللہ عزوجل رحمتیں نازل فرمائے گا

حدیث نمبر 1: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلُّوا عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ۔

ترجمہ: تم مجھ پر بھیجو اللہ عزوجل تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

(تفسیر درمنثور، سورۃ الاحزاب، آیت:56)

دس رحمتیں

حدیث نمبر 2: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(الصحیح المسلم، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، ص 216، رقم الحدیث:408)

حدیث نمبر 3: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

ترجمہ: "جس کے سامنے میرا ذکر ہو اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ ﷻ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

(المعجم الأوسط، باب من اسمه الفضل ج 3 ص: 153 رقم الحدیث: 2767)

دس گناہ معاف اور دس درجے بلند

حدیث نمبر 4: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

ترجمہ: "جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ ﷻ اس پر دس رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف ہو جائیں گے اور دس درجے بلند ہوں گے۔"

(سنن النسائی، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ ج: 1 ص: 191 قدیمی کتب خانہ کراچی)

دس خطائیں معاف

حدیث نمبر 5: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے

ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَحَطَّ عَنْہُ عَشْرَ خَطِیْئَاتٍ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں معاف فرمادے گا۔''

(السنن الکبریٰ، ج 6، ص 21، رقم الحدیث 9891)

پُل صراط کی تاریکی کے وقت نور

حدیث نمبر 6: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّلَاةُ عَلَیَّ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عِنْدَ ظُلْمَةِ الصِّرَاطِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُکْتَالَ لَہٗ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَیَّ۔

ترجمہ: ''مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پُل صراط کی تاریکی کے وقت نور ہوگا اور جسے یہ پسند ہو کہ اسے قیامت کے دن یہ نور اور اجر وثواب پورا پورا ملے تو اسے چاہئے کہ مجھ پر بکثرت درود بھیجے۔''

(القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 53، دار الکتاب العربی بیروت)

ہزار رحمتیں

حدیث نمبر 7: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَةً

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَلْفًا وَ مَنْ زَادَ صَبَابَةً وَشَوْقًا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا وَ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: ''جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل گا اور جو شوق ومحبت سے اس سے بھی زیادہ پڑھے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص 110، دار الکتاب العربی بیروت)

جنت میں داخلے کے وقت حضور ﷺ کے کندھے سے کندھا مس ہونا

حدیث نمبر8: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَلْفًا وَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَلْفًا زَاحَمَتْ كَتِفُهُ كَتِفِيْ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجا اللہ ﷻ اس پر سو مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا اللہ ﷻ اس پر ہزار مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا، جس نے مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجا جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے سے چھو جائے گا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص 115، دار الکتاب العربی بیروت)

فرشتے ستر بار درود بھیجیں گے

حدیث نمبر 9: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً.

ترجمہ: ''جو ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے اس کے بدلے اس پر ستر بار درود بھیجیں گے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص 110، دار الکتاب العربی بیروت)

منافقت اور جہنم سے آزاد

حدیث نمبر 10: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ۔

ترجمہ: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجا اس پر اللہ عزوجل سو مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا اللہ عزوجل اس کی آنکھوں کے درمیان منافقت اور جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دے گا اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ اٹھائے گا۔''

(مجمع الزوائد، ج:10، ص:253، رقم الحدیث:172998)

گناہوں کا کفارہ اور دلوں کی طہارت

حدیث نمبر 11: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ وَّزَکَاۃٌ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔

ترجمہ: ''مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے دلوں کی طہارت ہے، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ ﷻ دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور مجھ پر درود بھیجنا تمہارے درجات کی بلندی کا سبب ہے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص: 111، دار الکتاب العربی بیروت)

حضور ﷺ درود بھیجیں گے

حدیث نمبر 12: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتْنِیْ صَلَاتُہٗ وَصَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَکُتِبَ لَہٗ سِوٰی ذٰلِکَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ۔

ترجمہ: ''جس نے مجھ پر درود بھیجا اس کا درود مجھ تک پہنچے گا اور میں اس پر درود بھیجوں گا، اس کے علاوہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص: 111، دار الکتاب العربی بیروت)

دس نیکیاں، دس گناہ معاف، دس درجات بلند

حدیث نمبر 13: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَذْكُرُنِي فَيُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: ''جو بندۂ مومن میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ ﷻ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:111، دار الکتاب العربی بیروت)

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب

حدیث نمبر14: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كَتَبَ اللَّهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مَحَا عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ عَشْرَ رِقَابٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ ﷻ اس کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:115، دار الکتاب العربی بیروت)

جو حضور ﷺ پر درود بھیجے گا اللہ عزوجل اس پر رحمتیں نازل فرمائے گا

حدیث نمبر15: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ صَدَقَتِهِ فَدَخَلَ فَاسْتَقْبَلَ

الْقِبْلَةَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبَضَ نَفْسَهُ فِيهَا فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَجَدْتَ سَجْدَةً خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبَضَ نَفْسَكَ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَبَشَّرَنِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْرًا

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور ایک باغ کی چار دیواری کی طرف متوجہ ہوئے پھر اس میں داخل ہو گئے پھر قبلہ شریف کی طرف منہ کیا اور سجدہ کیا اور سجدہ کو طویل کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید اللہ ﷻ نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض فرمائی ہے۔ میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گیا، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور پوچھا، کون ہے؟ میں نے عرض کی، حضور! عبدالرحمٰن۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا، کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے طویل سجدہ فرمایا حتی کہ مجھے گمان گزرنے لگا کہ اللہ ﷻ نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی روح سجدہ میں ہی قبض فرمائی ہے۔

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین علیہ السلام

آئے اور مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ''جو تجھ پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو تجھ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلام پڑھوں گا۔'' میں نے اس نعمت پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا۔''

(مسند احمد، ج:1،ص:191، الحدیث:1664)

ابن ابی عاصم نے اسی روایت کو مختصر ذکر کیا اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

سَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّيْ فِيْمَا أَبْلَانِيْ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مِثْلَ مَا صَلّٰى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ

''میں نے اپنے رب ل کی اس نعمت کا شکر بجالانے کے لیے سجدہ ادا کیا جو اس نے میری امت کے حق میں مجھ پر فرمائی کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، فرشتے اس کی مثل اس پر درود بھیجیں گے جتنا کہ اس نے مجھ پر درود بھیجا۔ اب بندہ مومن کی مرضی کہ کم پڑھے یا زیادہ پڑھے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:113، دار الکتاب العربی بیروت)

دس بار رحمت نازل ہوگی دس درجات بلند ہونگے

حدیث نمبر16: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

أن النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ يَتَبَرَّزُ ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَتْبَعُهُ ، فَخَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاتَّبَعَهُ بِفَخَّارَةٍ أَوْ مِطْهَرَةٍ فَوَجَدَهُ سَاجِدًا فِيْ مَشْرَبٍ فَتَنَحّٰى ، فَجَلَسَ وَرَاءَهُ حَتّٰى رَفَعَ النَّبِيُّ صلى الله

علیہ و سلم رَأْسَهُ فَقَالَ : أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ حِيْنَ وَجَدْتَنِي سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّي ، إِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ نِي فَقَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کیلئے باہر تشریف لے گئے، اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے اور پانی کا لوٹا لے کر پیچھے ہو لئے۔ دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بالا خانہ میں سربسجود ہیں، حضرت سیدنا عمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''اے عمر! تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے کیونکہ اس وقت جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ ﷻ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔''

(الأدب المفرد، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، ج:1، ص:179، الحدیث:657، قدیمی کتب خانہ کراچی)

جتنی زیادہ رحمتیں چاہیے اتنا زیادہ درود پڑھ لو

حدیث نمبر 17: حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ أَوْ لِيُكْثِرْ۔

ترجمہ: جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص: 114، دار الکتاب العربی بیروت)

حدیث نمبر 18: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ۔

ترجمہ: جو مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اب بندے کی مرضی کہ وہ مجھ پر کم درود پڑھے یا زیادہ۔

(سنن ابن ماجہ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، ج: 1، ص: 294، رقم الحدیث: 907)

درود کی انتہا عرش سے نیچے نہیں ہوتی

حدیث نمبر 19: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وَلَا يَكُوْنَ لِصِلَاتِهٖ مُنْتَهٰى دُوْنَ الْعَرْشِ وَلَا تَمُرُّ عَلَيْكَ إِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى قَائِلِهَا كَمَا صَلَّى النَّبِيَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

"درود پڑھنے والے کے درود کی انتہا عرش سے نیچے نہیں ہوتی اور جب وہ درود میرے پاس سے گزرتا ہے تو اللہ ﷻ فرماتا ہے: اے فرشتو! اس درود بھیجنے والے پر اسی طرح درود بھیجو جیسے اس نے میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص: 118، دار الکتاب العربی بیروت)

درود اللہ عزوجل کی بارگاہ میں

حدیث نمبر 20: حضرت سیدتنا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا عَرَجَ بِهَا مَلَكٌ حَتَّى يَجِيءَ بِهَا وَجْهَ الرَّحْمٰنِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذْهَبُوْا بِهَا إِلَى قَبْرِ عَبْدِي تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا وَتَقَرُّ بِهَا عَيْنُهُ.

ترجمہ: "جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتہ اس درود کو لے کر اوپر جاتا ہے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے، اس درودِ پاک کو میرے بندے کی قبر میں لے جاؤ، یہ درود اپنے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا رہے گا اور اُس (بندہ خاص) کی آنکھیں اسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں گی۔"

(کنز العمال، رقم الحدیث: 2204)

احد پہاڑ جتنا ثواب

حدیث نمبر 21: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ قِيْرَاطًا وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

ترجمہ: "جو مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔"

(مصنف عبدالرزاق، ج: 1، ص: 51، رقم الحدیث: 153)

80 سال کے گناہ معاف

حدیث نمبر 22: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَتُقُبِّلَتْ مَحَا اللّٰہُ عَنْہُ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً۔

ترجمہ: ”جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اور وہ قبول کر لیا جائے تو اللہ عزوجل اس شخص کے 80 سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔“

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:128، دار الکتاب العربی بیروت)

قیامت کے دن ہولناکیوں سے زیادہ بچانے والا

حدیث نمبر 23: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا اِنَّہٗ قَدْ کَانَ فِی اللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ کِفَایَۃٌ اِذْ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (اَلْاٰیَۃ) فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیُثِیْبَھُمْ عَلَیْہِ۔

ترجمہ: ”اے لوگو! قیامت کے دن اس کی ہولناکیوں اور اس کی تلخیوں سے تمہیں سب سے زیادہ بچانے والا عمل، دنیا میں تمہارا مجھ پر کثرت سے درود پڑھنا ہے۔ یہ وظیفہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں کی طرف سے کافی ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ”بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔“ پھر اس نے اسی وظیفہ کا مومنین کو حکم فرمایا تاکہ وہ انہیں اس پر اجر عطا فرمائے۔“

(کنز العمال، رقم الحدیث:2228)

قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے

حدیث نمبر 24: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا، وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: ''جو دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام مجھ پر درود پڑھے گا، قیامت کے دن اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

(کنز العمال، رقم الحدیث: 2164)

حدیث نمبر 25: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ ''جو مجھ پر درود پڑھے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔''

(کنز العمال، رقم الحدیث 44269)

حدیث نمبر 26: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ فرماتے سنا:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ وَھَبَ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ عِنْدَ الْاِسْتِغْفَارِ فَمَنْ اِسْتَغْفَرَ بِنِیَّۃٍ صَادِقَۃٍ غُفِرَ لَہٗ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَجَحَ مِیْزَانُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: کہ اللہ عزوجل نے تمہیں تمہارے گناہوں کیلئے استغفار عطا فرمایا

ہے۔ جس نے خلوصِ نیت کے ساتھ استغفار کیا، اس کو بخش دیا جاتا ہے اور جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کہا، اس نے اپنا میزان بھاری کرلیا اور جو مجھ پر درود بھیجے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔"

(کنز العمال، رقم الحدیث:44269)

جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عزوجل اس سے راضی ہو

حدیث نمبر 27: حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ رَاضِيًا فَلْيُكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ۔

ترجمہ: "جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ عزوجل اس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھے۔"

(فردوس الاخبار، ج:4، ص:183، دار الکتاب العربی بیروت)

زمین میں سیاحت کرنے والے فرشتے

حدیث نمبر 28: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ لِلّٰـهِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ فَاِذَا اَتَوْا عَلَيْهِمْ وَحَفُّوْا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوْا رَائِدَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ اِلٰى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا اَتَيْنَا عَلٰى عِبَادٍ مِّنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُوْنَ آلَاءَكَ وَيَتْلُوْنَ كِتَابَكَ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَيَسْأَلُوْنَكَ لِاٰخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ

فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِیْ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ إِنَّ فِيْهِمْ فُلَانٌ الْخَطَّاءُ إِنَّمَا اعْتَنَقَهُمْ اعْتِنَاقًا فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِیْ فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰی بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

ترجمہ: ''اللہ عزوجل کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں سیاحت کرتے ہیں اور ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ ذاکرین کی محفل پر پہنچتے ہیں تو انہیں گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے پیغام رساں کو رب العزت تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں'' اے ہمارے پروردگار عزوجل! ہم تیرے بندوں کی طرف سے آئے ہیں جو تیری نعمتوں کا اظہار کر رہے تھے، تیری کتاب کی تلاوت کر رہے تھے، تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ رہے تھے اور تجھ سے اپنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کر رہے تھے۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے، انہیں میری رحمت کی وسیع چادر سے ڈھانپ دو۔ فرشتے کہتے ہیں'' یارب عزوجل! ان میں ایک ایسا شخص ہے جو مجلس کے آخر میں آیا ہے۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے، اسے بھی میری رحمت سے ڈھانپ دو، وہ بھی انہی کا ہم نشین ہے، ان کی ہم نشینی کرنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔''

(مجمع الزوائد، باب ما جاء مجالس الذکر)

فرشتے ساتھ مل کر درود بھیجتے ہیں

حدیث نمبر 29: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِذَا مَرُّوْا

بِحَلَقِ الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَإِذَا دَعَا الْقَوْمُ فَاَمَنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَإِذَا صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَتَفَرَّقُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰؤُلَاءِ يَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ۔

ترجمہ: ''اللہ عزوجل کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو ذکر کی محفلوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں، (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین دعا مانگتے ہیں تو وہ فرشتے ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے ان کے ساتھ مل کر درود بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ جدا جدا ہو جاتے ہیں۔ پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے مژدہ سعادت ہے کہ بخشش کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص 123، دار الکتاب العربی بیروت)

خوبصورت آنکھوں والی حوریں

حدیث نمبر 30: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلَائِكَةُ اِنْ غَابُوْا فَقَدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ اِنْ رَاَوْهُمْ رَحَّبُوْا بِهِمْ وَاِنْ طَلَبُوْا حَاجَةً اَعَانُوْهُمْ فَاِذَا جَلَسُوْا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ لَدُنْ اَقْدَامِهِمْ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ بِاَيْدِيْهِمْ قَرَاطِيْسُ الْفِضَّةِ وَاَقْلَامُ الذَّهَبِ يَكْتُبُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ وَيَقُوْلُوْنَ

اُذْكُرُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ زِيْدُوْا زَادَكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا اسْتَفْتَحُوْا الذِّكْرَ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ اسْتُجِيْبَ لَهُمُ الدُّعَاءُ وَتَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ مَالَمْ يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَيَتَفَرَّقُوْا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا اَقَامَ الزُّوَّارُ يَلْتَمِسُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ۔

ترجمہ: ''مساجد میں اوتاد (اولیاء) ہوتے ہیں جن کے ہم مجلس ملائکہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہوتے ہیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں، اگر وہ مریض ہوتے ہیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں، اور اگر انہیں دیکھتے ہیں تو خوش آمدید کہتے ہیں، اگر وہ کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک کی جگہ کو گھیر لیتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے جانے والے درود کو لکھتے ہیں اور یہ آواز دیتے ہیں کہ زیادہ ذکر کرو اللہ ﷻ تم پر رحم فرمائے اور تمہارے اجر میں اضافہ فرمائے۔ جب وہ ذکر شروع کرتے ہیں تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، ان کی دعا قبول کی جاتی ہے، خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان کی طرف جھانکتی ہیں اور اللہ ﷻ ان پر خصوصی رحمت کی توجہ فرماتا رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی اور کام میں مشغول نہیں ہو جاتے۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ ''جب تک کہ وہ جدا نہیں ہو جاتے اور جب وہ بکھر جاتے ہیں تو زائرین فرشتے ذکر کی محفلوں کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص: 122، دار الکتاب العربی بیروت)

قیامت کے دن عرش کا سایہ

حدیث نمبر 31: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِيْ وَ اَحْيَا سُنَّتِيْ وَاَكْثَرَ الصَّلاةَ عَلَيَّ۔

ترجمہ: ''تین ایسے خوش نصیب شخص ہیں جو قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے، جس دن سوائے عرش کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ پوچھا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون ہوں گے؟ فرمایا، جس نے میرے کسی امتی کی تکلیف کو دور کیا، جس نے میری سنت کو زندہ کیا اور جس نے مجھ پر کثرت سے درود بھیجا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص128، دارالکتاب العربی بیروت)

حضور ﷺ پر پڑھا ہوا درود شریف کام آ گیا

حدیث نمبر 32: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اِنَّ لِاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللّٰهِ مُوْقِفًا فِيْ فَسِيْحِ الْعَرْشِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ كَاَنَّهٗ نَخْلَةٌ سَحُوْقٌ يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَنْطَلِقُ بِهٖ مِنْ وُلْدِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَنْطَلِقُ بِهٖ مِنْ وُلْدِهٖ اِلَى النَّارِ قَالَ فَبَيْنَمَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْطَلِقُ بِهٖ اِلَى النَّارِ فَيُنَادِيْ آدَمُ يَا اَحْمَدُ يَا اَحْمَدُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ يَا اَبَا الْبَشَرِ

فَيَقُولُ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ يَنْطَلِقُ بِهٖ إِلَى النَّارِ فَأَشُدُّ الْمِيْزَرَ وَأُسْرِعُ فِيْ أَثَرِ الْمَلَائِكَةِ وَأَقُولُ يَا رُسُلَ رَبِّيْ قِفُوْا فَيَقُولُوْنَ نَحْنُ الْغِلَاظُ الشِّدَادُ الَّذِيْنَ لَا نَعْصِي اللّٰهَ مَا أَمَرَنَا وَنَفْعَلُ مَا نُؤْمَرُ فَإِذَا أَيِسَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى وَاسْتَقْبَلَ الْعَرْشَ بِوَجْهِهٖ فَيَقُولُ رَبِّ أَلَيْسَ قَدْ وَعَدْتَنِيْ أَلَّا تُخْزِيَنِيْ فِيْ أُمَّتِيْ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ الْعَرْشِ أَطِيْعُوْا مُحَمَّدًا وَرُدُّوْا هٰذَا الْعَبْدَ إِلَى الْمَقَامِ فَأُخْرِجُ مِنْ حُجْزَتِيْ بِطَاقَةً بَيْضَاءَ كَالْأَنْمُلَةِ فَأُلْقِيْهَا فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ الْيُمْنٰى وَأَنَا أَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ فَتَرْجَحُ الْحَسَنَاتُ عَلَى السَّيِّئَاتِ فَيُنَادِيْ سَعِدَ وَسَعِدَ جَدُّهٗ وَثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رُسُلَ رَبِّيْ قِفُوْا أَسْأَلُ هٰذَا الْعَبْدَ الْكَرِيْمَ عَلَى اللّٰهِ فَيَقُوْلُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا أَحْسَنَ وَجْهَكَ وَأَحْسَنَ خُلُقَكَ فَمَنْ أَنْتَ فَقَدْ أَقَلْتَنِيْ عَثْرَتِيْ وَرَحِمْتَ عَبْرَتِيْ فَيَقُوْلُ أَنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَهٰذِهٖ صَلَوَاتُكَ الَّتِيْ كُنْتَ تُصَلِّيْ عَلَيَّ وَقَدْ وَفَتْكَ أَحْوَجَ مَا تَكُوْنُ إِلَيْهَا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے، آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے، اپنی اولاد میں سے ہر اس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنت میں جا رہا ہوگا

اور اپنی اولاد میں سے اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جا رہا ہوگا۔ اسی اثناء میں آدم علیہ السلام سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اُمتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے، آدم علیہ السلام پکاریں گے، یا احمد! یا احمد! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے، لبیک اے ابوالبشر! آدم علیہ السلام کہیں گے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اُمتی دوزخ میں جا رہا ہے۔ پس میں بڑی چستی کے ساتھ تیز تیز فرشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا، اے میرے رب ﷻ کے فرشتو! ٹھہرو۔ وہ کہیں گے ہم مقرر کردہ فرشتے ہیں، جس کام کا ہمیں اللہ ﷻ نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے، اے میرے پروردگار ﷻ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے اپنی اُمت کے بارے میں رسوا نہ کرے گا۔ عرش سے ندا آئے گی، اے فرشتو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اسے لوٹا دو۔ پھر میں اپنی گود سے سفید کاغذ نکالوں گا اور اسے دائیں میزان کے پلڑے میں ڈال دوں گا اور میں کہوں گا، بِسْمِ اللہِ، پس وہ نیکیوں والا پلڑا برائیوں والے پلڑے پر بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی، خوش بخت ہے، سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے، اسے جنت میں لے جاؤ۔ وہ بندہ کہے گا، اے میرے پروردگار ﷻ کے فرشتو! ٹھہرو میں اس بندہ سے بات تو کر لوں جو اپنے رب ﷻ کے حضور بڑی

کرامت رکھتا ہے۔ وہ کہے گا، میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر، آپ کا چہرہ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی شکل کتنی خوبصورت ہے، آپ نے میری لغزشوں کو معاف فرما دیا ہے اور میرے آنسوؤں پر رحم فرمایا (آپ کون ہیں؟)۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے، میں تیرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور یہ تیرا وہ درود ہے جو تو مجھ پر بھیجتا تھا، اس نے تجھ کو پورا نفع پہنچایا جتنا کہ تجھے اس کی ضرورت تھی۔"

(ابن أبي الدنيا في حسن الظن بالله ج 1 ص 95 حديث رقم 80)

حوض کوثر پر کثرت درود کی وجہ سے پہچان

حدیث نمبر 33: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَيَّ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَيَّ صلى الله عليه و سلم

ترجمہ: "کچھ لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے جنہیں میں کثرتِ درود کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔"

(القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع ﷺ الباب الثاني، ص 128 دار الكتاب العربي بيروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے پکڑ کر پل صراط سے سلامتی سے گزار دیا

حدیث نمبر 34: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَبًا وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّۃً وَیَحْبُوْ مَرَّۃً فَجَاءَتْہُ صَلَاتُہُ عَلَیَّ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَازَ

ترجمہ: ''گزشتہ رات میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پل صراط پر کبھی گھٹنوں کے بل اور کبھی پیٹ کے بل رینگ کر چل رہا ہے اور کبھی نیچے لٹک جاتا ہے، پس اس کا درود مجھ تک پہنچا تو میں نے اس کو ہاتھ سے پکڑا اور پل صراط پر سیدھا قائم کر دیا حتی کہ وہ صحیح وسلامت گزر گیا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:130، دار الکتاب العربی بیروت)

مرنے سے قبل جنت میں اپنے ٹھکانے کا مشاہدہ

حدیث نمبر 35: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ: ''جو مجھ پر ایک دن میں ہزار مرتبہ درود پڑھے گا، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔''

(الترغیب والترھیب، ج:2، ص:328)

جنت میں سب سے زیادہ بیویاں

حدیث نمبر 36: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

ارشاد فرمایا: اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً اَکْثَرُکُمْ اَزْوَاجًا فِی الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ: ''تم میں سے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے گا جنت میں اسے سب سے زیادہ بیویاں عطا کی جائیں گی۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:132، دار الکتاب العربی بیروت)

درود پڑھنا زکوۃ ہوگا

حدیث نمبر 37: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے حلال کمایا، خود کھایا یا پہنا اور اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے کسی کو کھلایا یا پہنایا تو یہ اس کے لئے زکوۃ ہے۔ اور جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کیلئے کچھ نہ ہو تو وہ یوں دعا کرے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ تو یہ درود پڑھنا اس کے لئے زکوۃ ہوگا۔''

(کنز العمال، رقم الحدیث 9202)

پاکیزگی کا باعث

حدیث نمب38: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صَلُّوْا عَلَیَّ، فَاِنَّ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ زَکَاۃٌ لَّکُمْ،

ترجمہ: '' مجھ پر درود پڑھو، بیشک مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔''

(مسند ابی یعلی، ج:5، ص:95، رقم الحدیث:6383، دار الکتب العلمیہ)

دعاؤں کا محافظ

حدیث نمبر 39: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

صَلَاتُكُمْ عَلَيَّ مُحْرِزَةٌ لِدُعَائِكُمْ وَمَرْضَاةٌ لِرَبِّكُمْ وَزَكَاةٌ لِأَعْمَالِكُمْ۔

ترجمہ: ''تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے اور تمہارے رب عزوجل کی رضا کا باعث ہے اور تمہارے اعمال کیلئے طہارت ہے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:133، دار الکتاب العربی بیروت)

قیامت کے دن نور

حدیث نمبر 40: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ نُورٌ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''اپنی مجالس کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو۔ مجھ پر تمہارا درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔''

(فردوس الاخبار، ج:2، ص:417، رقم الحدیث:3148، دار الکتاب العربی بیروت)

فقر کو دور کرنے والا

حدیث نمبر 41: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَقْرَبُ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ؟ قَالَ

: صِدْقُ الْحَدِیْثِ ، وَاَدَاءُ الْاَمَانَۃِ ، قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، زِدْنَا قَالَ : : کَثْرَۃُ الذِّکْرِ وَالصَّلَاۃُ عَلَیَّ تَنْفِی الْفَقْرَ قلت :قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، زِدْنَا قَالَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ ، فَاِنَّ فِیْھِمِ الْکَبِیْرَ ، وَالْعَلِیْلَ ، وَالضَّعِیْفَ ، وَذَا الْحَاجَۃِ

ترجمہ: ہم بارگاہِ نبوت میں حاضر تھے، ایک شخص آیا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سچا کلام، امانت کی ادائیگی۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کچھ اضافہ فرمایئے۔ فرمایا، کثرتِ ذکر اور مجھ پر درود پڑھنا، یہ فقر کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مزید کرم فرمایئے۔ فرمایا، جو کسی قوم کی امامت کرائے وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ جماعت میں بوڑھے، بیمار، چھوٹے اور صاحبِ حاجت بھی ہوتے ہیں۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص: 135، دار الکتاب العربی بیروت)

غربت سے نجات کا طریقہ

حدیث نمبر 42: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ فَشَکَا اِلَیْہِ الْفَقْرَ وَضِیْقَ الْعَیْشِ وَالْمَعَاشِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْہِ اَحَدٌ اَوْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَیَّ وَاقْرَءْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مَرَّۃً وَاحِدَۃً فَفَعَلَ

الرَّجُلُ فَأَدَرَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ حَتّٰى أَفَاضَ عَلٰى جِيْرَانِهِ وَقَرَابَاتِهِ۔

ترجمہ: ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور غربت کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کیا کرو خواہ کوئی شخص ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام پیش کیا کرو اور ایک مرتبہ سورہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" کو پڑھا کر۔" اس نے ایسا کیا تو اللہ ﷻ نے اس کا رزق بڑھا دیا حتیٰ کہ اس کے پڑوسیوں اور رشتے داروں پر بھی رزق کے دروازے کھول دیے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:135، دار الکتاب العربی بیروت)

قیامت کے دن سب سے زیادہ حضور ﷺ کے قریب

حدیث نمبر 43: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً۔ "لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب قیامت کے دن وہ ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ درود پڑھے ہوں گے۔"

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی، ج-1، ص:64)

قیامت کے دن حضور ﷺ سے مصافحہ

حدیث نمبر 44: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي يَوْمٍ خَمْسِيْنَ مَرَّةً صَافَحْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ "جو دن بھر میں مجھ پر پچاس مرتبہ درود پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:141، دار الکتاب العربی بیروت)

مصیبتوں اور بلاؤں کا ٹالنے والا

حدیث نمبر 45: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عُسِرَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَحِلُّ الْعُقَدَ وَتَكْشِفُ الْكُرَبَ

ترجمہ: "جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر درود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کا ٹالنے والا ہے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص:219، دار الکتاب العربی بیروت)

اللہ عزوجل کے غضب سے امان

حدیث نمبر 46: ایک دفعہ جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا، یَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ اِسْتَوْجَبَ الْاَمَانَ مِنْ سَخَطِي۔

ترجمہ: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل فرماتا ہے: "جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اس کے لئے میرے غضب سے امان واجب ہو گئی۔"

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ، الباب الثانی: حرف القاف، ص:90)

پوشیدہ علم

حدیث نمبر 47: قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) قَالَ : إِنَّ هٰذَا لَمِنْ

کرم وَلَوْلَا اَنَّکُمْ سَاَلْتُمُوْنِیْ عَنْهُ مَا اَخْبَرْتُکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَکَّلَ بِیْ مَلَکَیْنِ لَا اُذْکَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَیُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا قَالَ ذَانِکَ الْمَلَکَانِ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ وَقَالَ اللّٰهُ وَمَلَائِکَتُهٗ جَوَابًا لِذَیْنِکَ الْمَلَکَیْنِ اٰمِیْنَ وَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلَّا قَالَ ذَانِکَ الْمَلَکَانِ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ وَقَالَ اللّٰهُ وَمَلَائِکَتُهٗ جَوَابًا لِذَیْنِکَ الْمَلَکَیْنِ اٰمِیْنَ۔

ترجمہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کیا رائے ہے اس فرمانِ باری ﷻ میں "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بے شک یہ پوشیدہ علم سے متعلق بات ہے اگر تم لوگ مجھ سے اس بارے میں سوال نہ کرتے تو میں تمہیں کچھ نہ بتاتا۔ بے شک اللہ ﷻ نے میرے لئے دو فرشتے مقرر فرمادیئے ہیں، جس مسلمان کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں، اللہ ﷻ تیری مغفرت فرمائے۔ اور اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے ان کے جواب میں آمین کہتے ہیں اور جس مسلمان کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں، اللہ ﷻ تیری مغفرت نہ فرمائے۔ اور اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے ان کے جواب میں فرماتے ہیں، آمین۔"

(آمین کا معنی ہوتا ہے "ایسا ہی ہو")

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ، الباب الثانی: حرف القاف، ص: 90)

تین دن تک کے گناہ معاف

حدیث نمبر48: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدًا اَمَرَ اللّٰہُ حَافِظَیْہِ اَنْ لَا یَکْتُبَا عَلَیْہِ ذَنْبًا ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ

ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ ﷻ اس کے دونوں محافظوں (کراماً کاتبین) سے فرماتا ہے، اس کے تین دن تک کوئی گناہ نہ لکھیں۔"

(سعادت الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ،الباب الثانی- حرف المیم، ص:100)

صبح یا شام ہونے سے قبل بخشش

حدیث نمبر49: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَسَاءً غُفِرَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَبَاحًا غُفِرَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ

ترجمہ: "جو شخص مجھ پر شام کو درود پڑھے تو صبح ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جو مجھ پر صبح کے وقت درود پڑھے تو شام ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔"

(سعادت الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ،الباب الثانی، حرف المیم، ص:101)

دن رات کے گناہ معاف

حدیث نمبر50: حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ

اللَّيْلَةَ وَذَالِكَ الْيَوْمَ۔

ترجمہ: جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے تین تین مرتبہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اللہ عزوجل اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

(الترغیب الترھیب، ج:2،ص:328)

حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر

حدیث نمبر 51: علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں: ''جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انہوں نے آنکھیں کھولیں تو عرش پر اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا دیکھا۔ عرض کیا، اے میرے رب عزوجل کیا مجھ سے بڑھ کر بھی تیری بارگاہ میں کوئی معزز ہے؟ فرمایا، ہاں! یہ نام تیری اولاد میں سے ایک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو تجھ سے بڑھ کر میرے ہاں معزز ہیں، اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ آسمانوں کو پیدا کرتا، نہ زمین کو، نہ جنت کو، نہ جہنم کو۔ پھر جب اللہ عزوجل نے ان کی پسلی سے حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا کیا تو آدم علیہ السلام نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو ایک ایسی مخلوق کو دیکھا جس کے مشابہ کوئی مخلوق نہ تھی۔ اللہ عزوجل نے آدم میں خواہش بھی پیدا کی تھی، انہوں نے عرض کیا، الٰہی عزوجل یہ کون ہیں؟ فرمایا، حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ عرض کیا، ان کو میرا جوڑا بنا دیجئے۔ فرمایا، تم اس کا مہر ادا کرو۔ عرض کیا، ان کا مہر کیا ہے؟ فرمایا، اس نام والے پر دس مرتبہ درود بھیجنا۔ عرض کیا، اگر میں نے ایسا کرلیا تو میرا جوڑا بن جائے گا؟ فرمایا،

ہاں۔ فرمایا کہ آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ درود بھیجا، یہ تھا مہر حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔"

(سعادت الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ، الباب الثالث: ص: 106)

اگلے پچھلے گناہ معاف

حدیث نمبر 52: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ فِي اللهِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَيُصَافِحُهُ وَيُصَلِّيَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى تُغْفَرَ ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ.

ترجمہ: "اللہ عزوجل کی خاطر محبت کرنے والے دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور باہم مصافحہ کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے اگلے، پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔"

(مسند ابی یعلی، ج: 3، ص: 95، رقم الحدیث: 2951)

دنیا و آخرت کے رنج والم دور کرنے کیلئے کافی

حدیث نمبر 53: عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا

الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، ارشاد فرمایئے کہ میں کس قدر پڑھا کروں؟ فرمایا، جتنا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا، کیا وقت کا چوتھائی حصہ؟ فرمایا، جتنا جی چاہے اور اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا، کیا آدھا وقت؟ فرمایا، جتنا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، دو تہائی؟ فرمایا، جتنا جی چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، میں اپنا سارا وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا، تب یہ درود شریف تیرے رنج والم دور کرنے کیلئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

(الجامع الترمذی، ج:4، ص:207، رقم الحدیث:2465، دارالفکر بیروت)

بھولی ہوئی چیز یاد آ جائے گی

حدیث نمبر 54: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی "جب تمہیں کوئی چیز بھول جائے تو مجھ پر درود بھیجو، ان شاء اللہ عزوجل وہ تمہیں یاد آ جائے گی۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 227، دار الکتاب العربی بیروت)

سو حاجات پوری ہوں گی

حدیث نمبر 55: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ ، سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ۔

ترجمہ: "جس نے روزانہ مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ان میں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی حاجات ہوں گی۔"

(کنز العمال، ج: 1، ص: 255، رقم الحدیث: 2229)

حدیث نمبر 56: حضرت خالد بن طہمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً قُضِیَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَاجَۃٍ۔

ترجمہ: "جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اس کی سو حاجات پوری ہوں گی۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول ﷺ، ص: 134، دار الکتاب العربی بیروت)

اہل بیت پر درود پڑھنا

حدیث نمبر 57: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مجھ پر اَلصَّلَاۃُ الْبُتَرَاء (کٹا ہوا درود) نہ پڑھو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پوچھا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہ کیسا درود ہے؟ فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہو اور پھر رک جاؤ، بلکہ یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ "اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر۔"

(القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع ﷺ، الباب الاول، ص 55، دار الكتاب العربي بيروت)

درخت کا حضور ﷺ کی بارگاہ حاضر ہوکر سلام عرض کرنا

حدیث نمبر 58: عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ، جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ؟ فَجَاءَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيهِ، قَالَ: بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: بَلْ بِعْنِيهِ، قَالَ: بَلْ نَهَبُهُ لَكَ، فَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ، قَالَ: أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ، فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ، وَقِلَّةَ الْعَلَفِ، فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ذَكَرْتُ لَهُ ، فَقَالَ : هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، فَأَذِنَ لَهَا ، قَالَ : ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ترجمہ: اور حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے کہ ایک جگہ ہم نے پڑاؤ ڈالا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محو استراحت ہو گئے۔ ایک درخت زمین کو چیرتے ہوئے آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ فگن ہو گیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے درخت کا پورا ماجرا عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسا درخت تھا جس نے اللہ عزوجل سے مجھ پر سلام عرض کرنے کی اجازت طلب کی تو اجازت ملی (تو اس نے ایسا کیا)۔

(مسند احمد، ج:4، ص:173، الحدیث:17601)

پتھر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا

حدیث نمبر 59: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ بِمَكَّةَ لَحَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ إِذَا مَرَرْتُ بِهِ

ترجمہ: مکہ مکرمہ میں ایک پتھر بعثت کی راتوں میں مجھ پر سلام کرتا تھا، میں اب بھی اسے پہچان لیتا ہوں جب اس کے پاس سے گزرتا ہوں۔"

(مسند احمد، ج:5، ص:105، الحدیث:21043)

پتھر اور روڑوں کا حضور ﷺ پر سلام پیش کرنا

حدیث نمبر 60: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے کہ: "جبریل امین علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو وضو کا طریقہ پیش کیا۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا، پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی، پھر واپس لوٹے تو جس پتھر اور روڑے کے پاس سے گزرتے وہی یوں سلام عرض کرتا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

(مسند احمد، ج:5، ص:105، الحدیث:21043)

نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف سماعت فرماتے ہیں

تمام مخلوق کے برابر قوت سماعت والا فرشتہ

حدیث نمبر 1: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، هٰذَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ.

ترجمہ: "بیشک اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے اللہ عزوجل نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی قوت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے، تو وہ مجھے اس کا اور اسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے، عرض کرتا ہے۔ فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔

(مجمع الزوائد، ج:10، ص:251، الحدیث:17291)

اسی حدیثِ پاک کو متعدد محدثین نے روایت کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: "إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِي حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَلَيْسَ أَحَدٌ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا قَالَ: يَا أَحْمَدُ، فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ يُصَلِّي

عَلَیْکَ کَذَا وَکَذَا وَضَمِنَ بِیْ الرَّبُّ اَنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَاِنْ زَادَ زَادَہُ اللّٰہُ۔

ترجمہ: اللہ عزوجل نے اپنے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو تمام مخلوق کے برابر قوت سماعت عطا فرمائی ہے۔ وہ میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہے گا۔ میرا کوئی امتی مجھ پر درود نہیں بھیجے گا مگر وہ فوراً کہے گا، یا احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بن فلاں (یعنی اس کا نام اور اس کے باپ، دادا کا نام لے کر بتائے گا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایسے ایسے الفاظ درود میں پڑھ رہا ہے۔ مزید فرمایا، میرے رب کریم عزوجل نے مجھے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ عزوجل اس پر درود بھیجے گا۔ اگر وہ زیادہ بھیجے گا تو اللہ عزوجل بھی زیادہ بھیجے گا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی، ص:119، دارالکتاب العربی بیروت)

درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے

حدیث نمبر 2: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ

ترجمہ: "اپنے گھروں کو قبور نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو، بیشک تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہوتے ہو۔"

(سنن ابی داؤد، باب زیارۃ القبور)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود بھیجنے والے کی طرف درود لوٹاتے ہیں

حدیث نمبر 3: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ

ترجمہ: "کوئی شخص مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ عزوجل میری روح کو لوٹا دیتا ہے (یعنی میں اس درود پڑھنے والے کی طرف خصوصی طور پر متوجہ ہوتا ہوں) حتیٰ کہ میں اس پر سلام لوٹاتا ہوں۔"

(سنن البیہقی الکبریٰ، باب زیارۃ قبر النبی ﷺ، ج:5ص:245ح10050)

قبرانور پر متعین فرشتہ

حدیث نمبر 4: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِیْ مَلَکاً عِنْدَ قَبْرِیْ فَاِذَا صَلّٰی عَلَیَّ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ الْمَلَکُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلّٰی عَلَیْکَ السَّاعَۃَ

ترجمہ: "مجھ پر کثرت سے درود بھیجو بیشک اللہ عزوجل نے مجھ پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے، جب میری اُمت کا کوئی فرد مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے کہتا ہے، یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بن فلاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ابھی درود پڑھ رہا ہے۔"

(کنز العمال، رقم الحدیث:2181)

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ عُرِضَ عَلَيْهِ بِاسْمِهِ۔

ترجمہ: ''آدمی جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتا ہے، وہ درود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس شخص کے نام کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الرابع، ص: 161، دار الکتاب العربی بیروت)

امت کا سلام پہنچانے والے فرشتے

حدیث نمبر 5: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے سیاحت کرنے والے فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔''

(سنن النسائی، باب السلام علی النبی ﷺ)

تمام مخلوق کے برابر قوتِ سماعت

حدیث نمبر 6: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزوں کو (تمام مخلوق کے برابر) سننے کی قوت دی گئی ہے۔ جنت سنتی ہے، آگ سنتی ہے اور فرشتہ جو میرے قریب رہتا ہے تمام آوازوں کو سنتا ہے۔ جب میرا کوئی اُمتی کہتا ہے، اے اللہ ﷻ! میں تجھ

سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔ تو جنت کہتی ہے، اے اللہ ﷻ اس کو میرے اندر رہائش عطا فرما۔ اور جب کوئی امتی کہتا ہے، اے اللہ ﷻ! مجھے دوزخ سے پناہ دے۔ تو دوزخ کہتی ہے، اے اللہ ﷻ! مجھ سے اس کو پناہ دے۔ جب میرا کوئی اُمتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میرے سر کے پاس رہنے والا فرشتہ کہتا ہے، یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ فلاں ہے، حضور کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے۔ پس اسے جواب مرحمت فرمایا جاتا ہے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے ہزار مرتبہ اس پر درود بھیجیں گے اور آگ اس کے جسم کو نہ چھوئے گی۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الرابع، ص:163 دار الکتاب العربی بیروت)

حضور ﷺ اُمت کے اعمال دیکھتے ہیں

حدیث نمبر 7: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَیَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ، تُحَدِّثُوْنَ وَیُحَدَّثُ لَکُمْ، فَاِذَا مُتُّ کَانَتْ وَفَاتِی خَیْرًا لَّکُمْ، تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُکُمْ فَاِنْ رَاَیْتُ خَیْرًا حَمِدْتُ اللّٰہَ، وَاِنْ رَاَیْتُ غَیْرَ ذَالِکَ اسْتَغْفَرْتُ اللّٰہَ لَکُمْ.

ترجمہ: "میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے، تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے باتیں کرتا ہوں۔ جب میں وفات پا جاؤں گا تو میری وفات

بھی تمہارے لئے بہتر ہوگی، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے۔ اگر ان میں بہتر اعمال دیکھوں گا تو اللہ ﷻ کی حمد کروں گا، اگر اس کے علاوہ دیکھوں گا تو تمہارے لئے استغفار کروں گا۔"

اس حدیث کو الحارث نے اپنی مسند میں تخریج کیا ہے، الدارمی کی مسند میں ہے۔ ایام حرۃ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد میں تین دن اذان و اقامت نہ ہوئی۔ حضرت سعید بن مُسَیّب مسجد کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہیں نماز کا وقت معلوم نہ ہوتا تھا مگر اس آواز کے ساتھ جو وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ انور سے سنتے تھے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الرابع، ص: 165، دار الکتاب العربی بیروت)

قبرِ انور پر حاضر ہو کر درود پڑھنا

حدیث نمبر 8: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ اُعْلِمْتُهٗ.

ترجمہ: "جو میری قبر کے پاس آ کر مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود میں خود (بطورِ خاص) سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے وہ مجھے بتایا جاتا ہے۔"

(کنز العمال، رقم الحدیث: 2198)

دنیا اور آخرت کیلئے کافی

حدیث نمبر 9: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یُّبَلِّغُنِیْ وَکُفِیَ اَمْرَ دُنْیَاہُ وَاٰخِرَتِہٖ وَکُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا۔

ترجمہ: ''جو میری قبر پر درود پڑھتا ہے وہ میں (بطورِ خاص) سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے اللہ عزوجل اسے ایک فرشتہ کے سپرد کرتا ہے وہ مجھے پہنچاتا ہے اور وہ درود اس کی دنیا و آخرت کیلئے کافی ہوگا، اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا فرمایا شفیع ہوں گا۔''

(کنز العمال، رقم الحدیث: 2197)

❁...... جمعرات اور جمعہ کو درود پڑھنا...... ❁

جمعہ کے دن درود کی کثرت کیا کرو

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الزَّھْرَاءِ وَالْیَوْمِ الْاَغَرِّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ۔

ترجمہ: ''مجھ پر جمعہ کی رات میں (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں) اور جمعہ کے دن میں کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الرابع، ص: 160 دار الکتاب العربی بیروت)

روشن صحیفے

حدیث نمبر 2: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی الدُّنْیَا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ

وَ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ یُوَکِّلُ اللّٰہُ بِذٰلِکَ مَلَکًا یُدْخِلُہٗ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا یُخْبِرُنِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بِاسْمِہٖ وَ نَسَبِہٖ اِلٰی عَشِیْرَتِہٖ فَاُثْبِتُہٗ عِنْدِیْ فِیْ صَحِیْفَةٍ بَیْضَاءَ۔

ترجمہ: ''قیامت کے روز تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ جو مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات درود بھیجتا ہے اللہ ﷻ اس کی سو حاجات پوری فرماتا ہے، ستر (70) حاجات آخرت کی اور تیس (30) دنیا کی۔ اللہ ﷻ نے ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے جو اس درود کو میری قبر میں لاکر اس طرح پیش کرے گا جیسے تم پر تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ فرشتہ مجھے اس کا نام ونسب، قبیلہ سب کی خبر دیتا ہے، پھر میں اپنے پاس اسے ایک روشن صحیفے میں لکھ لیتا ہوں۔''

(کنزالعمال، ج:1 ص:256 رقم الحدیث: 2237)

بعد وصالِ ظاہری نبی کریم ﷺ کا علم

حدیث نمبر3: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ یُوَکِّلُ اللّٰہُ بِذٰلِکَ مَلَکًا یُدْخِلُہٗ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِی الْحَیَاةِ۔

ترجمہ: ''جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ستر آخرت میں اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ عزوجل ایک فرشتہ کو متعین فرمائے گا جو اسے میری قبر میں داخل کرے گا، جیسے تم پر ہدایا داخل کیے جاتے ہیں۔ بیشک وصال کے بعد میرا علم میری (موجودہ) زندگی کے علم کی طرح ہے۔''

(تفسیر درمنثور ج:6،ص:654)

زمین پر حرام کر دیا گیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے

حدیث نمبر 4: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ

''تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن ان کی وفات ہوئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن قیامت آئے گی۔ مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا

جاتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وصال کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے پیش کیا جائے گا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔"

(سنن ابی داؤد، باب فضل یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعۃ)

اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے

حدیث نمبر 5: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

ترجمہ: "جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن کثرت سے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہوتے ہی وہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی کیا وفات کے بعد بھی؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔" ابن ماجہ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

(سنن ابن ماجۃ، باب ذکر وفاتہ و دفنہ ﷺ)

دوسو سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے

حدیث نمبر 6: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَتَیْ صَلَاةٍ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبَ مِائَتَیْ عَامٍ

ترجمہ: ''جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دوسو مرتبہ درود بھیجے گا اس کے دوسو سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

(کنز العمال، ج:1، ص:256، رقم الحدیث:2238)

شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 7: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَانَتْ شَفَاعَةٌ لَهٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجے گا قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمہ ہوگی۔

(کنز العمال، ج:1، ص:256، رقم الحدیث:2239)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم گواہ اور شفیع ہوں گے

حدیث نمبر 8: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔**

ترجمہ: ''مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کثرت سے درود بھیجو، جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 197، دار الکتاب العربی بیروت)

اسّی سال کے گناہ معاف

حدیث نمبر 9: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً مَحَا اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْہُ ذُنُوْبَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَتُقُبِّلَتْ مِنْہُ مَحَا اللّٰہُ عَنْہُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً۔

ترجمہ: ''جو ہر جمعہ کو مجھ پر چالیس مرتبہ درود بھیجے گا اللہ ﷻ اس کے چالیس سال کے گناہ معاف فرمائے گا اور جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اور قبول ہوگیا تو اللہ ﷻ اس کے اسّی (80) سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 197، دار الکتاب العربی بیروت)

بیس سال کی خطائیں معاف

حدیث نمبر 10: ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ صَلَاۃٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ خَطِیْئَۃَ ثَمَانِیْنَ عَامًا۔

ترجمہ: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ جمعہ کی رات درود پڑھا اس کی بیس سال کی خطائیں معاف کردی جائیں گی۔'' الظاھر عدم صحۃ ھذا الحدیث

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 197، دار الکتاب العربی بیروت)

پل صراط کا نور

حدیث نمبر 11: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَاماً

ترجمہ: ''مجھ پر درود پڑھنا ہے اور جو جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود پڑھے گا اس کے اسی سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

(الجامع الصغیر، ص:320، رقم الحدیث:5191)

اسی سال کی عبادت کا ثواب

حدیث نمبر 12: حدیث ابو ہریرہ نے یہ الفاظ بھی روایت کئے ہیں:

''جس نے جمعہ کی نماز عصر پڑھی اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے یہ درود اسی مرتبہ پڑھا:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا

اس کے اسی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے اور اسکے لئے اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:198، دار الکتاب العربی بیروت)

ہر جمعۃ المبارک کو ہزار مرتبہ درود پڑھو

حدیث نمبر 13: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن وہب کو فرمایا: ''اے زید! جمعہ کے دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کبھی ہزار

مرتبہ درود بھیجنے کو ترک نہ کرنا اور یہ ان الفاظ میں پڑھنا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس، ص 197، دار الکتاب العربی بیروت)

چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلموں والے فرشتے

حدیث نمبر 14: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إذا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيسِ بَعَثَ اللهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ صُحُفٌ مِنْ فِضَّةٍ وأقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُونَ يَوْمَ الْخَمِيسِ ولَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَكْثَرَ النَّاسِ عَلَيَّ صَلَاةً

ترجمہ: "جمعرات کے روز اللہ عزوجل ایسے فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔"

(کنز العمال، رقم الحدیث: 2177)

جمعرات کو عصر کے وقت فرشتے اترتے ہیں

حدیث نمبر 15: حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيسِ عِنْدَ الْعَصْرِ اَهْبَطَ اللّٰهُ مَلَائِكَةً مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ مَعَهَا صِحَافٌ مِنْ فِضَّةٍ بِأَيْدِيهَا أَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُونَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فِي ذَلِكَ

الْيَوْمِ وَتِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْغَدِ إِلَىٰ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

ترجمہ: ''جمعرات کے دن عصر کے وقت اللہ ﷻ آسمان سے زمین پر فرشتے اتارتا ہے جن کے ساتھ چاندی کے دفتر اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں، وہ اس دن اور دوسرے دن کی رات سورج کے غروب ہونے تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے جانے والے درود کو لکھتے رہتے ہیں۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ الباب الخامس، ص: 198 دارلکتاب العربی بیروت)

نور کے کاغذ

حدیث نمبر 16: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ لَا يَهْبِطُوْنَ إِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَيْدِيْهِمْ أَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَدُوِيٌّ مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَاطِيْسُ مِنْ نُوْرٍ لَا يَكْتُبُوْنَ إِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: ''اللہ ﷻ کے کچھ فرشتے ہیں جو خاص نور سے پیدا کئے گئے ہیں، وہ صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں، صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو درود پڑھا جاتا اس کو لکھتے ہیں۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ الباب الخامس، ص: 198، دارلکتاب العربی بیروت)

تمام مخلوق کو کفایت کرنے والا نور

حدیث نمبر 17: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَعَهُ نُوْرٌ لَوْ قُسِّمَ ذَالِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ

ترجمہ: ''جس نے جمعہ کے دن سومرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا وہ قیامت کے دن اپنے ساتھ ایک ایسا نور لے کر آئے گا اگر اسے تمام مخلوق پر تقسیم کیا جائے گا تو کافی ہوگا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 199، دارالکتاب العربی بیروت)

خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ

حدیث نمبر 18: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو مومن جمعہ کی رات دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں 25 مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھے، پھر ہزار مرتبہ یہ درود پڑھے:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ''

تو آنے والے جمعہ سے پہلے خواب میں میری زیارت کرے گا اور جو میری زیارت کرے گا، اللہ عزوجل اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 200، دارالکتاب العربی بیروت)

حضور ﷺ ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے

حدیث نمبر 19: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ''جو مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ ہر روز تین مرتبہ اور جمعہ کے دن سو مرتبہ حضور نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا، بیشک اس نے تمام مخلوق کے درود کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا اور قیامت کے دن اس کا حشر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمرہ میں ہوگا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے۔ درود شریف کے کلمات یہ ہیں: صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ' اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، انبیاء مرسلین اور تمام مخلوق کے درود ہوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر سلام ہو اور اللہ عزوجل کی رحمت اور اسکی برکات ہوں۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص:200، دار الکتاب العربی بیروت)

❁.......درود شریف لکھنا.......❁

فرشتوں کا مغفرت طلب کرنا

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَا دَامَ ذٰلِکَ الْکِتَاب

ترجمہ: ''جس نے کتاب میں مجھ پر درود بھیجا، جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔''

(المعجم الأوسط، ج 2، ص 232، رقم الحدیث: 1835)

فرشتے صبح شام درود بھیجتے رہیں گے

حدیث نمبر 2: حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام سے موقوفاً مروی ہے کہ: مَنْ صَلّٰی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِتَابٍ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ غدوۃ و رَوَاحًا مَادَامَ اسم رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکِتَابِ۔

جس نے کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود لکھا، جب تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام کتاب میں رہے گا فرشتے اس شخص پر صبح شام درود بھیجتے رہیں گے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص248، دار الکتاب العربی بیروت)

جنت میں چلے جاؤ

حدیث نمبر 3: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ بِأَيْدِيهِمُ الْمَحَابِرِ فَيَأْمُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جِبْرِيْلَ أَنْ يَأْتِيَهُم فيسألهم من هم فيأتيهم فيسألهم فيقولون نحن أصحاب الحديث فيقول الله تعالى ادخلوا الجنة طال ما كنتم تصلون على النبي ﷺ۔

ترجمہ: ''جب قیامت قائم ہوگی محدثین اپنی دواتوں کے ساتھ آئیں گے، اللہ ﷻ جبریل امین علیہ السلام کو ان کو لانے کا حکم ارشاد فرمائے گا پھر ان سے پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم اصحاب الحدیث ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود لکھنا تم پر طویل ہوتا تھا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص248، دار الکتاب العربی بیروت)

ذکرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سن کر درود نہ پڑھنا

ہلاکت کی دعا

حدیث نمبر 1 عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوْا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا، فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ امِينَ، ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ وَقَالَ امِينَ، ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ وَقَالَ امِينَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَرَضَ عَلَيَّ فَقَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ أَيْ بِكَسْرِ الْقَافِ الثَّانِيَةِ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ آمِينَ ـ هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: ''منبر لے آؤ۔ ہم منبر لے آئے،

جب آپ پہلے درجہ پر چڑھے تو فرمایا، آمین۔ پھر دوسرے درجہ پر چڑھے تو فرمایا، آمین۔ پھر تیسرے درجہ پر چڑھے تو فرمایا، آمین۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نیچے اترے تو ہم نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! آج ہم نے آپ کے منہ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے دعا کی کہ وہ شخص ہلاک ہو جائے جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو۔ میں نے کہا آمین، جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر ہوا اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نہ بھیجے۔ تو میں نے کہا آمین، جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل امین علیہ السلام نے کہا، ہلاک ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کروادیں (یعنی وہ اپنے والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر لے۔) تو میں نے کہا، آمین۔'' اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، ج4ص:170رقم الحدیث:7256)

جنت کا راستہ چھوڑ دیا

حدیث نمبر 2: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِءَ طَرِیقَ الْجَنَّۃِ **ترجمہ:** ''جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر

درود نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔"

(سنن ابن ماجہ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، ج:1، ص:294، رقم الحدیث:908)

آگ میں داخل ہوا

حدیث نمبر 3: حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ۔ **ترجمہ**: "جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ آگ میں داخل ہوا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثالث، ص:152، دار الکتاب العربی بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جفا کرنے والا

حدیث نمبر 4: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ. **ترجمہ**: "یہ جفا (زیادتی) ہے کہ میں کسی آدمی کے سامنے یاد کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(مصنف عبد الرزاق، الباب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، ج:2، ص:217، رقم الحدیث:3121)

بخیل شخص

حدیث نمبر 5: حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں فرمایا: كَفَى بِهِ شُحًّا اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ.

ترجمہ: "انسان کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ میں اس کے

سامنے یاد کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ الباب فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ ج:2ص:253الحدیث:8701)

حدیث نمبر 5: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْبَخِیْلُ الَّذِی مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

ترجمہ: بخیل ہے وہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(جامع الترمذی الباب بقول رسول اللہ ﷺ)

پورا بخیل

حدیث نمبر 6: امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ الْبَخِیْلَ کُلَّ الْبَخِیْلِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ صلی اللہ علیہ و سلم: **ترجمہ**: "پورا بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔"

(شعب الایمان لامام بیہقی)

بخیلوں میں سے بڑا بخیل

حدیث نمبر 7: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَ مَنْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ فِیْ کِتَابِہٖ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ "کیا میں تمہیں بخیلوں میں سے

بڑے بخیل کے بارے میں خبر نہ دوں۔ (سب سے بڑا بخیل وہ ہے) جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثالث، ص:153، دار الکتاب العربی بیروت)

حضور ﷺ کی زیارت سے محروم

حدیث نمبر 8: ابو سعید واعظ کی شرف المصطفیٰ میں ہے:

اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا كَانَتْ تَخِيْطُ شَيْئًا فِيْ وَقْتِ السَّحْرِ فَضَلَّتِ الْاِبْرَةُ وَطُفِیَ السِّرَاجُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاضَاءَ الْبَيْتُ بِضَوْئِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجِدَتِ الْاِبْرَةُ فَقَالَتْ مَا اَضْوَءَ وَجْهَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَيْلٌ لِمَنْ لَايَرَانِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَتْ وَمَنْ لَايَرَاكَ قَالَ الْبَخِيْلُ قَالَتْ وَ مَنِ الْبَخِيْلُ قَالَ الَّذِیْ لَايُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاسْمِیْ۔

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ سوئی گم ہو گئی اور چراغ بجھ گیا۔ اچانک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ پورا کمرہ بقعہ نور بن گیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوئی تلاش کر لی، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا چہرہ کتنا پرنور ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہلاکت ہے اس کے لئے جو قیامت کے دن میری زیارت نہ کر سکے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کیا، حضور! کون آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم رہے گا؟ فرمایا، بخیل۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نے پوچھا، بخیل کون ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، وہ جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثالث، ص:153، دارالکتاب العربی بیروت)

زیارتِ رسول ﷺ سے محروم تین اشخاص

حدیث نمبر 9: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "لَا یَرٰی وَجْھِیْ ثَلَاثَۃُ اَقْوَامٍ اَحَدُھَا الْعَاقُّ لِوَالِدَیْہِ وَالثَّانِیْ تَارِکُ سُنَّتِیْ وَالثَّالِثُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ"

ترجمہ: "تین طرح کے لوگ میرا چہرہ نہ دیکھیں گے ﴿1﴾ والدین کا نافرمان، ﴿2﴾ میری سنت کا تارک، ﴿3﴾ وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثالث، ص:156، دارالکتاب العربی بیروت)

اللہ کی لعنت

حدیث نمبر 10: ابونعیم کی حلیۃ الاولیاء میں ہے:

مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ وَمَعَہٗ ظَبْیَۃٌ قَدِ اصْطَادَھَا فَاَنْطَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ الظَّبْیَۃَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اَوْلَادًا وَاَنَا اُرْضِعُھُمْ وَاِنَّھُمُ الْاٰنَ جِیَاعٌ فَاْمُرْ ھٰذَا اَنْ یُّخَلِّیَنِیْ حَتّٰی اَذْھَبَ فَاُرْضِعَ اَوْلَادِیْ وَاَعُوْدَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَعُوْدِیْ قَالَتْ اِنْ لَّمْ اَعُدْ فَلَعَنَنِیْ

اللّٰہُ کَمَنْ تُذْکَرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یُصَلِّی عَلَیْکَ اَوْ کُنْتُ کَمَنْ صَلّٰی وَلَمْ یَدْعُ فَقَالَ النَّبِیُّ اَطْلِقْھَا وَاَنَا ضَامِنُھَا فَذَھَبَتِ الظَّبْیَۃُ ثُمَّ عَادَتْ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقَالَ یَامُحَمَّدُ اللّٰہُ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اَنَا اَرْحَمُ بِاُمَّتِکَ مِنْ ھٰذِہِ الظَّبْیَۃِ بِاَوْلَادِھَا وَ اَنَا اَرُدُّھُمْ اِلَیْکَ کَمَا رَجَعَتِ الظَّبْیَۃُ اِلَیْکَ۔

ترجمہ: ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس کے پاس ایک ہرنی تھی جسے اس نے شکار کیا تھا۔ اللہ ﷻ نے اس ہرنی کو قوت گویائی عطا فرمائی۔ ہرنی نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں دودھ پلاتی ہوں۔ اب وہ بھوکے ہوں گے اس شکاری کو حکم فرمایئے کہ یہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں اپنے بچوں کو جا کر دودھ پلاؤں، پھر میں واپس آ جاؤں گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص کی طرح اللہ ﷻ کی لعنت ہو جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے یا اس آدمی کی طرح مجھ پر لعنت ہو جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو آزاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا، میں اس کا ضامن ہوں۔'' چنانچہ ہرنی دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ پھر جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سلام ارشاد فرماتا ہے، اور ارشاد فرماتا ہے، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں کی امت پر اس سے بھی زیادہ

مہربان ہو جیسے اس ہرنی کو اپنی اولاد پر شفقت ہے، اور میں آپ کی امت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثالث، ص:153، دار الکتاب العربی بیروت)

باعثِ حسرت مجلس

حدیث نمبر 11: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ رَبَّهُمْ وَيُصَلُّوا فِيهِ عَلَى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُمْ بِهِ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُمْ

''جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اپنے اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی اور اللہ عزوجل چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کو بخش دے۔''

(مسند أحمد، الباب مسند أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ج:2، ص:484، رقم الحدیث:10282)

جنت میں داخلے کے باوجود حسرت

حدیث نمبر 12: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يُصَلُّونَ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ؛ لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ۔

ترجمہ: ''کسی قوم نے کوئی مجلس قائم کی اور اس میں مجھ پر انہوں نے درود نہ پڑھا تو وہ ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اگرچہ دوسری نیکیوں کے ثواب کی وجہ سے وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں۔''

(کنز العمال، رقم الحدیث:25425)

مردار کی بدبو

حدیث نمبر 13: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوا عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَصَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَامُوا عَنْ أَنْتَنِ جِيفَةٍ.

ترجمہ: ''جو قوم اپنے اجتماع سے بغیر اللہ کے ذکر کے اور بغیر درود پڑھے اٹھ گئی وہ مردار کی بدبو پر سے اٹھی ہے۔''

(کنز العمال، رقم الحدیث:1812)

نامکمل دین

حدیث نمبر 14: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلَا دِينَ لَهُ.

ترجمہ: ''جس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اس کا دین نہیں۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثالث، ص:156، دار الکتاب العربی بیروت)

برکت سے محروم

حدیث نمبر 15: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَا یُبْدَأُ فِیْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ عَلَیَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَبْتَرُ مَمْحُوْقٌ مِنْ کُلِّ بَرَکَةٍ

ترجمہ: ''ہر وہ کلام جس میں اللہ عزوجل کا ذکر نہ ہو اور اللہ عزوجل کے ذکر اور مجھ پر درود بھیجنے کے ساتھ شروع نہ ہو وہ برکت سے محروم اور خالی ہے۔''

(کنز العمال، رقم الحدیث:2510)

بھلائی سے خالی کام

حدیث نمبر16: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَایُبْدَأُ فِیْهِ بِذِکْرِ اللّٰهِ ثُمَّ بِالصَّلٰوةِ عَلَیَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَکْتَعُ مَمْحُوْقٌ مِنْ کُلِّ بَرَکَةٍ

ترجمہ: ''ہر با مقصد کام جو اللہ عزوجل کے ذکر اور پھر مجھ پر درود سے شروع نہ کیا جائے وہ بھلائی سے خالی ہوتا ہے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص:244، دار الکتاب العربی بیروت)

جب کسی چیز کو طلب کرنے کا ارادہ ہو

حدیث نمبر 18: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جب تم میں سے کوئی اللہ عزوجل سے کسی چیز کو طلب کرنے کا ارادہ کرے تو پہلے اس کی ایسی مدح وثنا کرے جو اس کی شان کے لائق ہو پھر نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجے، اس کے بعد دعا مانگے۔ اس طرح وہ کامیاب ہونے اور مقصد کو حاصل کرنے کے قابل ہوگا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 222، دار الکتاب العربی بیروت)

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ کُلُّهٗ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اَوَّلُهٗ ثَنَاءٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ فَيُسْتَجَابُ لِدُعَائِهٖ۔

ترجمہ: "ہر دعا حجاب میں رہتی ہے حتیٰ کہ اس کی ابتداء میں حمد الٰہی عزوجل اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھا جائے پھر دعا مانگے تو اس کی دعا قبول کی جائے گا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 222، دار الکتاب العربی بیروت)

حدیث نمبر 20: حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا: اِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ فَاجْعَلْ فِيْ دُعَائِكَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ مَقْبُوْلَةٌ وَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّقْبَلَ بَعْضًا وَيَرُدَّ بَعْضًا۔ **ترجمہ**: "جب تم اللہ ﷻ سے دعا کرنے لگو تو اپنی دعا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجو، کیونکہ درود تو یقیناً مقبول ہے اور اللہ ﷻ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ دعا کا کچھ حصہ قبول کرے اور کچھ کو رد کر دے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 223، دار الکتاب العربی بیروت)

حدیث نمبر 21: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ نماز میں دعا مانگ رہا ہے مگر نہ اس نے اللہ عزوجل کی حمد کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اس نے جلدی کی ہے پھر آپ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی دوسرے کو فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ عزوجل کی حمد وثنا کرے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات عن... ج5، ص:517، رقم الحدیث:3477)

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ، لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي، ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، وَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلًا يُصَلِّي، فَمَجَّدَ اللّٰهَ، وَحَمِدَهُ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه

وسلم :اُدْعُ تُجَبْ ، وَسَلْ تُعْطَ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نمازی نے جلدی کی ہے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو آداب دعا سکھائے۔ پھر ایک آدمی کو سنا کہ اس نے پہلے اللہ ﷻ کی بزرگی وحمد بیان کی پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ ﷻ سے مانگو تمہاری دعا قبول کی جائے گی، سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا۔

(سنن النسائی، باب التمجید والصلاۃ علی النبی ﷺ، ج:3، ص:44، رقم الحدیث:1284)

بری موت

شفاء الاسقام میں ایک شخص کے متعلق لکھا ہے کہ، جب وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنتا تو درود وسلام بھیجنے میں بخل کرتا، مرنے سے پہلے اس کی زبان گنگ اور آنکھ اندھی ہوگئی اور نزع کے وقت حمام کی راکھ میں گر گیا اور شدت پیاس سے وہیں چل بسا۔

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین، ص:158، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

❁ ...... ضعیف احادیث کے بارے میں ایک تحقیق ...... ❁

درود شریف کے فضائل کے بارے میں ہم نے کثیر احادیث ذکر کی ہیں ان میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر طرح کی ہیں۔ بعض لوگ ضعیف حدیثوں پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ جلیل القدر محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی شخص یا عمل کی فضیلت میں اگر ضعیف حدیثیں بھی ہوں تو قابلِ قبول ہیں اور ان حدیثوں سے اس عمل کی فضیلت ثابت ہو جائے گی۔ اس مسئلے کے بارے میں ہم علماء کی تحقیق اور ان کے چند اقوال ذکر کرتے ہیں:

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **ابو عبداللہ مالکی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "**تُحْفَةُ الْاَخْيَارِ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارْ**" میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے فضائل میں وارد ہونے والی تمام احادیث ذکر کر کے فرمایا: "بعض ضعیف الایمان لوگ بعض احادیث پر اعتراض کرتے رہتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں مشہور صحیح کتابوں میں نہیں ہیں۔ حالانکہ ان کا یہ کہنا بدعقیدگی اور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر عیب لگانا ہے۔ درست راہ یہ ہے کہ جس بات کو اکثر علماء تسلیم کر لیں اسے تسلیم کر لیا جائے۔ کیونکہ آنجناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی عدالت اس بات سے ان کو منع کرتی ہے کہ وہ سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولیں۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے: "جو شخص مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

حاشا وکلا کہ علمائے کرام جو اللہ عزوجل سے ڈرنے والے ہیں، رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عمداً جھوٹ بولیں اور علماء کو یہ بھی معلوم ہے کہ ترغیب سے متعلق احادیث میں ان کی کیا کچھ قدر افزائی فرمائی گئی ہے۔ پھر بلاشبہ تمام احادیث جس حقیقت پر متفق ہیں وہ یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا کارِ فضیلت اور اللہ عزوجل کے ہاں قابلِ قدر نیکی ہے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معزز ومکرم ہیں اور یہ بات قطعاً برحق ہے، کسی عقلمند کو اس میں شک نہیں ہو سکتا۔ ہاں اس قدر ثواب وبلندیٔ درجات کے بیان میں روایات میں اختلاف ہے۔''

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ، الباب الثالث، ص:103، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ''**القول البدیع**'' کے آخر میں لکھتے ہیں: ''**شیخ الاسلام ابوزکریا نووی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **کتاب الاذکار** میں فرمایا، علمائے کرام، محدثین اور فقہاء کا فرمان ہے کہ فضائل، ترغیب اور ترہیب کے باب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا جائز اور مستحب ہے بشرطیکہ ضعیف ہو، موضوع نہ ہو۔ رہے احکام مثلاً حلال وحرام، بیع، نکاح اور طلاق وغیرہ تو ان میں حدیث صحیح یا حسن پر ہی عمل کیا جائے گا۔''

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ، الباب الثالث، ص:103، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پھر **علامہ سخاوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو اللہ عزوجل کی طرف سے کوئی ایسی شے پہنچی جس میں فضیلت تھی، اس نے اسے اس امید پر قبول کر لیا کہ ثواب ملے گا، تو اللہ عزوجل اسے وہی اجر دے گا اگرچہ فی الواقع ایسا نہ بھی ہو۔'' اس حدیث کے کئی شواہد ہیں۔

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ، الباب الثالث، ص:103، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

درود شریف پڑھنے کے بارے میں اقوال

اہل سنت کی علامت

قول نمبر1:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا اہل سنت کی علامت ہے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ السخاوی، الباب الاول، الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص: 60، دار الکتاب العربی بیروت)

ستر ہزار فرشتوں کا روضہ انور پر حاضر ہونا

قول نمبر2:

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر خیر ہونے لگا تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "ہر صبح ستر ہزار فرشتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر انور پر نازل ہوتے ہیں اور اپنے پروں سے قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہاں

تک کہ شام ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور نئے ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قبرِ انور کو اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں اور صبح تک درود پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ستر ہزار فرشتے رات کو اور ستر ہزار فرشتے دن کو آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ جب قیامت کے دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کھلے گی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں نکلیں گے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم بجالا رہے ہوں گے۔"

(القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع ﷺ السخاوی، الباب الاول الامر بالصلاة علی رسول اللہ ﷺ، ص: 60، دار الکتاب العربی بیروت)

اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیوں

قول نمبر 3:

بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے والا اَلذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ "اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیوں" میں شمار ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے غفلت کرنے والا غافلین میں شمار ہوتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع ﷺ السخاوی، الباب، افضل الکیفیات فی الصلاة علیہ ﷺ، ص: 66، دار الکتاب العربی بیروت)

درود شریف آگ کو پانی کے ساتھ بجھانے سے بھی زیادہ خطاؤں کو مٹاتا ہے

قول نمبر4:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنا، آگ کو پانی کے ساتھ بجھانے سے بھی زیادہ خطاؤں کو مٹاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام پڑھنا، گردنیں آزاد کرنے سے افضل ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت، اللہ عزوجل کے راستے میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:126، دار الکتاب العربی بیروت)

اللہ عزوجل کے قرب کے حصول کا طریقہ

قول نمبر5:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "اگر مجھے اللہ عزوجل کے ذکر کے ساتھ اُنس نہ ہوتا تو میں اللہ عزوجل کا قرب سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنے کے کسی اور طریقے سے حاصل نہ کرتا۔"

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: "اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے، جو تجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا وہ میری ناراضگی سے محفوظ و مامون ہو جائے گا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:128، دار الکتاب العربی بیروت)

قیامت کی پیاس سے نجات کا طریقہ

قول نمبر6:

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی طرف جو وحی کی گئی تھی اس میں اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے موسیٰ! اگر میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں آسمان سے ایک قطرہ بھی پانی کا نہ اتارتا اور زمین پر ایک پتا بھی نہ اُگاتا۔ اے موسیٰ! اگر میرے عبادت گزار نہ ہوتے تو میں نافرمانوں کو آنکھ جھپکنے کی دیر بھی مہلت نہ دیتا۔ اے موسیٰ! اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت دینے والے نہ ہوتے تو جہنم دنیا پر بہہ نکلتی۔ اے موسیٰ! جب تو مسکینوں سے ملے تو ان سے بھی ایسے ہی حال پوچھ جیسے تم امیروں سے پوچھتے ہو، اگر تم ایسا نہ کرو گے تو ہر چیز مٹی کے نیچے سمجھ۔ اے موسیٰ! کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ قیامت کے دن تجھے پیاس محسوس نہ ہو؟ عرض کی، اے میرے اللہ! ہاں۔ ارشاد فرمایا، کثرت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کر۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:129، دار الکتاب العربی بیروت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا عبادت ہے

قول نمبر 7:

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عِبَادَۃٌ

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا عبادت ہے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:134، دار الکتاب العربی بیروت)

دن رات کی عبادت پر دوام (ہمیشگی)

قول نمبر 8:

ابو غسان مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم پر دن میں سو مرتبہ درود پڑھا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے دن رات کی عبادت پر دوام (ہمیشگی) اختیار کیا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:134، دار الکتاب العربی بیروت)

خیر کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا

قول نمبر9:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس نے قرآن پڑھا اور اپنے رب کی حمد کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:135، دار الکتاب العربی بیروت)

اللہ عزوجل کا محبوب اور قریبی بننے کا نسخہ

قول نمبر10:

بعض اخبار میں ہے کہ اللہ ﷻ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ: "میں نے تجھے دس ہزار کانوں کی قوتِ سماعت عطا فرمائی حتیٰ کہ تو نے میرے کلام کو سن لیا اور دس ہزار زبانوں کی قوت گویائی عطا فرمائی حتیٰ کہ تو نے جواب دیا۔ تو میرا محبوب اور قریبی تب ہوگا جب تو میرا ذکر کرے گا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:137، دار الکتاب العربی بیروت)

مومنوں کے دل کو زنگ سے صاف کرنے کا سامان

قول نمبر 11:

محمد بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: ''ہر چیز کیلئے غسل و طہارت ہوتی ہے اور مومنوں کے دل کو زنگ سے صاف کرنے کا سامان مجھ پر درود پڑھنا ہے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 140، دار الکتاب العربی بیروت)

علم حدیث کی افضلیت کی ایک وجہ

قول نمبر 12:

ابو القاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ''ترغیب'' میں روایت کرتے ہیں کہ ابو احمد عبد اللہ بن بکر بن محمد جو شام کے عالم و زاہد تھے لبنان کے پہاڑ پر یہ فرماتے تھے کہ تمام علوم سے زیادہ برکت والا اور تمام علوم سے افضل اور دین و دنیا میں کثیر نفع بخش علم کتاب اللہ کے بعد حدیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہے۔ کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود ہوتا ہے گویا یہ باغیچوں اور باغوں کی طرح ہے جس میں تو ہر قسم کی خیر، بھلائی، فضل اور ذکر پاتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 140، دار الکتاب العربی بیروت)

سب سے عظیم نور

قول نمبر 13:

اقلیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''کونسا عمل ارفع ہے اور کونسا وسیلہ ایسا

ہے جس کی شفاعت زیادہ قبول ہوتی ہے اور کونسا عمل زیادہ نفع بخش ہے اس ذات اقدس پر درود پڑھنے سے جس پر اللہ عزوجل اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں جس کو دنیا و آخرت میں عظیم قرب کیلئے مخصوص کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا سب سے عظیم نور ہے، یہ ایسی تجارت ہے جسے کبھی خسارہ نہیں، یہ صبح وشام اولیاء کرام کا وظیفہ ہے۔ اے مخاطب تو اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ درود پڑھتا رہ، یہ تیری گمراہی کو پاک کر دے گا، تیرا عمل اس کی وجہ سے ستھرا ہو جائے گا، امید کی شاخ بارآور ہوگی، تیرے دل کا نور جگمگانے لگے گا، تو اپنے رب عزوجل کی رضا حاصل کرے گا اور قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ ہو جائے گا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص 141 دار الکتاب العربی بیروت)

جنت وسلامتی کا باعث

قول نمبر 14:

ابو سعید محمد بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ درودِ پاک کی اہمیت یوں بیان کرتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ایک پسندیدہ عمل ہے جس کے ذریعے گناہوں کے دفتر مٹا دیئے جاتے ہیں۔ درود پاک کی برکت سے انسان شفاعت کی عزت سے نوازا جاتا ہے اور اس کی برکت سے عزت واکرام ملتا ہے۔ اے خوش نصیب! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ درود پڑھا کر، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا تیرے لئے جنت و

سلامتی کا باعث ہوگا۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 141، دار الکتاب العربی بیروت)

ہر بڑے سے بڑے گناہ کو مٹانے کیلئے کافی

قول نمبر 15:

ابو حفص عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "اے وہ شخص جس نے گناہ پر گناہ کئے اور کبھی لغزش سے جدا نہ ہوا، اے وہ جو اللہ عزوجل سے رحمت و قرب کا امیدوار ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ درود بھیج اس ذات پر جو تمام رسولوں سے بہتر ہیں اور جو ہر غیب کی خبر دینے والے سے معزز و مکرم ہیں۔ درود پاک تیرے ہر اس غم والم کے دور کرنے کے لئے کافی ہے جس کا تجھے خوف رہتا ہے اور تیرے ہر بڑے سے بڑے گناہ کو مٹانے کیلئے کافی ہے۔ جو درود پاک نہیں پڑھتا بیشک اس کی دعا اپنے رب عزوجل کے حضور پہنچنے سے پہلے پردے دیکھ لیتی ہے یعنی اس کی دعا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی۔ تیرے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا لازم ہے جب تک سورج چمکتا رہے، بیت اللہ شریف کا طواف ہوتا رہے اور لوگ تلبیہ کہتے رہیں۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 142، دار الکتاب العربی بیروت)

اے ثواب واجر کی امیدوار!

قول نمبر 16:

رشید عطار حافظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: "اے ثواب واجر کی امید

کرنے والے اور گناہوں کا ارتکاب کرنے والے تجھ پر لازم ہے کہ ہمیشہ کثرت سے درود بھیجے اس ذات پر جن کا نامِ نامی اسمِ گرامی احمد ہے اور انسانیت کے ہادی ہیں اور تمام کائنات کے شفیع ہیں۔ نسلِ آدم سے ہیں اور اللہ ﷻ کی تمام مخلوق سے افضل ہیں اور تمام اولادِ آدم سے پاکیزہ تر اور حسب کے اعتبار سے اشرف ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ ﷻ اس شخص پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے جو ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ ﷻ درود بھیجتا رہے ہمارے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر جب تک رات تاریک رہے اور افلاک کے افق پر فجر طلوع ہوتی رہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص 142، دار الکتاب العربی بیروت)

تمام مسرتوں کے حصول کا وسیلہ

قول نمبر 17:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اے مخاطب! تمام سرداروں کے سردار، معدنِ اہلِ سعادات پر کثرت سے درود پڑھ کیونکہ یہ تمام مسرتوں کے حصول کا وسیلہ، تعلقات کا ذریعہ اور تکلیفوں کے روکنے کا آلہ ہے۔ ہر ایک درود کے بدلے تجھے دس درود ملیں گے اور زمینوں اور آسمانوں کا جبار تجھ پر درود بھیجے گا۔ اس کے علاوہ تیرے گناہ مٹا دیے جائیں گے، درجات بلند کیے جائیں گے اور جنت میں فرشتے تجھ پر درود بھیجیں گے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 143، دار الکتاب العربی بیروت)

تیرے دنیا وآخرت کے ہر غم والم کیلئے کافی وشافی

قول نمبر 18:

حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جس کو میرے ذکر نے سوال کرنے سے مشغول رکھا میں اسے مانگنے والوں سے بھی زیادہ اور افضل عطا کروں گا۔'' اس حدیث پر علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر تو اپنے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کو عظیم عبادت سمجھ لے گا تو اللہ ﷻ تیرے دنیا وآخرت کے ہر غم والم کیلئے کافی وشافی ہوگا اور ہر ارادے کیلئے کافی ہوگا۔'' (گویا درود بھی ذکر کی طرح ہی ہے کہ ہر غم سے آزاد کرنے والا اور ہر معاملے کے لئے کافی ہے۔)

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:144 دار الکتاب العربی بیروت)

اصحابِ حدیث اور قربِ مصطفیٰ ﷺ

قول نمبر 19:

ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صحیح میں اسی حدیث کے عنوان سے ایک باب باندھا ہے اور بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ترین وہ شخص ہوگا جو دنیا میں کثرت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں، لوگوں میں سے زیادہ قریب ترین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قیامت کے دن اصحاب

حدیث ہوں گے۔ کیونکہ ان سے زیادہ امت میں کوئی بھی آپ پر درود بھیجنے والا نہیں ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:145، دارالکتاب العربی بیروت)

حضور ﷺ درود سنتے بھی ہیں اور جواب ارشاد فرماتے ہیں

قول نمبر 20:

حضرت سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرتے ہیں کیا آپ ان کے سلام کو سنتے ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "نَعَمْ وَاَرُدُّ عَلَيْهِمْ" ہاں سنتا بھی ہوں اور ان کو جواب بھی دیتا ہوں۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:165، دارالکتاب العربی بیروت)

سلام بھیجنے والوں کو حضور ﷺ کا جواب عطا فرمانا

قول نمبر 21:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب کے سلاموں کا جواب عطا فرماتے ہیں کیونکہ) جب قبر انور کی زیارت کیلئے آنے والے کو جواب دینا ممکن ہے تو تمام آفاق سے سلام بھیجنے والے کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جواب عطا فرمانا بھی جائز ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:168، دارالکتاب العربی بیروت)

روضہ انور سے آواز آئی تجھ پر سلام ہو

قول نمبر22:

اس کا ایک واقعہ بھی علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے۔ چنانچہ

ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے حج کیا پھر مدینہ شریف آیا قبر شریف کے پاس آیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے "وَعَلَیْكَ السَّلَامُ" کی آواز سنی۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:165، دار الکتاب العربی بیروت)

قول نمبر23:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "درود شریف پڑھنے کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ انسان کیلئے یہ شرف کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا نام بھلائی کے ساتھ ذکر کیا جائے۔"

مزید فرماتے ہیں: "میں کہتا ہوں **شیخ احمد بن ارسلان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے علاوہ معتبر اولیاء کرام میں سے بعض نے مجھے بتایا، (اللہ ﷻ ہمارا اور اس کا خاتمہ نیکیوں پر کرے) کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ یہ کتاب (یعنی القول البدیع) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سامنے رکھ دی اور پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمادی۔ یہ سن کر میری خوشی بڑھ

گئی اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی قبولیت کی اور دارین کے مزید ثواب کی مجھے امید لگ گئی۔

اے مخاطب! اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تصور جما کر کثرت سے درود پڑھ اور دل اور زبان سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیج، تیرا درود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچتا ہے۔ حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں ہوتے ہیں اور تیرا نام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر پیش کیا جاتا ہے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص169، دار الکتاب العربی بیروت)

سب سے افضل عمل

قول نمبر24:

ابوالحسن نہاوندی زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: "ایک شخص حضرت خضر علیہ السلام سے ملا اور کہا کہ سب سے افضل عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا افضل ترین درود وہ ہوتا ہے جو حدیث بیان کرتے اور لکھتے وقت پڑھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت زبان سے پڑھا جاتا ہے اور کتابوں میں لکھا جاتا ہے۔ اس میں انتہائی رغبت ہوتی ہے اور بے حد فراخ دلی سے پڑھا جاتا ہے۔ جب علماء حدیث جمع ہوتے ہیں تو میں (حضرت خضر علیہ السلام) بھی ان کی مجلس میں موجود ہوتا ہوں۔

تمام علوم سے بابرکت اور افضل

قول نمبر25:

ابواحمد زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''تمام علوم سے بابرکت اور افضل اور دین و دنیا کیلئے نفع بخش کتاب اللہ عزوجل کے بعد احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہے۔ کیونکہ اس میں کثرت سے درود پڑھا جاتا ہے، گویا یہ باغیچہ کی مانند ہے۔ تم اس میں ہر قسم کی بھلائی، نیکی اور فضیلت پالوگے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ لوگوں کو حکم دو کہ اے لوگو: تمہاری بڑی سے بڑی دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہونا چاہیے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:247، دار الکتاب العربی بیروت)

ایمان کا سب سے بڑا شعبہ

قول نمبر26:

ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **الدر المنضود** میں کہا: ''درود شریف کا تمام تر فائدہ درود شریف پڑھنے والے کو ہے۔ کیونکہ کثرت درود اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا عقیدہ صحیح اور نیت خالص ہے، اس سے محبت کا اظہار ہوتا ہے، دائمی اطاعت نصیب ہوتی ہے اور اس وسیلۂ جلیلہ کا احترام پیدا ہوتا ہے۔ پس یہی آپ کی وہ محبت و توقیر ہے جو ایمان کا سب سے بڑا شعبہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر عظیم احسانات ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو جہنم سے بچایا اور دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ سو درود پڑھنے والا درحقیقت

اپنے لئے دعا کر رہا ہے اور اپنی ہی ذات کی تکمیل کر رہا ہے۔ کیونکہ جب ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اللہ عزوجل ہم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس لئے کہ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اسی لئے تو کرتے ہیں کہ خود اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہمارے سامنے کیا ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے والا خود اللہ عزوجل ہے اور جس کو جس سے محبت ہو اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔"

(سعادت الدارین للنبہانی، المسألۃ الرابعۃ فی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ فائدۃ فی الصلاۃ علیہ اولا۔۔۔، ص:44، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس

قول نمبر27:

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "بعض اوقات جب درود شریف کے اجر وثواب کا نور چمکتا اور نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے تو تم اس کو دیکھو گے جیسے کوئی شے غیر کی طرف نہیں بلکہ اپنے اصل کی طرف لوٹ رہی ہے کیونکہ وہ اجر وثواب جو مسلمان کو ملتے ہیں قطعاً ایمان کی بدولت ملتے ہیں جو ان کے سینوں میں محفوظ ہے اور ان میں جو نورِ ایمان ہے وہ نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عکس ہے۔ پس ہم کو جتنے اجر وثواب حاصل ہوتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حاصل ہوتے ہیں۔"

(سعادت الدارین للنبہانی، المسألۃ الرابعۃ فی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ فائدۃ فی الصلاۃ علیہ اولا۔۔۔، ص:44، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

نیکیوں کا مجموعہ

قول نمبر 28:

احیاء العلوم کی شرح میں ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے جانے والا درود کا ثواب اس لئے بڑھتا ہے کہ درود شریف بجائے خود ایک نیکی نہیں بلکہ کئی نیکیوں کا مجموعہ ہے کیونکہ:

- ...... اس سے پہلے تو اللہ ﷻ پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔
- ...... پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر۔
- ...... پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی تجدید ہوتی ہے۔
- ...... پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عزت وعظمت طلب کی جاتی ہے۔
- ...... پھر یوم قیامت پر ایمان کی تجدید اور کئی قسم کی بزرگیوں کی طلب ہوتی ہے۔
- ...... پھر اللہ ﷻ کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے اور نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔
- ...... پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے۔ کیونکہ آل کی نسبت بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف ہے۔
- ...... ان سے اظہار محبت کی تجدید ہوتی ہے جب کہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے اس کے کسی چیز کا اپنی اُمت سے سوال نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ قرابت سے محبت کی جائے۔ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

❁ ...... پھر اس میں دورانِ عاجزی دعا کرنا اور گڑگڑانا ہے اور دعا عبادت کا مغز ہے۔

❁ ...... پھر اس میں یہ اعتراف ہے کہ تمام اختیار اللہ عزوجل کے لئے ہے اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام شان و شوکت اور مرتبے کے باوجود رحمتِ خداوندی عزوجل کے محتاج ہیں۔

پس یہ دس نیکیاں ان کے سوا ہیں جن کا شریعت نے ذکر کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ ایک نیکی دس کے برابر ہے۔

(سعادت الدارین لنبہانی بالمسالۃ الرابعۃ فی سبب مضاعفۃ اجر الصلاۃ علیہ ﷺ ،ص:51،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ذکرِ خداوندی عزوجل کی افضل ترین قسم

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''درود شریف سے ذکر کی تجدید ہوتی ہے۔ اسے یوں کہنا چاہیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ذکرِ خداوندی عزوجل کی افضل ترین قسموں میں سے ہے۔

(سعادت الدارین لنبہانی بالمسالۃ الرابعۃ فی سبب مضاعفۃ اجر الصلاۃ علیہ ﷺ ،ص:51،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ساری مخلوق کیلئے کافی نور

قول نمبر 29:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود بھیجے، قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو۔"

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الثالث: فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ... ص:106، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پسند

قول نمبر 30:

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آدمی اپنے خطبے اور ہر اپنے مطلوب سے پہلے اللہ ﷻ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور "کتاب الام" میں فرمایا، میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آدمی ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے۔"

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الثالث: فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ... ص:107، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ہر مقام سے بھلائی سمیٹ لی

قول نمبر 31:

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے: "جس نے قرآن پڑھا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور دعا مانگی تو یقیناً اس نے ہر مقام سے بھلائی سمیٹ لی۔" اس کی نسبت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کی گئی ہے۔

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الثالث: فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ... ص:107، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مدّتِ دراز تک رات دن عبادت میں مصروف رہنے کے برابر

قول نمبر32:

ابو غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: ''جو شخص دن میں ایک سو مرتبہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجے وہ اس آدمی کی طرح ہے جو مدّت دراز تک رات دن عبادت میں مصروف رہا۔''

(سعادت الدارین للنبہانی، الباب الثالث فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ...، ص:107، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دنیا و آخرت کی کامرانی

قول نمبر33:

ابن نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: ''اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنا تمام اعمال سے افضل ہے اور اسی سے آدمی دنیا و آخرت کی کامرانی حاصل کرسکتا ہے۔''

(سعادت الدارین للنبہانی، الباب الثالث فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ...، ص:107، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صورت

قول نمبر34:

حلیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب ''**شعب الایمان**'' میں فرمایا: ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم ایمان کا حصہ ہے اور اس بات کو ثابت کیا کہ تعظیم

کا درجہ محبت سے بلند ہے۔ پھر فرمایا، ہم پر فرض ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کریں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی مانیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت بیان کریں، اس سے بہت زیادہ جو کوئی غلام اپنے آقا کی اور کوئی بیٹا اپنے باپ کی کرتا ہے۔ فرمایا، یہی قرآن کا منشاء ہے اور اسی کا حکم بار بار کتاب اللہ ﷻ نے دیا ہے۔ اس کے بعد مصنف نے آیات واحادیث اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے برتاؤ ذکر کیا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حال اور ہر طریقے سے کامل تعظیم اور بزرگی کے بیّن ثبوت ہیں۔ پھر فرمایا، یہ حال تو ان لوگوں کا تھا جن کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ رہی آج کی بات تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی ایک صورت یہ ہے کہ جب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جائے۔

(سعادۃ الدارین للنبہانی، الباب الثالث فیما ورد من الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ، ص: 107، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

درود پڑھنا درحقیقت اپنے لئے دعائے خیر کرنا

قول نمبر 35:

علامہ عز بن عبد السلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: "ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہمارا سفارش کرنا نہیں کیونکہ ہم جیسے اسی با عظمت ہستی کی سفارش کرنے کے قابل ہی نہیں لیکن اللہ ﷻ نے ہم کو اس ذات کے احسان کا بدلہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس نے ہم پر احسان وانعام فرمایا ہے۔ چونکہ ہم اس سے عاجز ہیں تو اس کے عوض ہم آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے دعا کرتے ہیں اور چونکہ ہم اس کا عوض ادا کرنے سے عاجز تھے اور اللہ عزوجل کو ہمارے عجز کا علم تھا اس لئے اس نے ہماری راہنمائی فرمائی اور ہم کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا کہ ہمارا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام بھیجنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضل واحسان کا عوض ہو جائے، اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسان سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں۔"

اور ابو محمد مرجانی نے کہا: "تیرے درود و سلام کا فائدہ چونکہ لوٹ کر تجھے ہی ہوتا ہے لہٰذا تیرا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنا در حقیقت اپنے لئے دعائے خیر کرنا ہے۔"

(سعادات الدارین للنبھانی، الباب الثالث فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ ...، ص: 107، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

درود عبادت کے اندر بھی جائز ہے

قول نمبر 36:

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنا مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں عبادت کے اندر بھی جائز ہے۔ جیسے جمعہ، جماعت، خطبات اور نمازوں اور دیگر کاموں میں، یہاں تک کہ معاملات، خرید و فروخت، عقد نکاح میں بھی خصوصاً اور باطن میں کہ اسی سے ان کو شرف قبولیت حاصل ہو سکتا ہے۔"

(سعادات الدارین للنبھانی، الباب الثالث فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ ...، ص: 108، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ذلت ونحوست مسلط ہو

قول نمبر 37:

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلف صالحین کے اخلاق پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِّيْن" اس میں فرماتے ہیں سلف صالحین کے اخلاق میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے کسی مجلس میں غافل نہیں ہوتے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے کہ "جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے نہ وہاں اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور نہ اس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، قیامت کے دن اس پر ذلت ونحوست مسلط ہوگی۔"

(سعادت الدارین للنبہانی الباب الثالث فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ... ص:109 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

قول نمبر 38:

اسی طرح آپ نے اپنی کتاب "لَوَاقِحُ الْاَنْوَارِ الْقُدْسِيَّةِ فِيْ بَيَانِ الْعُهُوْدِ الْمُحَمَّدِيَّةِ" میں فرمایا: "یہی وہ عظیم الشان عہد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہم سے کیا گیا ہے کہ ہم رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رات دن کثرت سے درود وسلام بھیجیں اور ہم اپنے بھائیوں کے سامنے اس کا اجر وثواب بیان کریں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے اظہار کے پیشِ نظر ان کو اس میں کامل ترغیب دیں اور ان سے یہ بھی کہیں کہ روز وشب، صبح وشام ایک ہزار سے دس ہزار تک درود وسلام بھیجیں، یہ سب سے

افضل عمل ہے، اگرچہ صحتِ درود کے لئے طہارت اس طرح شرط نہیں، جس طرح
نماز کے لئے شرط ہے تاہم درود بھیجنے والے کو طہارت اور اللہ ﷻ کے دربار میں
حاضری کا تصور ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ بھی حق ﷻ سے بندے کی ایسی ہی مناجات
ہے جس طرح رکوع وسجود والی نماز۔ درود بھیجنے والا اللہ ﷻ کی بارگاہِ قرب میں
بیٹھ کر اس سے سوال کرتا ہے کہ وہ ذات خود اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
پر درود بھیجے، اگرچہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فضل وشرف اصلی ہے کیونکہ وہی تو
ہیں جنہوں نے درود بھیجنے کو مسنون قرار دیا تاکہ درود بھیجنے والے کو اللہ ﷻ کی
طرف سے رحمت حاصل ہو۔

پس جو شخص ہمارے بیان کئے ہوئے طریقہ پر مداومت (ہمیشگی) کرے
گا، اجر عظیم کا مستحق ٹھہرے گا اور یہی اعلیٰ ترین ذریعہ ہے قربِ رسول صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم حاصل کرنے کا۔ موجودات میں کوئی ایسا نہیں جس سے اللہ ﷻ نے
دنیا وآخرت میں اس طرح ربط وتعلق قائم فرمایا ہو جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم سے قائم فرمایا۔ پس جس کسی نے بھی صدقِ دل، محبت اور خلوصِ نیت
سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی، اس کے سامنے بڑے بڑے شہ
زوروں کی گردنیں جھک گئیں اور تمام مسلمانوں نے اس کی تعظیم وتکریم
کی۔ دنیا میں دیکھ لو! جو شخص دنیاوی بادشاہوں کا مقرب ہو جائے، تمام لوگ اس
کی تعظیم کرتے ہیں اور جو اپنے آقا کی خدمت کرے، تمام نوکر، غلام اس کی
خدمت کرتے ہیں (سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی معاملہ ہے۔)

یہی (کثرت سے درود پڑھنے کا) طریقہ ہمارے قائد اور **شیخ نورالدین** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تھا۔

شیخ نورالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزانہ دس ہزار مرتبہ درود پڑھنا ورد تھا اور شیخ زواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ورد تھا۔

ثعلبی نے **کتاب العرائس** میں حکایت نقل کی ہے کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کوہ قاف کے اس طرف رہتی ہے، ان کی تعداد اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے، ان کی عبادت صرف یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں۔

سیدی ابوالعباس تیجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَنَا عَلَیْہِ مِفْتَاحًا** "الٰہی عزوجل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمارا "**درود**" چابی بنادے" کی شرح میں فرمایا: "درود پڑھنے والا اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے کہ اس کا پڑھا ہوا درود چابی بن جائے، کس کے لئے؟ غیوب، معارف، انوار اور اسرار کے بند دروازوں کے لئے، جب اس میدان کی چابی خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مقدسہ ہے تو اس حیثیت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم درود وسلام کے زیادہ مستحق ٹھہرے۔ جو اس فریضہ سے الگ رہا اور اس راہ پر چلنے والے تمام مسلمانوں سے کٹ گیا تو وہ کٹ ہی گیا، اور دھتکارا گیا اور اس

کی قسمت میں قربِ خداوندی عزوجل نہیں۔

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ **شیخ ابو العباس** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکور نے ایک طالبِ علم کے نام لکھا بسم اللہ اور الحمد للہ کے بعد میں جس چیز کی تجھے نصیحت وصیت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ صفائے قلب کے ساتھ ظاہر و باطن، ہر حال میں رب عزوجل کے حکم کی مخالفت سے بچتے رہنا اور دل سے اس کی طرف متوجہ رہنا اور ہر حال میں اس کے حکم پر راضی رہنا، بہرصورت اس کی تقدیر پر صبر کرتے رہنا، ان تمام امور میں بقدرِ استطاعت حضورِ قلب کے ساتھ بکثرت اللہ عزوجل کا ذکر کرنا اور اس سے مدد چاہنا۔ جن امور کی میں نے تجھے وصیت کی ہے ان میں وہ تیری مدد کرے گا اور اللہ عزوجل کا سب سے بڑھ کر مفید ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر حضورِ قلب کے ساتھ درود بھیجنا ہے۔ بلاشبہ یہ دنیوی و اخروی تمام مقاصد کے حصول کا ضامن اور تمام مشکلات کا حل ہے اور جو شخص اس پر عمل کرے گا وہی اللہ عزوجل کا سب سے بڑھ کر برگزیدہ ہوگا۔"

(سعادۃ الدارین للنبہانی، الباب الثالث فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ ...، ص:109، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عمر بھر کی نیکیوں سے بڑھ کر

قول نمبر39:

سیّد احمد دحلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "**تقریب الاصول**" میں **ابن عطاء اللہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول نقل فرمایا: "جو شخص کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرے اللہ عزوجل کا لطف اس سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور اللہ عزوجل اس

کو غیر کا محتاج نہیں رکھتا۔ پس جس شخص کی نماز و روزہ فوت ہو جائیں اس کو کثرت سے اللہ ﷻ کا ذکر کرنا اور نبی اکرم پر درود بھیجنا چاہیے۔''

فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ ﷻ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔'' پس اگر کوئی شخص عمر بھر تمام عبادات بجا لاتا رہے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اس کا ایک مرتبہ درود بھیجنا عمر بھر کی نیکیوں سے بڑھ جائے گا۔ اس لئے کہ تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اپنی طاقت کے مطابق درود بھیجو گے اور اللہ ﷻ تم پر اپنی ربوبیت کے مطابق رحمت نازل کرے گا کہ عطا قدرت کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ تو اس وقت ہے جب اللہ ﷻ ایک مرتبہ رحمت بھیجے، جب ایک کے عوض دس مرتبہ رحمت بھیجے تو اس کی شان کیا ہوگی؟ کتنی حسین زندگی ہے اس آدمی کی جو اللہ ﷻ کی اطاعت میں اس کی یاد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام میں وقت گزار دے۔

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الثالث: فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ ... ص: 110، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ ﷻ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نشین

قول نمبر 40:

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''المنن الکبریٰ'' کے نویں باب میں فرمایا: ''مجھ پر اللہ ﷻ کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ

جس کو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھتے دیکھوں اس کا احترام کرتا ہوں کیونکہ اس طرح وہ اللہ عزوجل اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم نشین ہو جاتا ہے۔ اگر میری اس سے کوئی حاجت درپیش ہو اور وہ مذکورہ شغل میں مشغول ہو تو صبر کر لیتا ہوں اور اس کو تکلیف نہیں دیتا اور ممکن ہو تو نفس کا تقاضا مؤخر کر دیتا ہوں اور اس کی توجہ کبھی کسی ایسے امر کی طرف مبذول نہیں کرتا جو اس کی یکسوئی میں دخل انداز ہو۔ یہ سب کچھ محض اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادب واحترام کی خاطر ہے۔ اگر اس شخص کو میری ضرورت کا علم ہو جائے اور وہ اپنی اس مصروفیت کو چھوڑ کر میری حاجت پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے تو میں اس کو روک دیتا ہوں اور اگر وہ مجلس چھوڑ کر چلا جائے اور مجھے تکلیف دے تو اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب کرتے ہوئے آئندہ کبھی اس قسم کی حاجت اس کے سامنے پیش نہیں کرتا۔ نیز اکثر اللہ عزوجل درود پڑھنے والے کے گناہ بخش دیتا ہے۔ پس وہ بخشا جاتا ہے اور جس کی بخشش ہو جائے اس کا مواخذہ مناسب نہیں، پھر اگر میں اس کا بدلہ طلب کروں تو اس کے حقیقی مولا یعنی اللہ عزوجل سے مانگتا ہوں، بندے سے نہیں مانگتا۔ اور اے میرے بھائی غور کر، دنیا میں جو شخص بادشاہوں کا ہم نشین ہو، لوگ کس طرح اس کی عزت کرتے ہیں اور اس کے سبب بادشاہ کی ناراضگی سے ڈرتے ہیں۔ وہ شخص جو چاہے لوگوں سے سلوک کرے، لوگ بادشاہ کے پیش نظر اس کے مقابل نہیں ہوتے پس اللہ عزوجل تو اس سے قریب

تر اور مستحق تر ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(سعادت الدارین للنبہانی، الباب الثالث: فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ ، ص:111، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

محبت کا تقاضہ

قول نمبر 41:

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب **مسالک الحنفاء** کے شروع میں حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ "تم میں کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کا محبوب تر نہ ہو جاؤں۔ اس کے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر" کے تحت فرمایا: "اگر ہمارے جسم کے ایک ایک بال کے نیچے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہو تو یہ بھی اس حق کے جز کا جز ہوگا جو ہم پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور تمہیں معلوم ہے جو جس سے محبت کرے اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔" جیسا کہ مسند فردوس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث ہے: "پس اہل محبت کے دل ذکرِ محبوب کی بناء پر لذات سے بیگانہ ہوتے ہیں اور ان کے خیالات خواہشاتِ نفس کی ترغیب دینے والے امور سے خالی ہوتے ہیں اور بلاشبہ اولیٰ و اعلیٰ، بیش قیمت، افضل، اکمل، درخشندہ تر، خوب تر جس کا تم ذکر کرتے ہو، وہ یہی محبوب کریم اور رسول عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو ہیں۔ اللہ ﷻ اپنے فضلِ عمیم سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم و تعظیم میں اضافہ فرمائے کہ یہی وصفات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی محبت اور

اس میں ترقی کا سبب ہیں اس لئے کہ یہی وہ بنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔"

وجہ یہ ہے کہ انسان جتنا کثرت سے محبوب کا ذکر کرتا اور اس کی خوبیوں کا تصور کرتا اور کشش پیدا کرنے والی باتوں کو تصور میں لاتا ہے، اس کی محبت بڑھ جاتی ہے اور اس کا شوق زیادہ ہو جاتا ہے اور تمام دل پر اسی کا قبضہ ہو جاتا ہے اور دیدارِ یار سے بڑھ کر چشمِ محبت کو ٹھنڈا کرنے والی کوئی چیز نہیں اور ذکرِ یار و تصورِ محاسنِ دلدار سے بڑھ کر کسی شے میں اس کے دل کا سرور نہیں۔ جب یہ دولت اس کے دل میں مضبوطی سے جم جاتی ہے تو زبان اس کی حمد و ثناء میں مصروف ہو جاتی ہے۔ پس صبح و شام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا اس کی عادت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی تجارت سے بہرہ مند ہو جاتا ہے جو کبھی خسارے سے آشنا نہیں ہوتی اور وہ مشکوٰۃِ نبوت سے عظیم الشان انوار حاصل کر لیتا ہے۔

بیشک شیخ نور الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اللہ تعالیٰ ان کی لمحہ بہ لمحہ انس و محبت کی کرامات سے ہم کو نفع بخشے اور ان کو اور ہم کو اپنے قربِ خاص میں باریاب فرمائے،) یہ شیخ ان لوگوں میں سے ہیں جن پر اس محبوب اور رسولِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کامل طور پر غالب آچکا ہے، پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ان کے شب و روز کا دائمی وظیفہ ہے، اس میں ان کی عمر صرف ہوئی، یہاں تک کہ ان پر ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انوار کا فیضان ہوا

اور مجھے امید ہے کہ وہ اہلِ صفا میں سے تھے۔ مجھ سے ایک صاحب نے جنہوں نے ان کو خواب میں دیکھا تھا بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو ایسی ایسی بشارتیں دی ہیں جن میں ساری خوشیاں سمٹ آئی تھیں وغیرہ، یہ سب شاید اسی وجہ سے ہوا کہ وہ جمعہ اور پیر کی رات جامعہ ازہر شریف میں اسی شغل میں منہمک رہا کرتے تھے اور انہوں نے اجر و ثواب کا عظیم الشان حصہ پا کر کامیابی حاصل کی تھی، پس ان کے وظائف نے ہجوم کیا کہ وہ ان سے سیراب ہوں، مسجد جامع الازہر کے چراغ ان کے درود وسلام سے جگمگا اٹھے اور ان سے ہر نمازی اور درود پڑھنے والا کامیاب اور کامران ہوا اور اگر تم ان کے نفیس سانس اور خوشبودار جھونکے اور گوشِ ہوش سے درود شریف کے نغمے سنو تو تمہارے قلب پر انوار کی بارش ہو اور پوشیدہ اسرار تم پر روشن ہو جائیں اور امید ہے کہ پاکیزہ بارگاہ میں محبت کی سر بند شراب صاف پیمانوں میں تم کو پلائی جائے گی اور تمہیں پورا ناپ ملے گا اور مرضِ جفا سے شفایاب ہو گے۔ اللہ ﷻ کی قسم ایسی مسحور کن آوازیں میں نے کبھی درود شریف نہیں سنا اور میرے نزدیک اس سے بڑھ کر نفع بخش کوئی اجتماع منعقد نہیں ہوا۔ پس وہ شخص قابلِ مبارکباد ہے جس نے اس سلسلہ میں محنت و مشقت برداشت کی اس امید پر کہ وہ بھی ان جیسا ہو جائے۔ پس چشمِ بصیرت سے دیکھو تو درود شریف کے انوار گھاٹیوں سے چمکتے نظر آئیں گے اور شب زندہ داروں کی قسمت کے ستارے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی توجہ سے طلوع ہو چکے ہیں اور کامرانی کی صبح درود

کے مشرق سے ظاہر ہو چکی ہے اور ان کے اذکارِ حسنہ کی خوشبو بھڑک اٹھی ہے اور سخاوت کے منادی وصول کے منبروں پر بول چکے اور ساری قوم صبح کے وقت حمد بیان کرتی ہے اور اس کی محبت کا خطیب شوق کے منبروں پر محبت کے بول بول چکا اور وہ زبانِ حال سے اپنے آپ کو مبارک بادیاں دے رہے ہیں کہ تیرے اندر بلندیوں کے انوار چمک اٹھے ہیں، اور پہلے قدم رکھنے والوں میں چرچے ہیں کہ تم بھی درودِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت گذاروں میں شامل ہو۔

(سعادۃ الدارین للنبہانی، الباب الثالث فیما ورد من الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ ...، ص:111، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

باطنی کدورتیں دھونے کا نسخہ

قول نمبر42:

شیخ عمر بن سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب "**فتح المبین**" سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: "سید السادات پر درود بھیجنا تمام اوقات میں بہت اہم ہے، اس شخص کے لئے جو زمین و آسمان کے مالک کا قرب چاہے اور بے شک وہ اسرار و فتوحات حاصل کرے گا اور اس کی باطنی کدورتیں دھل جائیں گی اور اس کی تاکید کرنی چاہیے ابتدائی طالبوں کو، ارادت مندوں کو اور انتہائی راہ نوردوں کو اور اس کی احتیاج میں طالب، سالک، مرید اور صاحبِ قرب سب برابر ہیں، پس یہ طالب کی تربیت کرتا ہے اور عارف کو فنا کے بعد بقا بخشتا ہے اور

چاہو تو یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ طالب کی راہ سلوک میں مدد دیتا ہے اور مرید کے شکوک رفع کرتا ہے اور عارف سے کہتا ہے یہ ہے تو اور تیرا رب ﷻ اور اگر چاہو تو یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ (درود شریف) طالب کی قوت میں اضافہ کرتا ہے، مرید کو باکرامت کرتا ہے، مقام ہیبت میں عارف کو سہارا دیتا ہے اور چاہو تو یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ طالب کو اٹھاتا، مرید کو کامل اور عارف کو رنگین کرتا ہے اور چاہو تو یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ طالب کے دل میں اعمالِ صالحہ کی محبت ڈال دیتا ہے، مرید کو احوال عطا کرتا ہے۔ اور عارف کو مردانِ راہ کے مقام پر ثابت رکھتا ہے اور چاہو تو یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ طالب اس سے روشنی لیتا ہے، مرید اس عبادت پر مگن رہتا ہے اور عارف کا کام اشاروں میں کر دیتا ہے اور چاہو تو یوں کہہ لو کہ اس سے طالب کا یقین قوی ہوتا ہے، مرید کا ایمان بڑھتا ہے اور اس سے عارف کے مشاہدے میں ترقی ہوتی ہے اور چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ یہ طالب کو ثابت کرتا ہے، مرید کو خوبصورت کرتا ہے اور عارف کی مدد کرتا ہے اور اگر چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب کے لئے راہیں کھولتا ہے اور مرید پر فیضانِ نور کرتا ہے اور عارف کی بوقتِ ملاقات مدد کرتا ہے اور چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ اس سے طالب کے انوار بڑھتے ہیں اور مرید پر اس سے اسرار کھلتے ہیں اور عارف کے اس سے رات دن مساوی ہوتے ہیں، اور چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب سے اعمالِ صالحہ محبت کرنے لگتے ہیں اور مرید کے احوال درست ہوتے ہیں اور عارف کی بوقتِ وصال مدد کرتا ہے، اور اگر چاہو تو یوں

کہہ سکتے ہو کہ اس سے طالب کا شوق بڑھتا ہے اور مرید اس سے نرم خو ہو جاتا ہے اور عارف اس کے سبب تحقیق کرتا ہے اور اگر چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب اس سے مسرت حاصل کرتا ہے اور مرید کو نیچے گرنے سے بچاتا ہے اور عارف اس کے ذریعے چٹائی پر بیٹھ کر ادب حاصل کرتا ہے، اور اگر چاہو تو یوں کہو کہ طالب اس کے ذریعے انوار حاصل کرتا ہے اور مرید کے اس سے پردے کھلتے ہیں اور عارف کو لازمی طور پر مجبور کرتا ہے، اور اس کے لئے غیر اللہ ﷻ کے ساتھ قرار نہیں ہوتا، اور اگر چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب کو نیند کی حالت میں شوق عطا کرتا ہے اور مرید کو کرامات دیتا ہے اور عارف کے مقامات میں انقلاب لاتا ہے، اور چاہو تو یوں کہہ سکتے ہو کہ طالب کی ثبوت میں تائید کرتا ہے اور مرید کو ملکوت غیب پر مطلع کرتا ہے اور عارف کو جبروت کے غیب پر مطلع کرتا ہے اور اگر چاہو تو یوں کہو کہ طالب کو شوقِ دیدار عطا کرتا ہے، مرید کو ملاقات کی دعوت دیتا ہے اور عارف کو مزید پختگی عطا کرتا ہے۔"

(سعادت الدارین لنبهانی الباب الثالث فیما ورد من الانبیاء ﷺ و العلماء فی فضل الصلاۃ علیه ﷺ ...، ص:113، دار الکتب العلمیة بیروت)

حافظ ابوالیمن بن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اشعار

قول نمبر 43:

نفح الطیب میں حافظ ابوالیمن بن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہ اشعار نقل کیے گئے ہیں:

اَلَا اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی الرَّسُوْلِ   شِفَآءٌ لِّلْقُلُوْبِ مِنَ الْعَلِیْلِ

''سنو بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنا دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے''

فَصَلِّ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ صَلّٰی   عَلَیْہِ وَلَا تَکُوْنَنَّ بِالْبَخِیْلِ

''پس ان پر درود بھیجو، اللہ ان پر درود بھیجتا ہے اور تم بخیل ہرگز نہ ہو''

وَصَلِّ عَلَیْہِ قَدْ صَلَّتْ عَلَیْہِ   مَلَائِکَۃُ السَّمَآءِ بِجِبْرَئِیْلِ

''ان پر درود بھیجو کہ ان پر آسمان کے فرشتے بھی جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ درود بھیجتے ہیں''

اَلَا اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ نُوْرٌ   لَدَی الظُّلُمَاتِ فِی الْیَوْمِ الْمَھُوْلِ

''سنو! ان پر درود بھیجنا ظلمتوں کے وقت ہولناک دن میں نور ہے''

وَتَثْقِیْلٌ لِمِیْزَانٍ خَفِیْفَۃٍ   وَتَخْفِیْفٌ مِنَ الْوِزْرِ الثَّقِیْلِ

''اور درود پڑھنا ہلکے ترازو کے لئے نیکیوں کو بھاری کرتا ہے اور گناہوں کے بھاری بوجھ کو ہلکا کرتا ہے''

اِذَا صَلَّیْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَشْرًا   بِوَاحِدَۃٍ عَلَیْکَ عَلَی الرَّسُوْلِ

''جب تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتے ہو اللہ عزوجل اس کے بدلے تم پر دس مرتبہ رحمت فرماتا ہے''

وَتَحْظٰی بِالشَّفَاعَۃِ یَوْمَ تَجْزِیْ   وَمَا لَکَ مِنْ مُّقِیْلٍ اَوْ مُنِیْلِ

''اور تم کو اس دن شفاعت نصیب ہوگی جس دن ہر طرف سے

دھتکار ہوگی نہ کوئی آرام کا ٹھکانہ دینے والا ہوگا نہ ہاتھ پکڑنے والا

ہوگا''

فَاكْثِرْ اَوْ قِلَّ فَانْتَ تُجْزٰى ۔ بِذٰلِكَ مِنْ كَثِيْرٍ اَوْ قَلِيْلٍ

''کثرت سے درود بھیج یا کم تعداد میں، (وہ تیری مرضی ہے،) بے

شک کثیر وقلیل کے مطابق تجھے بدلہ ملے گا''

تُصَلِّ عَلَيْهِ تُجْزَ جَزَاءَ ضِعْفٍ ۔ وَتُجْزَ مُضَاعَفَ الْاَجْرِ الْجَزِيْلِ

''پس تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو، دگنا بدلہ پاؤ گے

اور تمہیں چوگنا سے بھی زیادہ اجرِ جزیل ملے گا''

وَاَوْلَى النَّاسِ اَكْثَرُهُمْ صَلَاةً ۔ عَلَيْهِ بِهٖ وَاَحْرٰى بِالْقَبُوْلِ

''اور سب سے بڑھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب وہ

ہوگا جو سب سے زیادہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے

اور وہی قبولیت کے لائق ہوگا''

وَاَنْجَاهُمْ مِنَ الْاَهْوَالِ عَبْدٌ ۔ بِهَا لَهِجٌ بِلَا قَالٍ وَقِيْلٍ

''اور سب سے زیادہ خوف وخطر سے بچنے والا وہ شخص ہے جس

کو بلا چون وچرا اس (درود) سے شیفتگی ہے''

فَكُنْ لَهِجًا بِذِكْرَاهُ حَفِيًّا ۔ بِلُقْيَاهُ وَمَنْصَبِهِ الْجَلِيْلِ

''پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پر شیفتہ اور آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار اور مرتبہ بلند پر اظہارِ مسرت کرو۔"

وَصَلِّ مَدَی الزَّمَانِ عَلٰی رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ مُّصْطَفٰی بَرٍّ وَّصُوْلٍ

"اور زمانہ بھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے رہو جو نیکوکار، برگزیدہ اور واصل باللہ عزوجل ہیں"

وَصَلِّ عَلٰی حَبِیْبٍ حَازَ فَضْلًا مَدٰی شَاءَ وَالْکَلَامَ مَعَ الْجَلِیْلِ

"اور اس حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو جو فضیلت میں بلند مرتبہ ہیں جب تک بات کرنے والے رب جلیل عزوجل سے بات کرنا چاہیں"

وَاٰتَاهُ الْوَسِیْلَةَ مُسْتَجِیْبًا وَبَلَّغَهٗ نِهَایَةَ کُلِّ سُؤْلٍ

"اور اللہ عزوجل نے دعا قبول فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ وسیلہ دیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس مقامِ بلند تک پہنچا دیا جو کسی سوال کی انتہا ہوتی ہے"

وَاَزْلَفَهٗ وَشَفَّعَهٗ لِیَاْوِیْ اِلَیْهِ النَّاسُ فِیْ ظِلٍّ ظَلِیْلٍ

"اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا قرب عطا کیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت کرنے والا بنایا تاکہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ رحمت کے ٹھنڈے اور گھنے سائے میں پناہ حاصل کریں"

وَاَطَّدَ شَرْعَهٗ وَحَمٰى حِمَاهُ   وَاَيَّدَهٗ بِوَاضِحَةِ الدَّلِيْلِ

''اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کو مضبوط فرمایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی چراگاہ کی حفاظت فرمائی اور واضح دلیل سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد فرمائی''

وَشَرَّفَهٗ وَلَمْ يَبْرَحْ شَرِيْفًا   فَيَجْمَعُ جُمْلَةَ الْمَجْدِ الْاَثِيْلِ

''اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو شرافت بخشی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ سے شریف ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمام بزرگوں کی اصل اور جامع ہیں''

وَزَادَ مُحِبَّهٗ شَرَفًا وَفَخْرًا   بِتَفْضِيْلٍ وَتَنْوِيْلٍ جَزِيْلِ

''اور جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرے اس کو اللہ تعالیٰ زیادہ شرف وفخر بخشے فضیلت دے کر اور عظیم نعمتیں دے کر''

وَزَادَ عُلَاهُ مِنْهُ بِطُوْلِ عُمْرٍ   قَصِيٍّ مِّنْ مَّوَاهِبِهِ طَوِيْلِ

''اللہ نے اپنی عظیم الشان عطاؤں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر میں اضافہ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان بھی مزید بلند فرمائی''

وَاَوْرَدَنَا عَلَيْهِ الْحَوْضَ وَفْدًا   لِنَرْوِيَ بِالرُّوَا مِنْ سَلْسَبِيْلِ

''اور ہم کو (قیامت کے دن) حوض کوثر پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضری کا موقع دیا تاکہ ہم سلسبیل کے آب

شیریں سے سیراب ہوں"۔

اور یہ شعر بھی آپ ہی کے ہیں:

اَدِمِ الصَّلٰوۃَعَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی تَخْلِصْ بِذَاکَ مِنَ الْجَحِیْمِ وَنَارِھَا

"برگزیدہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہو، اس کے صدقے جہنم اور اس کی آگ سے بچو گے"

وَتَوَلَّ اِقْبَالًا عَلَیْھَا کُلَّمَا
ھَتَفَ الْمُؤَذِّنُ مُشْعِرًا بِشِعْلِھَا

"اور اس پر متوجہ رہو جب بھی مؤذن اس کی نشانیوں کے ساتھ باآواز بلند دے، یعنی اسمِ گرامی بولے"

فَالْفَخْرُ اَجْمَعُہٗ لَہٗ فَتَلَقَّہٗ
مِنْ تَوْبَۃِ الْاَسْحَارِ فَوْقَ مَنَارِھَا

"پس فخر سب کا سب ان کو سزاوار ہے تو تم سحری کے وقت منارے سے ان کا استقبال کرو"

(سعادت الدارین للنبھانی ،الباب الثالث فیما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاۃ علیہ ﷺ ... ص:114،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

درود شریف کی محفل کی خوشبو

قول نمبر44:

ابو عبداللہ نے "تحفۃ الاخیار" میں اس حدیث کو نقل کرنے کے

بعد" جس مجلس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھا جائے اس میں ایک عمدہ خوشبو محسوس کی جاتی ہے جو آسمان تک پہنچ جاتی ہے پس فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے"۔ لکھا، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعض محبت کرنے والوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صاف ستھروں میں سب سے بڑھ کر صاف ستھرے اور پاکوں میں سب سے بڑھ کر پاک تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کثرت سے کیا جائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام زیادہ پڑھا جائے تو مجلس سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے مہک اٹھتی ہے اور اولیاء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جو خرق عادت کے طور پر زمین وآسمان کا مشاہدہ کرتے ہیں بسا اوقات اپنی روحانیت سے اس مجلس کی خوشبو اسی طرح محسوس کر لیتے ہیں جس طرح ملائکہ اور بعض صالحین جب اللہ ﷻ اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے تو ان کے سینے سے ایسی خوشبو نکلتی جو کستوری اور عنبر سے بڑھ کر ہوتی۔ ایک اور بزرگ صبح صادق کے وقت جنت کی خوشبو محسوس کرتے اور اسی علامت سے وہ اپنے ساتھیوں کو صبح صادق ہونے کی خبر دیتے تھے۔ اور اگر ہماری آنکھوں سے اور دلوں سے پردے اٹھ جائیں تو ہم بھی ان حالات و مشاہدات کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن مریض پر جب آفت نازل ہو چکی ہو یا مصیبت پڑ چکی ہو تو اس کا مزاج ہی بدل جاتا ہے اب اس کو جتنی کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے وہ اس کے منہ میں ہوتی ہے

پانی میں نہیں، اسی طرح اسمِ اقدس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کی خوشبو محسوس کرنے میں جو کچھ مانع ہے وہ تمہاری طرف سے ہے اور باعث حجاب تم خود ہو۔ ایک اور بزرگ تھے، جب قرآن پڑھتے تو منہ میں شکر سے زیادہ مٹھاس محسوس کرتے اور جب تلاوتِ قرآن ختم کرتے تو منہ سے مٹھاس بھی ختم ہو جاتی۔ اللہ ﷻ آپ کو اور ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں میں سے کر دے جنہیں اس کے ذکر اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لینے میں حلاوت حاصل ہوتی ہے اور یہ مقام اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب دل صاف ہو جائے اور اسے اپنے رب ﷻ کی حضوری حاصل ہو جائے۔ محبت سچی ہو، رجوع الی اللہ ﷻ ہو اور ان آفات سے حفاظت ہو جائے جو ادراکات سے مانع ہوتی ہیں۔ کیونکہ زکام کا مریض لذیذ چیزوں کے ذائقے سے نا آشنا اور چمکتی دھوپ سے بے خبر ہوتا ہے۔ ابو عبداللہ کہتے ہیں مجھے ایک فقیر نے بتلایا کہ اسے غرباء کی میت قبر میں اتارنے کا بہت شوق تھا کہتے ہیں کہ ایک دن ایک غریب کو سپردِ خاک کرنے کیلئے قبر میں اترا تو اس کے غریب الوطنی میں سپردِ خاک ہونے کے خیال سے مجھ پر ایسی رقت طاری ہوگئی کہ ایسی مجھ پر کبھی کسی کی وجہ سے طاری نہیں ہوئی اور مجھے اس سے اتنا انس ہو گیا جتنا کسی سے کبھی نہ ہوا اور یہ واقعہ مغرب کے وقت پیش آیا، جب میں گھر میں لوٹا تو گھر والوں نے مجھ سے عمدہ خوشبو محسوس کی اور ان کو اس پر تعجب ہوا حالانکہ خود مجھے کوئی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ وہ فقیر کہتا ہے کہ گھر والوں کو میرے کپڑوں میں سے

تھوڑی سی مٹی مل گئی وہ اس کی خوشبو سونگھ کر اور متعجب ہوئے۔ انہوں نے کہا یہ کستوری سے بھی بہتر مشک ہے حالانکہ مجھے کچھ پتہ نہ چلا۔ میں نے ان سے کہا، بیشک وہ شخص اولیاء اللہ میں سے تھا اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ تھی اگر میں اہل ادراک میں سے ہوتا تو یقیناً اسے سونگھ کر محسوس کر لیتا۔

(سعادۃ الدارین لنبھانی ،الباب الرابع فیما وردہ من لطائف المراقی والحکایات۔۔۔ص:158،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رب کائنات ﷻ کی اپنے حبیب ﷺ سے محبت

قول نمبر 45:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ ملایا ہے۔ اللہ ﷻ نے ہمارے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو شہادتین میں اپنے ذکر کے ساتھ ملایا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت فرمایا ہے۔ اسی طرح درود پاک کے ثواب کو اپنے ذکر کے ساتھ ملایا ہے جیسے ارشاد فرمایا "فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ" اور حدیث قدسی میں فرمایا: "جب میرا بندہ مجھے اکیلا یاد کرتا ہے میں بھی اسے اکیلا یاد کرتا ہوں، جب وہ مجھے کسی محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں" جیسا کہ حدیث صحیح میں ثابت ہے۔ اسی طرح ہمارے نبی مکرم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں بھی فرمایا کہ بندہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ سبحانہ اس کے مقابلہ میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے، اسی طرح جب بندہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ سلام پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل دس مرتبہ اس بندے پر سلام پڑھتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع للسخاوی، الباب الثانی الفصل الثانی، ص:142، دار الکتاب العربی بیروت)

مرشد باشریعت نہ مل سکے تو بکثرت درود شریف پڑھو

قول نمبر46:

بعض متاخرین مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے کہ" جب اولیاء کاملین اور مرشد باشریعت نہ مل سکے تو بکثرت درود شریف پڑھے۔ اس سے اس کے باطن میں نورِ عظیم پیدا ہوگا جو مرشدِ کامل کا کام دے گا اور اس کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ فیض پہنچے گا۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

(جذب القلوب، صفحہ248)

يَــا رَبِّ صَــلِّ وَسَــلِّــمْ دَائِــمًــا اَبَــدًا
عَــلـٰــى حَبِيْبِكَ خَيْــرِ الْـخَـلْـقِ كُـلِّـهِـمِ

درود اتنا پڑھو کہ اس کے ساتھ رطب اللسان ہو جاؤ

قول نمبر47:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جب میرے شیخ

بزرگوار **حضرت عبدالوہاب** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے رخصت کیا تو فرمایا کہ جان لو اور آگاہ ہو جاؤ کہ اس راہ طریقت میں فرائض کی ادائیگی کے بعد رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی مثل کوئی عبادت نہیں۔ چاہیے کہ اپنے تمام اوقات کو اس میں صرف کریں اور کسی دوسری چیز میں مشغول نہ ہوں۔ میں نے عرض کیا کیا اس کے لئے کوئی عدد معین ہے؟ فرمایا، یہاں عدد کا معین کرنا شرط نہیں اتنا پڑھو کہ اس کے ساتھ رطب اللسان ہو جاؤ اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ اور اس میں مستغرق ہو جاؤ۔

(اشعۃ اللمعات، جلد اول، صفحہ 409)

درود پاک کی کم از کم مقدار

قول نمبر 48:

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کشف الغمہ** میں فرماتے ہیں کہ: "بعض علماء نے فرمایا کہ درود پاک کی کم از کم مقدار سات سو مرتبہ ہر دن اور سات سو مرتبہ ہر رات میں۔"

(افضل الصلوٰۃ، صفحہ 30)

قول نمبر 49:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ لکھتے ہیں: "مومن کامل اور محب صادق پر لازم ہے کہ اس عبادت (درود پاک پڑھنے) کی کثرت کریں۔ جتنا مخصوص عدد پڑھ سکتا ہو اس پر ہمیشگی اختیار کرے اور ہر دن اپنا وظیفہ مقرر رکھے اور ہمیشہ اس وظیفہ کو ادا کرتا رہے۔ کیونکہ مروی ہے "خَیْرُ الْعَمَلِ اَدْوَمُہٗ وَ قَلِیْلٌ

دائمٌ خیرٌ من کثیرٍ منقطعٍ" یعنی بہتر عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اور ہمیشہ کیے جانے والا عمل اگرچہ تھوڑا ہو اس کثیر سے بہت اچھا ہے جو کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا۔ چاہئے کہ روزانہ ہزار سے کم نہ ہو، ورنہ پانچ سو بار پر اکتفا کرے، اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو سو سے کم نہ ہو اور چاہئے کہ سوتے وقت بھی ایک معین مقدار میں درود شریف پڑھنا چاہئے۔"

(جذب القلوب، صفحہ 248)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا حالتِ بیداری میں تشریف لانا

قول نمبر 50:

حضرت شیخ نور الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہر دن کا وظیفہ درودِ پاک دس ہزار مرتبہ اور شیخ احمد زواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہر روز کا چالیس ہزار دفعہ تھا اور فرماتے تھے کہ: "ہماری طریقت میں یہ ہے کہ ہم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اتنی کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں کہ فخرِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیداری کی حالت میں ہماری مجلس میں تشریف لاتے اور ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے مستفیض ہوتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دینی امور کے متعلق پوچھتے اور ان حدیثوں کے متعلق دریافت کرتے جن کو حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے اور جس طرح سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔

(افضل الصلوٰۃ، صفحہ 31)

خواب اور بیداری میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف

قول نمبر 51:

بعض مشائخ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''ہم نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ کی تلاوت سے اللہ تعالیٰ کو پہچانا ہے اور کثرتِ درود کی برکت سے محبوب کبریا، احمد مجتبےٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو شخص کثرت سے درودِ پاک پڑھتا رہے گا تو وہ خواب اور بیداری میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔''

(جذب القلوب، صفحہ 248)

دیدار مصطفیٰ ﷺ

قول نمبر 52:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو شخص باوضو درود شریف کثرت سے پڑھتا ہے تو سیدالکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوگی، وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

اور فرماتے ہیں جو ہمیشہ یہ درود شریف پڑھتا رہے تو بھی سعادت حاصل ہوگی، درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ

اور مفاخر الاسلام سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار اس صیغہ سے درودِ پاک پڑھے گا تو محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے خواب میں مشرف ہوگا، یا اپنا ٹھکانا بہشت میں دیکھے گا۔ اگر یہ سعادت حاصل نہ ہو تو اس کو پانچ جمعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سعادت حاصل ہوگی، وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اور جو شخص شب جمعہ دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ دفعہ آیت الکرسی اور گیارہ دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سلام کے بعد سو دفعہ یہ درود شریف پڑھے۔ تو ان شاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی، درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اور یہ بھی روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد پچیس دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام کے بعد یہ درود شریف ہزار دفعہ پڑھے تو دولت دیدارِ مبارک نصیب ہو، وہ درود شریف یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اور حضرت سعید بن عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جو شخص پاکیزہ بچھونے

پر سوئے اور سوتے وقت یہ دعا پڑھے اور داہنے ہاتھ کا سرہانہ بنا کر سو جائے تو زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہو، وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تُرِيَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَةً تُقِرُّبِهَا عَيْنِیْ وَتَشْرَحُ بِهَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِیْ وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى ثُمَّ لَا تُفَرِّقُ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ اَبَدًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اگر اس دعا سے پہلے درود پڑھ لے تو مقصود کامل طور پر حاصل ہوگا۔

(جذب القلوب، صفحہ 260)

دولتِ زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قول نمبر 53:

امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ: "ولایت شام سے ایک شخص دربار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرا باپ بہت بوڑھا ہو چکا ہے وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لے آؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ وہ اندھا ہے آ نہیں سکتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ: اسے کہہ

دو کہ وہ سات راتیں" صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ "پڑھے تو خواب میں میری زیارت کر سکے گا اور مجھ سے میرا کلام روایت کرے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو اس نے خواب میں دولتِ زیارت سے شرف حاصل کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کلام روایت کرتا تھا۔"

(فضائل درود شریف، صفحہ 80)

درود شریف لکھنے کے بارے میں اقوال

محدث ہونے کا اہم فائدہ

قول نمبر1:

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اگر محدثین کو کوئی بھی فائدہ نہ ہو تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا فائدہ تو ہے۔ جب تک اس کتاب میں درود شریف لکھا رہے گا اس پر درود پڑھا جاتا رہے گا۔''

(القول البدیع، ص:249، دار الکتاب العربی بیروت)

قول نمبر2:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا، جو میرے ساتھ حدیث سیکھتا تھا، وہ فوت ہو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اس نے گہرا سبز لباس پہنا ہوا ہے، وہ گھوم پھر رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا، کیا تو وہی نہیں ہے جو میرے ساتھ حدیث لکھتا تھا؟ اس نے کہا، ہاں میں وہی ہوں اور میرا عمل یہ تھا کہ جو حدیث بھی گزرتی جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تھا میں اس کے نیچے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھتا تھا، اس کا بدلہ مجھے یہ ملا ہے جو تو دیکھ رہا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا آمین

(القول البدیع، ص:249، دار الکتاب العربی بیروت)

قول نمبر3:

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''میرا ایک بھائی چارے کا بھائی تھا، وہ فوت ہوگیا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ ﷻ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا، اللہ ﷻ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا، کیوں؟ اس نے کہا، میں حدیث لکھا کرتا تھا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا تو میں ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم'' لکھتا اور میرا اس سے ثواب کا ارادہ ہوتا تھا، پس اللہ ﷻ نے مجھے اسی کے سبب بخش دیا۔''

(القول البدیع، ص:249، دار الکتاب العربی بیروت)

انگلیوں میں سونے یا زعفران کے ساتھ لکھی ہوئی چیز

قول نمبر4:

ابوالحسن میمونی فرماتے ہیں: ''میں نے حسن بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے فوت ہونے کے بعد خواب میں دیکھا، مجھے یوں لگا جیسے ان کی انگلیوں میں سونے یا زعفران کے ساتھ کوئی چیز لکھی ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی یا استاذ! آپ کی انگلیوں میں ایک دلکش چیز لکھی ہوئی دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، اے میرے بیٹے! یہ حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھنے کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔''

(القول البدیع، ص:249، دار الکتاب العربی بیروت)

موت کے بعد روشنی کا سبب

قول نمبر5:

جعفر زعفرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے اپنے **خالو حسن بن محمد** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے **امام احمد بن حنبل** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھے فرمایا، اے ابو علی! تو نے ہماری کتب میں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود کو دیکھا، وہ آج ہمارے سامنے روشنی کر رہا ہے۔"

(القول البدیع، ص:249،دار الکتاب العربی بیروت)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر کا انداز

قول نمبر6:

خطیب اپنی کتاب "الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع" میں فرماتے ہیں: "میں نے کئی مرتبہ **امام احمد بن حنبل** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر دیکھی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک درود شریف کے بغیر نہ لکھتے تھے۔ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ وہ تحریر کرنے کے علاوہ زبان سے بھی درود پڑھتے تھے۔"

(القول البدیع، ص:249،دار الکتاب العربی بیروت)

محدث عباس عنبری اور علی بن مدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تحریر کا انداز

قول نمبر 7:

ابن سنان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے مشہور محدث **عباس عنبری** اور **علی بن مدینی** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہم نے جو حدیث بھی سنی اس کے ساتھ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درود کو کبھی نہیں چھوڑا۔ بعض اوقات ہمیں جلدی ہوتی تو ہم جگہ چھوڑ دیتے، پھر بعد میں وہاں درود شریف لکھ دیتے۔"

(القول البدیع، ص:249، دار الکتاب العربی بیروت)

جنت میں قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قول نمبر 8:

شیخ علی بن عبد الکریم دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: "میں نے **محمد بن امام ذکی الدین منذری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا، ہم جنت میں داخل ہوئے اور ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تمہیں خوشخبری ہو کہ جس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔" یہ سند صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہی امید ہے۔"

(القول البدیع، ص:249، دار الکتاب العربی بیروت)

''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا اور پڑھا کرو

قول نمبر9:

ابو سلیمان محمد بن حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میرے ایک پڑوسی نے بتایا جسے فضل کہا جاتا تھا وہ کثرت سے نماز و روزہ کا عامل تھا۔ اس نے کہا ، میں حدیث لکھا کرتا تھا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں لکھتا تھا۔ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جب تو میرا نام لکھتا یا ذکر کرتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں بھیجتا؟'' پھر دوبارہ ایک دفعہ زیارت کا شرف حاصل ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے جب تم مجھ پر درود بھیجا کرو یا میرا ذکر کرو تو ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا اور پڑھا کرو۔''

(القول البدیع، ص:250، دار الکتاب العربی بیروت)

درود کے ساتھ سلام بھی بھیجا کرو

قول نمبر10:

ابو سلیمان محمد بن حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا ''اے ابو سلیمان! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو درود بھیجتا ہے سلام کیوں نہیں بھیجتا؟ وسلم کے چار لفظ ہیں ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ہیں تو چالیس نیکیاں

چھوڑ دیتا ہے۔"

(القول البدیع، ص:250، دار الکتاب العربی بیروت)

قول نمبر20:

حمزہ کنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں حدیث لکھتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ" لکھتا تھا۔ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تو مجھ پر مکمل درود کیوں نہیں بھیجتا؟" اس کے بعد اب میں "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ" کے ساتھ "وَسَلَّمَ" ضرور لکھتا ہوں۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:253، دار الکتاب العربی بیروت)

سرکار ﷺ نے ہاتھ کھینچ لیا

قول نمبر23:

ابومظفر ہناد بن ابراہیم نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ یوں محسوس ہوا گویا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف سے اپنا دستِ اقدس کھینچ رہے ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دراز کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ اقدس پکڑ کر چوم لیا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں خادمِ حدیث ہوں، میں اہلسنت میں سے ہوں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: "جب

درود بھیجتے ہو تو سلام کیوں نہیں بھیجتے؟" اس کے بعد میرا معمول بن گیا کہ جب "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ" لکھتا تو ساتھ "وَسَلَّمْ" بھی لکھتا۔

(سعادت الدارین لنبھانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔،ص:144 ،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث کے بعد درود لکھنے کے باعث بخشش ہوگئی

قول نمبر11:

عمر بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا، میں نے عرض کی ابا جان! اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا بخشش کا سبب کیا بنا؟ فرمایا، ہر حدیث کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود لکھنا میری بخشش کا باعث بنا۔"

(القول البدیع،ص:250 ،دار الکتاب العربی بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ درود لکھنے کے باعث معافی مل گئی

قول نمبر12:

عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" میرا ایک پڑوسی تھا جو کاتب تھا وہ مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا یا فرمایا کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر سوال کیا، اللہ عزوجل نے تجھ سے کیا معاملہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا، اللہ عزوجل نے مجھے معاف فرما دیا ہے۔ پوچھا گیا، کس عمل کے سبب؟ اس نے کہا، میں حدیث

میں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر لکھتا تو ساتھ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" لکھتا تھا۔"

(القول البدیع، ص: 250، دار الکتاب العربی بیروت)

آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز

قول نمبر 13:

جعفر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے مشہور محدث ابو زرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا، آپ کو یہ مرتبہ کس وجہ سے ملا ہے؟ فرمایا، میں نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کرتا (تو درود شریف لکھتا) اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے، جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔"

(القول البدیع، ص: 250، دار الکتاب العربی بیروت)

کتابوں میں درود لکھنے کے باعث بخشش ہوگئی

قول نمبر 14:

عبد اللہ بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ایک محدث کو خواب میں دیکھا گیا اس سے پوچھا گیا اللہ عزوجل نے آپ سے کیا سلوک فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، اللہ عزوجل نے میری مغفرت فرمادی ہے۔ پوچھا گیا، کس عمل کے باعث؟ انہوں نے جواب دیا، اس درود کے سبب جو میں اپنی کتابوں میں نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر لکھا کرتا تھا۔"

(القول البدیع، ص: 251، دار الکتاب العربی بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ کتاب

قول نمبر 15:

ابو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں تخریج حدیث میں قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا لکھا کرتا تھا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی ایسی کتاب پکڑی ہوئی ہے جو میں لکھا کرتا تھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ملاحظہ فرمایا اور پھر کہا یہ بہت عمدہ ہے۔"

(القول البدیع، ص: 252، دار الکتاب العربی بیروت)

حسن بن رشیق رحمۃ اللہ علیہ کو مقام مرتبہ کیسے ملا؟

قول نمبر 16:

حسن بن رشیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وفات کے بعد بڑی اچھی حالت میں دیکھا گیا ان سے پوچھا گیا، تمہیں یہ مرتبہ و مقام کیسے ملا ہے؟ انہوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے کی وجہ سے یہ کرم نوازی ہوئی ہے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 252، دار الکتاب العربی بیروت)

محدثین کی ایک جماعت کی بخشش

قول نمبر 17:

حافظ ابو موسیٰ المدینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب میں محدثین کی ایک جماعت کے متعلق روایت کیا ہے کہ انہیں ان کے مرنے کے بعد دیکھا گیا ،انہوں نے بتایا کہ اللہ عزوجل نے ان کو ہر حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود لکھنے کی برکت سے بخش دیا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:252،دار الکتاب العربی بیروت)

جب بھی حدیث لکھوں گا تو ضرور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" لکھوں گا

قول نمبر 18:

حضرت حسن بن موسیٰ حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں جب حدیث لکھتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود لکھنا چھوڑ دیتا اور میرا مقصود جلدی کرنا ہوتا تھا۔ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا: "تم مجھ پر درود کیوں نہیں بھیجتے؟ جیسا کہ طبرانی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔" فرماتے ہیں، میں بیدار ہوا تو مجھ پر خوف طاری تھا۔ میں نے قسم اٹھائی کہ میں جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث لکھوں گا تو ضرور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" لکھوں گا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:252،دار الکتاب العربی بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک پھیر لیا

قول نمبر 19:

ابو علی حسن بن علی عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "**ابو طاہر** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ حدیثیں اپنے خط سے لکھ کر مجھے بھیجیں۔ میں نے دیکھا جب بھی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا ہے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا" لکھا ہے۔ ابو علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی کہ تم ایسا کیوں لکھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا، میرا جوانی کا زمانہ تھا میں حدیث لکھتا تھا مگر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا تو میں درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیکھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں دوسری جانب گھوم گیا تو پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے چہرہ مبارک پھیر لیا، میں تیسری مرتبہ سامنے آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ مجھ سے کیوں چہرہ پھیر لیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تو جب اپنی کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔" اس وقت سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جب بھی ذکر آتا ہے تو میں "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا" لکھتا ہوں۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 252، دار الکتاب العربی بیروت)

دائیں ہاتھ میں پھوڑا نکل آیا

قول نمبر21:

ابوزکریا یحییٰ بن مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "بصرہ کے ہمارے دوست نے ہمیں بتایا کہ ہمارا ایک دوست حدیث لکھتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت درود نہیں لکھتا تھا، یہ وہ کاغذ کی کنجوسی کی وجہ سے کرتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں، میں اس کو ملا تو دیکھا کہ اس کے دائیں ہاتھ میں پھوڑا نکلا ہوا تھا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:253، دارالکتاب العربی بیروت)

درود نہ لکھنے کی وجہ سے ہدیے سے محروم

قول نمبر22:

ایک عالم نے **"کتاب موطا"** کا ایک نسخہ اپنے خط سے لکھا اور بڑا خوبصورت لکھا مگر جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آیا وہاں پورا درود لکھنے کے بجائے (ص) لکھا۔ پھر اس نے ایک رئیس کا قصد کیا جو کتابوں کے جمع کرنے کا بڑا شوق رکھتا تھا اور لکھنے والے شخص نے بہت زیادہ قیمت کی امید پر کتاب کو پیش کیا۔ رئیس نے کتاب کی تحریر وخوشخطی کو بڑا سراہا اور اس کو بہت زیادہ ہدیہ دینے کا ارادہ کیا۔ پھر اچانک وہ اس کی اس حرکت (یعنی درود شریف کے حذف) پر آگاہ ہو گیا۔ اسے وہ کتاب واپس کر دی اور قیمت سے محروم کر دیا

اور اسے دور کر دیا۔ اس کے بعد وہ شخص ہمیشہ افسوس کے ہاتھ ملتا رہا اور اپنی غلطی کا اقرار کرتا رہا۔

ہم اللہ ﷻ سے سوال کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کیا جائے تو لکھنے اور پڑھنے میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا آمین

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص: 253، دار الکتاب العربی بیروت)

ابو العباس اقلیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنت میں ٹہلنا

قول نمبر 24:

ابو العباس اقلیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنفِ کتاب النجم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان کو جنت میں ٹہلتا دیکھا گیا۔ پوچھا گیا، یہ مرتبہ آپ کو کیسے حاصل ہوا؟ کہا، میں نے درود و سلام کی فضیلت پر اربعین نامی کتاب لکھی تھی۔ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجا اور لکھا تھا۔

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراقی والحکایات۔۔۔، ص: 145، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پورا درود شریف لکھنے کی بجائے صلعم وغیرہ لکھنا

قول نمبر 25:

شفاء الاسقام میں ایک کاتب کی زبانی یہ حکایت نقل کی گئی ہے کہ وہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کی جگہ (صلعم) لکھتا تھا۔ وہ اس وقت تک نہ

مراجب تک اس کا ہاتھ کاٹ نہ دیا گیا۔ اس کاتب نے یہ بات بھی بتائی کہ ایک کاتب لفظ (صلعم) لکھا کرتا تھا تو مرنے سے پہلے اس کی زبان کٹ گئی۔ ایک اور کاتب جب درود وسلام لکھنا چاہتا تو یوں لکھتا (علیصم) وہ اس وقت تک نہیں مرا جب تک اس کا آدھا جسم بیکار نہیں ہو گیا۔ ایک اور کاتب کا طرز عمل بھی ایسا ہی تھا سو وہ ایک آنکھ سے اندھا ہو کر مرا، یہ شخص بازاروں میں بھیک مانگا کرتا تھا۔

(سعادة الدارین للنبھانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔،ص:146،دارالکتب العلمیة بیروت)

✿ درودِ پاک کی برکت سے زیارات وبشارات ✿

✿ ...... حضور ﷺ کا ابن رشیق علیہ الرحمہ کی محفل میں بھیجنا...... ✿

حکایت نمبر 1:

حضرت سعد زنجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "ایک شخص مصر میں ہمارے پاس رہتا تھا انتہائی پارسا تھا۔ اسے سعید خیاط کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ لوگوں کے ساتھ میل جول نہ رکھتا تھا اور نہ کسی محفل میں آتا جاتا تھا۔ پھر اس نے **ابن رشیق** رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مجلس میں حاضری کو معمول بنالیا تو لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم ہمیشہ **ابن رشیق** رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی محفل میں کیوں آنے جانے لگے ہو؟ تو اس نے بتایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو مجھے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی مجلس میں حاضر رہا کرو، کیونکہ یہ مجھ پر بکثرت درود پڑھتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:60، دار الکتاب العربی بیروت)

✿ ...... خوشبوئے مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم...... ✿

حکایت نمبر 2:

محمد بن سعید رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "میں نے سونے سے پہلے درود

پاک کی ایک معین مقدار اپنے اوپر لازم کر رکھی تھی ایک رات میں نے یہ تعداد مکمل کر لی تو مجھے نیند آ گئی۔ میں اپنے کمرے میں تھا، عالم خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کمرے کے دروازے سے داخل ہو رہے ہیں۔ کمرہ نور سے بھر گیا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف بڑھے اور فرمایا: "اپنا وہ منہ میری طرف کر جس کے ساتھ مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے تا کہ میں اسے بوسہ دے لوں۔" مجھے حیا آئی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے منہ کو بوسہ دیں، میں نے اپنا چہرہ پھیر لیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رخسار پر بوسہ دیا۔ میں فوراً نیند سے بیدار ہو گیا اور میری بیوی بھی بیدار ہو گئی اور اس وقت پورے گھر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو مہک رہی تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بوسہ کی وجہ سے آٹھ دن تک میرے رخسار سے کستوری کی خوشبو آتی رہی جسے میری زوجہ ہر روز محسوس کرتی تھی۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص 140، دار الکتاب العربی بیروت)

✿..... ابو الفضل القومانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام...... ✿

حکایت نمبر 3:

ابو الفضل القومانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ، ایک شخص خراسان سے آیا اور اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے خواب میں تشریف لائے اور میں اس وقت مدینہ طیبہ کی مسجد میں تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تم ہمدان جاؤ تو ابو الفضل کو میری طرف سے سلام

پہنچانا۔" خواب دیکھنے والے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ابوالفضل پر اتنی بندہ نوازی کیوں؟ ارشاد فرمایا: "وہ مجھ پہ ہر روز سو مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ درود پڑھتا ہے۔" ابوالفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اس نے مجھ سے وہ درود پوچھا تو میں نے کہا میں ہر روز سو مرتبہ یہ درود پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

"اے اللہ عزوجل درود بھیج محمد نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزا دے جس کے وہ اہل ہیں۔"

اس نے وہ درود مجھ سے لے لیا اور قسم اٹھائی کہ وہ مجھے اور میرا نام نہیں جانتا تھا حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے میری پہچان کرائی تھی۔ میں نے اس پر کچھ تحائف پیش کیے تاکہ مزید مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں بتائے لیکن اس نے وہ تحفہ قبول نہ کیا اور کہا میں دنیا کے عوض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو نہیں بیچتا۔ یہ کہہ کر چلے گئے پھر ابھی تک میں نے اسے نہیں دیکھا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص166، دار الکتاب العربی بیروت)

..... ابو علی بن شاذان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام بھیجنا......

حکایت نمبر 4:

محمد بن یحییٰ کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''ہم **ابو علی بن شاذان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں بیٹھے تھے، ایک نوجوان آیا جسے ہم نہیں پہچانتے تھے۔ اس نے ہمیں سلام کیا پھر پوچھا تم میں **ابو علی بن شاذان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کون ہے؟ ہم نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اس نے کہا، اے شیخ! میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تو علی شاذان کی مسجد پوچھ لے اور جب ان سے ملاقات ہو تو میرا اس کو سلام کہنا۔ وہ جوان یہ کہہ کر واپس چلا گیا اور ابو علی رونے لگ گئے اور کہا میں جانتا ہوں کہ میں اس شرف کا مستحق نہیں ہوں سوائے اس کے کہ میں حدیث شریف پڑھتا رہتا ہوں اور جب بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں۔ الکرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس واقعہ کے بعد ابو علی دو یا تین مہینے زندہ رہے پھر فوت ہو گئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، ص:246، دار الکتاب العربی بیروت)

۞..... بار بار دیدارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ......۞

حکایت نمبر 5:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درود شریف کے متعلق ایک عمدہ کتاب تحریر فرمائی ہے جس کا نام ہے ''اَلتَّفَکُّرُ وَالْاِعْتِبَارُ فِیْ

فَضْلُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "انہوں نے درود شریف کی برکت کے حوالے سے کئی مشاہدات کئے وہ فرماتے ہیں کہ: "میری سیدی علی کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضری کا وقت تھا اور میں نے وہیں خلوت میں درود شریف کے متعلق دو باب تحریر کئے۔ پھر میرے پیر بھائی سیدی احمد بن ابراہیم حیدری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے ہاں تشریف لائے پس ہم سیدی احمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ شیخ علی کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر پر جمع ہوئے جب نماز عشاء پڑھ کر ہم سب اپنے اپنے اوراد و وظائف سے فارغ ہوئے تو ہر شخص آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے بستر پر دراز ہو گیا، میرے ساتھی تو سو گئے اور میں ایک تہائی رات تک فضائل درود و سلام پر غور کرتا رہا، پس میرے پیر بھائی سیدی احمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیند سے بیدار ہوئے انہوں نے وضو کیا، نماز پڑھی اور دعا مانگی اور پھر گہری نیند سو گئے اور میں اسی طرح درود و سلام کی ترتیب میں مشغول رہا۔

سیدی احمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور مجھ سے فرمایا، بھائی! اللہ عزوجل سے میرے لئے ایسی دعا مانگو۔ جس سے اللہ عزوجل مجھے نفع دے، میں نے عرض کیا آپ پر میرا کیا حال ظاہر ہوا ہے کہ میں آپ کے لئے دعا مانگوں؟ فرمایا، میں نے ابھی ابھی خواب میں ایک منادی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرنا چاہے ہمارے ساتھ چلے، پس میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ڈالا اور ہم نے بھی دوسروں

کے ہمراہ چلنا شروع کیا، پھر ہم ایک مکان کے پاس پہنچے جس کا دروازہ بند تھا تمام لوگ دروازہ کھلنے کے منتظر تھے، میں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی وہ نہ کھل سکا،تم نے مجھے کہا اے مسکین پیچھے ہٹو! خودتم آگے بڑھے اور دروازہ کھل گیا۔ میں نے تمہیں پیچھے ہٹایا اور تم سے پہلے اندر داخل ہو گیا، وہاں رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما تھے، جب میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا چہرۂ اقدس پھیر لیا اور ڈھانپ لیا اور فرمایا، اے فلاں! میری طرف نہ دیکھو پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمہاری طرف متوجہ ہوئے تمہیں پکڑا اور اپنے سینۂ اقدس سے لگایا، میں مرعوب ہو کر بیدار ہو گیا۔

میں نے وضو کیا، نماز پڑھی اور حسبِ توفیق تلاوتِ قرآن کی، پھر میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوبارہ زیارت کروا دے۔ میں پھر سو گیا، کیا دیکھتا ہوں وہی پہلا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہے پہلے کی طرح میں نے اپنا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دیا اور ہم نے چلنا شروع کر دیا ہم نے دیکھا کہ پہلے دروازے کے پاس لوگ کھڑے ہیں اور دروازہ بند ہے، میں دروازہ کھولنے کیلئے آگے بڑھا لیکن مجھ سے نہ کھلا،تم آگے بڑھے اور دروازہ کھول دیا اور میں تم سے پہلے اندر داخل ہو گیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو موجود پایا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے منہ پھیر لیا اور فرمایا، اے فلاں! جب تک یہاں ہو اپنا کام کرو۔ اور اے بھائی

تمہاری طرف متوجہ ہوئے اور تمہیں اپنے ساتھ ملا لیا اور ظاہر ہے کہ تمہارے کوئی اعمال ایسے ضرور ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم راضی ہیں اس لئے میں نے تم سے عرض کیا ہے کہ میرے لئے دعا کریں۔

اب مجھے پتہ چلا کہ میری نیت اچھی ہے اور میرا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا مقبول ہے مردود نہیں۔ میں نے یہ راز شیخ اور اپنے پیر بھائی کی زندگی میں ظاہر نہیں کیا، اللہ ﷻ ہم پر اور ان پر رحمت نازل فرمائے۔ میں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا یہاں تک کہ اللہ ﷻ نے بارہا مجھے دیدار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف فرمایا اور امید ہے کہ اللہ ﷻ ہم پر فضل فرمائے گا اور درود و سلام پڑھنے والے انسانوں، جنوں اور فرشتوں کے صدقے ہم کو زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف فرمائے گا۔

(سعادت الدارین لنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراٰئی والحکایات۔۔۔، ص:120، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... خاتمہ بالخیر کی ضمانت ......۞

حکایت نمبر 6:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چل پڑے، میں نے دیکھا بہت سے لوگ سفید لباس پہنے منادی کے پیچھے چل رہے ہیں، میں نے

ایک شخص سے کہا میں خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتا دیجئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں ہیں؟ اس نے کہا، آپ فلاں مقام پر تشریف فرما ہیں۔ تو میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ الٰہی عزوجل! جو درود و سلام میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجتا ہوں اس کے صدقے مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں سب سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مقصد حاصل کر سکوں، اتنا کہنا تھا کہ مجھے بجلی کی طرح کسی چیز نے اٹھایا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تنِ تنہا قبلہ رُخ کھڑے ہیں اور چہرۂ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے نور کی شعائیں پھوٹ رہی ہیں، میں نے عرض کیا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا، مرحبا۔ احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے اپنا چہرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس گود میں رکھ دیا۔ میں نے عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میں چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے دنیا و آخرت میں فائدہ ہو۔ فرمایا، مجھ پر درود و سلام پڑھنے میں اضافہ کر دو۔ میں نے عرض کیا! مجھے اولیاء اللہ علیہم الرحمۃ کے زمرے میں شامل کرنے کی ضمانت عطا فرما دیں۔ فرمایا، میں اس بات کا ضامن ہوں کہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ میں نے پھر عرض کیا حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے ولی بنانے کی ضمانت چاہیے۔ فرمایا، میں اس بات کا ضامن ہوں کہ تمہارا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اس بات کی ضمانت دیں کہ میں اللہ کا ولی بن جاؤں۔ فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ تمام اولیاء علیہم الرحمہ اللہ عزوجل سے یہ سوال کرتے ہیں کہ ان کا خاتمہ بالخیر ہو میں ضامن ہوں کہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ میں نے عرض کیا، ٹھیک ہے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

پھر میرے دل میں یہ شوق چٹکیاں لینے لگا کہ اللہ عزوجل مجھے سیدنا خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف فرمادے۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میرے پوچھنے سے پہلے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر کثرتِ درود وسلام لازمی کرلو اور اس مقام کی زیارت کرتے رہا کرو اور جو وصف تمہیں مقامِ خاص تک پہنچانے میں معاون ہوگا ہم اس کو مکمل کریں گے۔ میرے دل میں فخر و فرحت کی لہر دوڑ اٹھی اور سوچا کہ میں نے اہلِ ارض وسما کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تھی یہی کافی ہے۔ لہٰذا جب میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرلی تو گویا ان سب کی زیارت ہوگئی وَالْحَمْدُ لِلّٰہ۔

پھر وہ لوگ بھی پہنچ گئے جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا سب کے سب بلند آواز سے اس طرح درود پاک پڑھتے آرہے تھے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" یہ لوگ بارگاہِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوئے، میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں سنائیں صرف ایک شخص ایسا تھا جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دھتکار دیا اور فرمایا اے دھتکارے ہوئے اپنی راہ لو، اے آگ کے چہرے والے۔ میں نے اس شخص کو غور سے دیکھا تو اس کا جسم باقی لوگوں سے الگ تھلگ تھا کیونکہ وہ شیطان تھا۔ جب ان لوگوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو ختم ہوئی تو فرمایا، اب تم لوگ جا سکتے ہو، اللہ عزوجل تمہیں برکت دے مجھے اپنا کام کرنے دو۔ اور دستِ اقدس سے مجھے اشارہ فرمایا، میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں سید ہوں؟ فرمایا، ہاں! تم سید ہو۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں سید ہوں، کیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسل سے ہوں؟ فرمایا تم میری نسل سے ہو۔ اس پر میں نے اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کیا، پھر میں نے عرض کیا مجھے ایسی وصیت فرمائیں جو میرے حق میں نفع مند ہو۔ فرمایا، مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو! اور دنیا سے دل نہ لگانا اور کھیل کود سے پرہیز کرو۔ میں نیند سے بیدار ہو گیا دل میں سوچا کس کھیل کی طرف اشارہ تھا کہ اسے چھوڑوں؟ میں نے اپنے اعمالِ شب و روز کو کرید کرید کر دیکھا مگر مجھے ان میں کوئی کھیل کود نظر نہ آیا۔ میں نے اپنا معاملہ سپردِ خدا عزوجل کر دیا اور میں نے دل میں کہا شاید اس کا تعلق میرے مستقبل سے ہو۔

(سعادت الدارین للنبہانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص:122، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ایمان کی ضمانت

حکایت نمبر 7:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "درود شریف کے جو فضائل میں نے دیکھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک رات کو میں بیدار ہوا، رات کے درمیانے حصہ میں میں نے اپنا ورد پڑھا اور بیٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے لگا مجھے نیند کی وجہ سے اونگھ آنے لگی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جکڑا ہوا شخص ہے جس کی کمر میں ٹخنوں تک تارکول کی شلوار ہے جسم اور سر بہت بڑا ہے چہرہ سیاہ اور ناک بڑی ہے، چہرے پر زخموں یا خراشوں کے نشانات ہیں، ایک قوم اس کو گھسیٹے جا رہی ہے۔ میں نے کہا اے قوم! میں تم سے اللہ عزوجل اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر کہتا ہوں مجھے بتاؤ یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا! یہ ابو جہل ملعون ہے، میں نے کہا اے دشمن خدا! یہ ہے تیرے اور ہر منکرِ خدا عزوجل ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سزا۔ پھر میں نے عرض کیا اے اللہ عزوجل! یہ تیرا اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہے، اے اللہ عزوجل! تو نے مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن دکھایا ہے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے بھی مشرف فرما۔

پھر میرا گزر ایک ایسی زمین پر ہوا جسے میں پہچانتا نہیں تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ میرا ایک واقف مردِ صالح حجِ بیت اللہ عزوجل کے لئے جا رہا ہے میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا، میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا

مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کا۔ میں بھی اس کے ہمراہ چل پڑا، ہم مسجد میں داخل ہوئے، اس نے کہا یہ رہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد، میں نے کہا، واقعی یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟ کہا ابھی تیرے پاس تشریف لائیں گے، پس رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اندر رونق افروز ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک مردِ کامل تھا جس کا نسب عربی اور چہرہ نورانی تھا۔ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا، فرمایا یہ خلیل اللہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں ان کو سلام کرو! میں نے ان کو سلام کیا، میں نے دونوں (نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام) سے دعا کی درخواست کی، دونوں نے مجھے دعا دی۔

پھر میں نے دونوں حضرات سے ضامن بننے کی درخواست کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں تمہارے خاتمہ بالخیر کا ضامن ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا، حضور! مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں۔ فرمایا، درود و سلام میں اضافہ کر دو۔ میں نے عرض کیا، حضور! جب میں درود و سلام بھیجتا ہوں کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سماعت فرماتے ہیں؟ فرمایا، ہاں! اور یہی نہیں بلکہ تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی حاضر ہوتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، حضور! آپ میرے ضامن بن جائیں۔ فرمایا تم میری ضمانت میں ہو۔ پھر میں نے عرض کیا میرے ساتھیوں کو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کی ضمانت مل جائے! فرمایا، تیرے ساتھی بھی میری ضمانت میں ہوں گے۔ میں نے عرض کیا میرا فلاں ساتھی؟ فرمایا، وہ مرد صالح ہے۔ پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق پوچھا۔ تو فرمایا، وہ اولیاء اللہ علیہم الرحمہ میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر اس مسلمان کے ضامن ہوں جو درود وسلام پر لکھی گئی میری اس کتاب کو پڑھے۔ فرمایا، اس کے پڑھنے والے کا میں ضامن ہوں اور اس کا بھی جو اس کتاب میں لکھے گئے صیغوں کے ساتھ درود وسلام بھیجے تم اس پر کاربند رہو اور اس میں کچھ اضافہ کرو جو مانگو گے ملے گا۔ پھر میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ مجھے اللہ ﷻ سے مزید ترقی کی امید ہے اور یہ بھی کہ اپنے فضل وکرم سے وہ دنیا وآخرت میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس کی زیارت سے ہم کو محروم نہ فرمائے گا۔ آمین

(سعادت الدارین لنبهانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔، ص:123، دار الکتب العلمیہ بیروت)

✿...... بوقتِ موت نرمی ہوگی ......✿

حکایت نمبر 8:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے جو فضائل میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک دن میں دیوار سے پشت لگائے قبلہ رخ قلم ہاتھ میں

اور تختی گود میں لیے درود و سلام کے موضوع پر مضمون کو ترتیب دے رہا تھا کہ طبیعت بوجھل ہونے لگی اور اونگھ آنے لگی میں سو گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ ویران زمین ہے آبادی کا نام و نشان نہیں، میری نظر ایک جامع مسجد پر پڑی کچھ لوگ اندر ہیں اور کچھ دروازے پر کھڑے ہیں میں بھی اندر چلا گیا، دیکھ رہا تھا کہ کہاں بیٹھوں؟ مجھے کوئی جگہ نہ ملی، ایک صاحب نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ محراب ومنبر کے درمیان آجاؤ۔ میں ان کے قریب ہوا تو انہوں نے مجھے اپنی جگہ بٹھانا چاہا، مجھے حدیث یاد آگئی اور میں نے کہا آپ اس حدیث کو نہیں جانتے جو ایسے شخص سے متعلق ہے جو کسی کی جگہ پر بیٹھ جائے؟ بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک صاحب بولے، کھل کر بیٹھیں اللہ عزوجل گنجائش پیدا کر دے گا پس ان لوگوں نے میری گنجائش نکالی اور میں ان کے درمیان بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو دیکھا اس سے خوبصورت میں نے کوئی جوان نہیں دیکھا، میں اس کے نورانی چہرے اور حسین قد و قامت پر حیران تھا، نیک بختی کے آثار اس کے چہرے سے عیاں تھے، میں نے دل میں کہا اس کے نام و نسب کو ضرور معلوم کروں گا۔ چنانچہ میں نے کہا، جناب میں تمہیں خدائے بزرگ و برتر اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نسب کیا ہے؟ وہ کہنے لگا تمہیں میرے نسب سے کیا غرض؟ میں نے کہا، آپ کے چہرے سے نیک لوگوں کے آثار ظاہر ہیں لہٰذا میں آپ کی صحبت سے مستفید ہونا چاہتا ہوں، اس نے جواب دیا، میرا نام رومان ہے اور نسب کے لحاظ سے

فرشتہ ہوں۔ (مراد یہ کہ میرا کوئی نسب نہیں کیونکہ فرشتوں کا نسب نہیں ہوتا) میں نے کہا تجھے (کم و بیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ! مجھے اپنا صحیح صحیح نام و نسب بتانا؟ اس نے کہا، ارے بندۂ خدا ﷻ میرا نام رومان ہے اور نسب کے لحاظ سے میں فرشتہ ہوں۔ میں نے تین مرتبہ یہی سوال کیا اور اس نے تین مرتبہ یہی جواب دیا۔ میں نے کہا تمہیں انسانوں کی مجلس میں کیا چیز لے آئی؟ اس نے کہا، یہ جتنے تمہیں نظر آ رہے ہیں سب ملائکہ مقربین اور روحانی اہل ایمان ہیں۔ میں نے کہا، میں آپ کی صحبت اختیار کرنا چاہتا ہوں؟ کہا کہ، ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! کہا، تمہیں میری صحبت ایک ساعت کے لئے بھی میسر نہیں ہو سکتی ہاں میں تجھے دو جن مرد و عورت دیدیتا ہوں۔ میں نے کہا، بہتر، میں نے دل میں کہا یہ لوگ جب مجھ سے صحبت کریں گے تو میرے حق کی رعایت کریں گے اور میرے دشمن کو دبائیں گے، اب اس فرشتے نے ایک جن اور ایک جنی کو آواز دی اے فلاں! اے فلانی! کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد اور ایک عورت سامنے کھڑے ہیں، اس نے دونوں سے کہا، اس آدمی کے ساتھ ہمیشہ رہو۔ مرد نے کہا یہ شخص ہمارے ذریعے دشمنوں کو دبانا چاہتا ہے اور یہ کام ہم سے تو نہیں ہو سکتا۔ میں نے جب ان کی یہ گفتگو سنی تو طبیعت ان سے اکتا گئی اور میں نے ان سے کہہ دیا کہ مجھے تمہاری صحبت کی کوئی ضرورت نہیں۔

پھر میں نے اس سے کہا اے میرے آقا! میں آپ سے اللہ ﷻ اور اس

کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ آپ مجھے
بتائیں یہ ملائکہ مقربین کون ہیں؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہاں حضرت
جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام چاروں تشریف فرما ہیں۔ میں
نے کہا، میں آپ سے (کم و بیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کا واسطہ
دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دوست
جبرائیل علیہ السلام دکھا دیں؟ اتنے میں محراب کے سامنے سے ایک شخص نے
کہا، میں بندۂ خدا جبرائیل ہوں۔ میں ان کے قریب ہو گیا تو وہ اتنے حسین تھے
کہ میری آنکھ نے ایسا کوئی حسین نہ دیکھا تھا۔ میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان
سے دعا کے لئے عرض کیا، انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی۔ پھر میں نے عرض
کیا حضور! میں آپ سے خدائے بزرگ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی نفع بخش وصیت فرمائیں؟ فرمایا،
خواہش نفس تیرے پاس آئے گی اس سے بچنا، امانت سے محبت کرنا اور اسے
پہچاننا۔ میں نے کہا، میں آپ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا واسطہ دے کر سوال
کرتا ہوں کہ آپ مجھے سیدنا میکائیل علیہ السلام کی زیارت کروا دیں؟ اہل مجلس
میں سے ایک صاحب بولے، میں بندۂ خدا میکائیل ہوں۔ میں ان کے قریب
ہوا اور ان سے التماسِ دعا کی پس انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی۔ میں نے
کہا، حضور میں آپ سے خدائے برتر اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی سود مند نصیحت

فرمائیں؟ فرمایا، عدل وانصاف کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

پھر میں نے خدائے برتر اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر عرض کیا کہ مجھے سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کروادیں، پس ایک صاحب کھڑے ہوئے کہ ان جیسا پرنور چہرہ میں نے نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا، میں بندۂ خدا اسرافیل ہوں، میں ان کے قریب ہوا اور ان سے دعا کی درخواست کی، انہوں نے مجھے دعا دی۔ میں نے دل میں کہا میرا باہو یہ اللہ ﷻ کے ملائکہ ہیں یا مجھے دھوکہ ہوگیا ہے یہ اسرافیل علیہ السلام کیسے ہو سکتے ہیں؟ جب کہ ان کے بارے میں حدیث رسول موجود ہے کہ ان کا سر عرش کے نیچے ہے اور ان کے پاؤں ساتویں زمین سے بھی نیچے ہیں بہرحال دل کو اطمینان حاصل نہ ہوسکا حتیٰ کہ وہ کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ ان کے پاؤں تو زمین میں دھنس گئے اور سر مسجد کی چھت توڑ کر آسمان سے باتیں کرنے لگا اب پاؤں تو زمین میں دھنسے ہوئے تھے اور سر آسمان پر جارہا تھا، میں ان کے ساتھ چمٹ گیا اور میں نے کہا، میں آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ اپنی اصل صورت پر تشریف لے آئیں۔ پھر وہ اپنی پہلے والی صورت پر آگئے، میں نے انہیں خدا ﷻ و مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر کہا، یا سیدی! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ فرمایا، دنیا کو ترک کردو، رضائے مولا پاؤ گے، جو کچھ ہاتھ میں ہے اسے چھوڑ دو اللہ ﷻ کی محبت سے سرفراز ہوگے۔ پھر میں نے انبیاء علیہم السلام کا واسطہ دیکر عرض کیا کہ مجھے سیدنا عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کروادیں پس

ایک صاحب کھڑے ہوئے جن سے زیادہ خوبصورت شخص میں نے نہ دیکھا تھا انہوں نے کہا میں بندۂ خدا (عزرائیل علیہ السلام) ہوں۔ میں ان سے قریب ہوا اور دعا کا خواستگار ہوا، انہوں نے مجھے دعا دی، پھر میں نے ان کو خدا ﷻ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر کہا کہ بوقتِ موت مجھ سے نرمی برتیں۔ فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھتے رہو۔ میں نے مفید نصیحت کی درخواست کی۔ تو آپ نے فرمایا، یاد کرتے رہو اس (موت) کو جو لذتوں کو ختم کرنے والی، آباؤ اجداد کو موت دینے والی، بیٹوں اور بیٹیوں کو جدا کرنے والی، ارواح کو قبض کرنے والی۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ ﷻ ان کی دعاؤں سے مجھے فائدہ دے گا اور مجھے ان کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے گا اور ان کے صدقے موت کے وقت مجھ سے نرمی برتے گا اور مجھے دونوں جہانوں میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرمائے گا۔"

(سعادت الدارین للنبہانی الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ ص:124، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... پل صراط پر آسانی ......۞

حکایت نمبر 9:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے فضائل سے متعلق جو مشاہدات مجھے

کرائے گئے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ جنگل میں ایک منبر ہے جس پر میں چڑھ بیٹھا جب میں اس کی کئی سیڑیوں پر چڑھ گیا تو میں نے زمین کی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ زمین سے دور ہوا میں ایک منبر ہے میں کئی درجے اوپر چڑھ گیا، جب مڑ کر دیکھا تو صرف وہ درجہ نظر آتا جس پر میرے پاؤں تھے باقی کچھ نظر نہ آیا، میں نے دائیں بائیں دیکھا تو صرف ہوا پر نظر پڑتی تھی، میں نے درود و سلام کا واسطہ دے کر اللہ عزوجل سے دعا کی کہ مجھے سلامتی کی راہ چلائے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سیاہ دھاگہ ہے جیسے پل صراط، میں نے دل میں سوچا یہ پل صراط ہے جس نے مجھے آگھیرا ہے اور میرے پاس اللہ عزوجل کے فضل و کرم اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام کے علاوہ کوئی عمل ایسا نہیں جو اس کٹھن منزل کو عبور کرنے میں کام آئے۔ میں نے ہاتفِ غیبی کو یہ کہتے سنا کہ اگر اس منزل کو عبور کرو گے تو اس کنارے پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ملاقات سے مشرف ہو گے، یہ بات سن کر میں پھولے نہ سمایا اور میں نے اللہ عزوجل کی جناب میں درود و سلام کا وسیلہ پیش کیا تو مجھے ایک نورانی بادل نے اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں لا ڈالا ، دیکھتا کیا ہوں کہ سرکار والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دائیں طرف، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں طرف، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیرِ خدا سامنے کھڑے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور میرے ضامن ہو جائیں۔ فرمایا، میں تمہارا ضامن ہوں اور تمہارا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ میں نے دعا کی درخواست کی۔ فرمایا، مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنا لازم کرلو اور فضول کھیل سے دُور رہو۔"

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراۃ والحکایات۔۔۔ص:125 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... نور کی شعاعیں پھوٹنا ...... ۞

حکایت نمبر 10:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "درود وسلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ جب میں عیالدار ہوگیا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کچھ طلباء اپنے پاس رکھ لوں تاکہ ان سے مانوس بھی رہوں اور باجماعت نماز بھی ادا کرسکوں اور اس طرح ان سے فائدہ حاصل کروں، بعض بھائیوں کے ساتھ تقریباً سال بھر اس جستجو میں لگا رہا، اس عرصہ میں خدا عزوجل کا فضل وکرم شاملِ حال رہا۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ صرف قرآنِ کریم کا علم حاصل کرنے والے طلباء ہوں اور میں ان کی تعلیمی خدمات بغیر کسی دنیوی مفاد کے سرانجام دوں صرف اس امید پر کہ اللہ عزوجل میرا حشر بھی ان کے زمرے میں کردے۔ جب طلباء کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اب ان کے خورد ونوش وغیرہ کا اہتمام بھی اتنا ہی زیادہ

کرنا پڑا۔ ان کی وجہ سے دنیا کا حیلہ بھی مجھ پر چل گیا اور اس نے مجھے اپنے جال میں پھنسا لیا اور اپنے دام میں قید کرلیا، میں غفلت کے گڑھے میں جا گرا اور نقصان اٹھانے لگا۔ اب میں مباح طریقوں سے روزی حاصل کرتا اور اس کو شرعاً نیکی گمان کرتا۔ اب میرے بعض نیکوکار بھائیوں نے جن کے ہمراہ میں زہد کا راستہ طے کر چکا تھا مجھے طلبہ کی تعلیم اور خورد ونوش کے جھمیلوں میں پڑنے سے روکا اور ڈانٹ ڈپٹ کی اور دنیاوی معاملات میں داخل ہونے سے منع کیا۔ بہر حال مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ایک رات میں نے خواب میں کچھ لڑکیاں دیکھیں ایسی حسین جیسے حوریں ہوں۔ حسن وجمال میں بے مثل، سرسبز لباس پہنے میری طرف آرہی ہیں۔ جب میرے قریب آئیں تو میں نے ان میں اپنی نانی کو پہچان لیا، دنیا میں یہ بڑی نیک اور عجیب الطرفین خاتون تھیں، میں نے سلام کیا اور کہا آپ تو فوت ہو چکی ہیں؟ فرمایا، مجھ پر اللہ عزوجل نے اپنا فضل وکرم کیا ہے اور میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہتی ہوں اور وہ تمہاری طرف سے تشریف لا رہی ہیں۔ میں نے کہا کہاں؟ فرمایا یہ سامنے جو لڑکیاں آرہی ہیں ان میں۔ سیدہ میری طرف متوجہ ہوئیں، چہرۂ انور سے نور کی شعائیں پھوٹ رہی ہیں۔ فرمایا، یہ ہے احمد بن ثابت، رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے۔ میں نے عرض کیا، یہ سب رب عزوجل کا فضل ہے جس نے مجھے اس کی توفیق بخشی اور مدد فرمائی۔ جناب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا، کیا بات

ہے؟ دنیاوی اہتمام کی وجہ سے ہم سے غافل ہو گئے ہو، جس مشغلہ میں پڑے ہو اس سے باز آ جاؤ اور یہ اہتمام چھوڑ دو۔ میں نے عرض کیا ٹھیک ہے۔ فرمایا، میں تم سے اس وقت تک نہ جاؤں گی جب تک میرے والد رسول خدا ﷺ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وعدہ نہ کرو کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا اور دنیاوی مشاغل میں کبھی نہ پڑو گے۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے ساتھ چل پڑیں، میں بھی چلتا رہا یہاں تک کہ ہم ایک اجنبی شہر میں داخل ہو گئے، وہاں میں نے ایک بڑی جماعت کو دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھ رہے ہیں ان کی صحیح تعداد اللہ ﷻ ہی بہتر جانتا ہے، وہ باآواز بلند یہ درود شریف پڑھ رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

میں بھی ان کے پاس چلا گیا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے لگا۔ میں نے قوم کے آگے چلنا شروع کیا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے ساتھ ساتھ چل رہی تھیں یہاں تک کہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لا کھڑا کیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں، یہ تمام حضرات کھانا اور گوشت تناول فرما رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں شانے کا گوشت ہے جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تناول فرما رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رُخِ انور اپنے صحابہ کرام علیہم

رضوان کی طرف ۔ ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے مصروفِ گفتگو ہیں ۔ میں ادب و احترام کی وجہ سے سلام نہ کر سکا، میں نے دل میں کہا، جب تمام حضرات کھانے سے فارغ ہو جائیں گے تب سلام کروں گا پس میں ان لوگوں کے ہمراہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں مصروف ہو گیا۔ میری نگاہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ اقدس پر مرکوز تھیں، درود و سلام میں بلند ہونے والی آوازوں سے میری آنکھ کھل گئی۔ ربّ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے حبیب اور بارگاہِ خداوندی میں ہمارے وسیلہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دیدار سے مشرف فرمائے ۔ آمین والحمد للہ ربّ العٰلمین

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات ۔۔۔، ص:127، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... اللہ عزوجل کی طرف سے عزت افزائی ......۞

حکایت نمبر 11:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "درود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ، میں نے سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جو ایک نیک بزرگ، اہلِ اسلام کے بلند پایہ عالم اور سیدی ابو الغیث قشاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اللہ عزوجل ان کو برکتوں سے ہمیں نفع دے) کے ملنے والوں میں سے تھے، وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا جناب! اللہ عزوجل نے آپ سے کیا برتاؤ کیا؟ فرمایا، اللہ عزوجل نے

اپنے فضل و رحمت سے میری عزت افزائی فرمائی۔ میں نے اسے رحیم و کریم پایا، میں نے بعض اپنے بھائیوں کے متعلق پوچھا جو انکے ساتھ فوت ہوئے تھے۔ فرمایا وہ بھی خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت فرمائیں جو فائدہ مند ہو۔ فرمایا، تم پر لازم ہے کہ اپنی ماں کی خدمت کرو کہ وہ بڑی نیک بی بی ہیں۔ پھر میں نے کہا جناب! میں آپ سے خدائے بزرگ ﷻ اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ پر ہمارے حال اور ہماری کوششوں میں سے بھی کچھ ظاہر ہوا؟ فرمایا، میں نے تجھے پوری وصیت کر دی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام میں اضافہ کر دو اور جو تم نے درود و سلام کی نظم لکھی ہے اس میں کچھ اور اضافہ بھی کر لو۔ میں نے عرض کیا، آپ کو میرے منظوم درود و سلام کا پتہ کیوں کر چل گیا؟ جبکہ میں نے آپکی وفات کے بعد نظم کیا ہے۔ فرمایا، بخدا ﷻ اس کا نور سات زمینوں اور سات آسمانوں میں چمک اٹھا ہے، اس کو اپنے اوپر لازم کر لو اور اس میں مزید اضافہ کرو۔ اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ ہم کو ان لوگوں میں سے کر دے جنکے دلوں کو اس نے اپنے ذکر اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درود و سلام سے زندہ کر دیا اور ہم کو اور ہمارے دوستوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسیوں میں سے کر دے اور دنیا اور آخرت میں اپنے فضل و کرم سے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے محروم نہ کرے، وہی توفیق کا مالک ہے۔

(سعادۃ الدارین للنبہانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ ص:128، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

✿...... جنت میں اعلیٰ مقام ...... ✿

حکایت نمبر 12:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب کو میں نے خواب میں ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنا چاہے وہ ہمارے ساتھ چلے۔ ہم پوری جماعت اس کے پیچھے چل پڑے۔ ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور پر جا کھڑے ہوئے۔ میں نے درود شریف پڑھنا اور اس کے وسیلے سے بارگاہ الٰہی ﷻ میں دعا کرنا شروع کر دیا، اے اللہ ﷻ! یہ تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ ہے جس کی تو نے مجھے زیارت نصیب فرمائی، تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟ اے اللہ ﷻ! میں تو ان کا چہرۂ اقدس دیکھا کرتا تھا اور اب صرف قبرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں، اے اللہ ﷻ! ان کا جو مرتبہ تیری بارگاہ میں ہے اور جو قدر و منزلت تیرے حضور میں ہے اس کا صدقہ مجھے ان کا دیدار عطا فرما۔ بس پھر کیا تھا سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بہت سے اور لوگ بھی تھے ان سب کے لباس سبز رنگ کے تھے اور یہ سب ایک بلند ٹیلے کے سوراخ سے نکل کر آ رہے تھے، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

مجھے دیکھا تو فرمایا "ہم نے تمہیں کہا ہے کہ یہ اہتمام چھوڑ دو اور تم اسی میں پڑے ہو۔" پس اس وقت اللہ عزوجل نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میں بیمار ہوں اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ وہ مجھے مرضِ غفلت سے شفا دے۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے قریب ہوئے اور اپنے دستِ اقدس سے میرا سر پکڑا، اپنا دستِ مبارک میرے سر پر پھیر جاتے اور فرماتے جاتے "عنقریب اللہ عزوجل تمہیں شفا دے گا"، پھر تین مرتبہ فرمایا "اللہ عزوجل نے تمہیں شفا دے دی۔" ہر کلمہ کے ساتھ میرے سر پر مارتے جاتے تھے دوسرا ہاتھ مبارک بند تھا۔ خدا عزوجل کی قسم! مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی میٹھی اور برف کی طرح ٹھنڈی چیز میرے سر سے قلب پر نازل ہو رہی ہے اور یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی شے میرے قلب اور باطن سے خارج ہوئی ہے اور پاؤں کے راستے زمین کی طرف چلی گئی ہے، خدا عزوجل کی قسم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وقت تک اپنا دستِ اقدس میرے سر سے نہیں ہٹایا جب تک کہ میرا قلب منور نہیں ہو گیا اور اس میں نور نہ چمکنے لگا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے جو سبز لباس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اردگرد موجود تھے اور جن سے زیادہ خوبصورت میں نے کہیں نہیں دیکھا اور جن کے چہروں سے نور کی بارش ہو رہی تھی فرمایا "اس کو اپنے پاس لاؤ" انہوں نے میرے لئے ایک سبز رنگ کا قالین بچھایا اور مجھے اس پر بٹھایا اور خود میرے پاس بیٹھ گئے پھر وہ فرش ہم کو لے کر ہوا میں اڑنے

لگا۔ میں نے زمین کی طرف دیکھا تو اپنے نیچے سفید سمندر دیکھا پھر ہم نے وہ سمندر عبور کیا، پھر اپنے نیچے سبز سمندر دیکھا جو کچھ اس کے ارد گرد دیکھا سب سبز رنگ کا تھا اپنے نیچے سمندر دیکھ کر میرے دل میں خوف پیدا ہوا اور فرشتہ ہمیں اوپر ہی لے جا رہا تھا، پس ہم ایک نوری ستون کے پاس پہنچے جس کے سرے اللہ ﷻ ہی جانے کتنے لمبے تھے اور ان کا آخری حصہ کہاں تک تھا؟ اس میں سبز محلات اور سبز کمرے تھے وہاں بسنے والے تمام لوگوں کا لباس سبز تھا، ان محلات، باغات اور کمروں سے تھوڑے تھوڑے وقفے سے نور کی چمک اٹھتی تھی جیسے بجلی، اس کی رنگت بھی ان کے لباس، محلات اور کمروں کی طرح سبز تھی جس سے ان کے چہرے دمک رہے تھے۔ ان لوگوں نے مجھے کہا یہاں بیٹھ جاؤ تم ان لوگوں میں سے ہو، تم اس مکان کے رہائشی ہو۔ میں نے کہا میں تم سے اللہ ﷻ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ اس مقام کو کیا کہتے ہیں؟ کہنے لگے، یہ سبزہ ان لوگوں کی ہے جو اللہ ﷻ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں۔ میں نے کہا میں تم سے اللہ ﷻ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے پوچھتا ہوں کہ مجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ کہنے لگے، یہ سب صدقہ ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے سے تیری محبت کا۔

اور حقیقت بھی یہی تھی کہ بہت مرتبہ ایسا ہوتا کہ میں درود کو باقی تمام اذکار پر ترجیح دیتا، میں کسی جگہ درود وسلام پڑھتے پڑھتے سو جاتا اور جب

بیدار ہوتا تو زبان پر درود وسلام ہی کا ورد جاری ہوتا۔ میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور میرے دوستوں کو جنت الفردوس کی سکونت عطا فرمائے اور دنیا و آخرت میں ہم کو اپنے فضل و کرم سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب فرمائے۔ آمین

(سعادۃ الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراقی والحکایات۔۔۔، ص:129، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞..... دستِ مبارک سے پانی پینا..... ۞

حکایت نمبر 13:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''درود وسلام کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک رات کو خواب میں میں نے یہودیوں کے علماء کی ایک جماعت کو دیکھا جو رسولوں اور ان کی رسالت پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے۔ پس انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ یہ دلائل ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ یہ دلائل ہیں، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر کیا دلائل ہیں؟ میں نے ان سے کہا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر دلیل وحی ہے، نزولِ قرآن ہے، ان کے اشارے سے چاند کا شق ہونا ہے، درختوں کا انہیں سجدہ کرنا اور پتھروں کا انہیں سلام کرنا، جمادات کا ان کی وجہ سے کلام کرنا اور زمین اور آسمان کے مالک عزوجل کا ان پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہے۔ اتنے میں ایک منادی کو اعلان کرتے دیکھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار کرنا چاہے وہ میرے ساتھ ہو لے۔ پس میں بھی

دوڑنے والوں کے ہمراہ دوڑ پڑا، ہم نے پانی کا ایک بہتا چشمہ دیکھا جو دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جبریل علیہ السلام کے ہمراہ وہاں تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کیا، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، میں قریب ہوا اور سلام عرض کیا۔ فرمایا، روح الامین جبریل کو سلام کہو۔ میں نے انکی خدمت میں بھی سلام عرض کیا۔ میں دونوں کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا میرے لئے دعا فرمائیں ۔ دونوں نے میرے لئے دعا فرمائی ۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ اس چشمے سے پانی پلادیں ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے مجھے تین چلو پانی پلایا۔ پھر میں نے جبریل علیہ السلام سے عرض کیا، آپ بھی مجھے اپنے دستِ اقدس سے پانی پلادیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی حکم فرمایا کہ وہ مجھے پانی پلائیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی مجھے پانی پلایا، ان میں سے ہر ایک کے دستِ اقدس سے پانی پیتے وقت میں اسی سرکار کی نیت کرلیتا تھا۔ پھر میں بیدار ہوگیا۔

مجھے اللہ عزوجل سے امید ہے کہ ان دونوں حضرات تک مجھے پہنچائے گا، اللہ عزوجل کی طرف سے ان ہر دو پر افضل ترین درود اور پاکیزہ سلام ہو، اس خواب میں جو عظیم بھلائی مجھے حاصل ہوئی وہ درود شریف کی برکت سے ہی حاصل ہوئی ہے۔"

(سعادۃ الدارین للنبہانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص:130، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

✿...... ہر جمعرات کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ......✿

حکایت نمبر 14:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''درود وسلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا اور عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے ضامن بن جائیں؟ فرمایا، مجھ پر کثرت سے درود وسلام بھیجا کرو، میں تمہارا ضامن ہوں اور تمہاری ماں اور باپ کا بھی۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے آباؤ اجداد میں سے ایک ایک کا نام لینا شروع کیا یہاں تک کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک۔ میں نے پھر عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہر جمعرات سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا، اگر یہ چاہتے ہو تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو قیام کرو اور مجھ پر بکثرت درود وسلام بھیجو۔''

(سعادۃ الدارین للنبہانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات...، ص: 131، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

✿...... درود پاک پڑھو جو مانگو ملے گا ......✿

حکایت نمبر 15:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''درود وسلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ، ایک رات

(خواب میں) کیا دیکھتا ہوں کہ جنات کی ایک جماعت کے رو برو کھڑا ہوں، میں نے ان سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کسی بزرگ کا نام لیا کہ ان کے ہاں سے۔ وہ بزرگ ہمارے اہل قرابت میں سے تھے، میں نے پوچھا تمہارا ارادہ کہاں کا ہے؟ کہنے لگے، انشاء اللہ ﷻ مکہ معظمہ اور روضۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارادہ ہے۔ میں نے کہا مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو، بولے اگر ارادہ ہے تو اللہ ﷻ برکت دے گا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہ مجھے لے کر ہوا میں بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اڑنے لگے ایک ساعت کے بعد ہم مکہ میں تھے۔ وہ بولے، یہ رہا بیت الحرام۔ انہوں نے طواف کیا اور میں نے بھی ان کے ہمراہ طواف کیا، پھر انہوں نے اللہ ﷻ کا نام لے کر مجھے ساتھ لیا اور اگلے ہی لمحے ہم لوگ مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں تھے، ہم لوگ بیٹھے ہی تھے کہ ایک خوبصورت شخص ہاتھ میں ایک بڑا برتن جس میں ثرید اور شہد تھا لے کر آیا (ثرید شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی) اور کہا شروع کیجئے۔ میں نے اسے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا اب کھانا کھالو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بھی تشریف لائیں گے اور انشاء اللہ ﷻ تم ان کی زیارت سے مشرف ہو گے۔ میں نے دل میں کہا، کیسی تعجب کی بات ہے ابھی میں نے اپنا گھر چھوڑا اور تھوڑی ہی دیر میں مکہ معظمہ اور روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاضری سے مشرف ہو گیا مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ جن ساتھیوں نے مجھے اٹھایا تھا

وہ کون لوگ تھے اور ان کا نسب کیا تھے۔ میں نے ان سے کہا میں تم سے خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے اور تمہارا نسب کیا ہے؟ انہوں نے گردنیں زمین کی طرف جھکالیں اور بولے، ہم ہمیشہ مدینہ منورہ کے رہنے والے جن ہیں۔ میں نے کہا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ بولے، کھانا کھالو انشاء اللہ عزوجل دیدار بھی ہو جائے گا۔ میں نے کھانا کھایا، پھر ہم نکلے تو دیکھتے کیا ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک سب سے بلند ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی گردن مبارک اور شانۂ اقدس کے لحاظ سے سب پر فائق ہیں، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا، احمد! ساری نیکی دفعۃً سمیٹنا چاہتے ہو؟ اپنے نفس پر نرمی کرو، تم پر یہی لازم ہے کہ عبادتِ خداوندی عزوجل اور خدمتِ طلب کا شرف حاصل کرلو، صرف تیرے پہلے ساتھی تیرے ساتھ رہ جائیں گے، مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو تمہارے لئے سب بہتری ہی بہتری ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے ضامن ہو جائیں؟ فرمایا، مجھ پر درود پڑھنا لازم کرلو جو مانگو گے ملے گا۔ اس پر میں بیدار ہو گیا۔

(سعادت الدارین لنبھانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔،ص:131 دار الکتب العلمیہ بیروت)

۞ ...... صلوۃ وسلام تحریر کرنے کی فضیلت ...... ۞

حکایت نمبر 16:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''درود وسلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ ہے کہ ایک شب میں پچھلے پہر بیدار ہوا اور جس قدر رحمت تھی نماز ادا کی اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر طلوع فجر کا انتظار کرنے لگا۔ مجھے اونگھ آ گئی دیکھتا کیا ہوں کہ لوگ میرے آس پاس سے چلتے جا رہے ہیں، میں بھی ان کے ہمراہ چل پڑا، میں ان میں سے ایک کم عمر نوجوان کے پاس جا پہنچا چونکہ میرا ہم عمر تھا لہٰذا مجھے بہت اچھا لگا، میں جلد جلد اس نوجوان کے پاس پہنچا تاکہ اس سے دریافت کروں کہ یہ لوگ کون ہیں؟ میں نے نوجوان کو اللہ کریم ﷻ اور نبی رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ اس نے کہا ہم مسلمان جنوں کی ایک جماعت ہیں اور جن عبادت گزاروں کی زیارت کے لئے جنت سے آئے ہیں، یہ بات اس نے اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر آہستہ سے بتائی۔ میں نے اسے خدا ﷻ اور تمام رسولوں کی قسم دے کر پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ اب اس نے مجھے اتنی بلند آواز سے بتایا کہ وہاں سے چلنے والوں نے بھی سنا کہ ہم جن مسلمان کی ایک جماعت ہیں۔ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک اجنبی شہر میں جا پہنچے پھر ہم شہر میں داخل ہو گئے۔ اس نے مجھے قسم دے کر کہا ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ سے ملاقات کر سکے۔ اس کے قسم دینے پر میں آمادہ ہو گیا، ہم

سب ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس نے اپنی والدہ سے کہا ماں جی! یہ احمد بن ثابت ہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا اور پوچھا جناب! آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ وہ بولا، اس وقت سے جب سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام نظم کیا ہے۔ میں نے محترمہ سے پوچھا، کیا آپ کسی ولی اللہ کو جانتی ہیں؟ کیا اس سے آپ کا معاملہ ہے؟ کیا آپ اس کی خدمت کرتے ہیں؟ اس نے کہا ہم تو صرف سیدی محمد سعدی کو جانتے ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ عزوجل کیا سیدی محمد سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ کوئی ولی اللہ نہیں؟ اس عورت نے کہا، ہم اسی شخص کو جانتے ہیں، یہ شخص تم سے پوشیدہ ہے مگر ہم پر ظاہر ہے۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر اس کے پاس لے جایا گیا، یہ نیک بخت وہی صاحب تھے جن کی زیارت کے لئے ہم آئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک جماعت کے ہمراہ بلند مقام پر بیٹھے ذکرِ خدا عزوجل اور درود مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں مصروف ہیں اور کہہ رہے ہیں یا سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! بخدا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے نورانی نہ کبھی سورج طلوع ہوا، نہ چاند۔ جب مجھے دیکھا تو کھڑے ہو گئے، میرا ہاتھ پکڑا مجھے سلام کیا اور اپنے پہلو میں بٹھا دیا، تمام لوگ خاموش ہو گئے۔ انہوں نے اہلِ مجلس کی طرف دیکھا اور فرمایا، یہ ہیں احمد بن ثابت ہیں، چنانچہ تمام اہلِ مجلس میری پیشوائی کو اٹھے۔ میں نے کہا یا سیدی! میں خدا عزوجل و مصطفیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ میں احمد بن

ثابت ہوں؟ شاید وہ کوئی اور ہوں۔ کہا تمہارا چہرہ بتلا رہا ہے کہ احمد بن ثابت تم ہی ہو۔ میں نے کہا میں بندۂ خدا احمد بن ثابت ہی ہوں، پھر میں نے کہا میں آپ کو خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے کب سے پہچانتے ہیں؟ حالانکہ میں آپ کو نہیں پہچانتا۔ فرمایا میں تمہیں اس وقت سے پہچانتا ہوں جب سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام نظم کیا ہے پس جو خیر تیرے لئے اللہ ﷻ کے ہاں مقرر ہو چکی ہے اس پر تمہیں مبارک ہو اور مت ڈرو۔ میں نے ان سے کہا یا سیدی! میں آپ سے خدائے بزرگ و برتر اور اس کے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے اور آپ کا نسب کیا ہے؟ فرمایا میرا نام ہے بندۂ خدا تجرہ بن محمد، اور میں شہر "واق واق" کا باشندہ ہوں اور یہاں باغات دیکھنے آیا ہوں۔ پھر اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کی تاکید شروع کر دی اور اس میں بہت بھلائی کی بشارت سنائی۔ میں اللہ ﷻ سے مزید فضل کا سوال کرتا ہوں، وہی توفیق بخشنے والا ہے نہ اس کے سوا کوئی رب ﷻ ہے نہ معبود۔ پھر وہ صبح کی اذان دینے کھڑا ہوا جب اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ پر پہنچا تو ان الفاظ کی بجائے یہ الفاظ کہے اَلْعِبَادَۃُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّار "عبادت صرف ایک زبردست اللہ ﷻ کیلئے ہے" پھر میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، اٹھو اور نماز فجر ادا کرو۔

(سعادۃ الدارین للنبھانی الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص:132 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

✿..... دوزخ سے رہائی کا سبب ..... ✿

حکایت نمبر 17:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں نے دیکھا گویا میں دوزخ میں داخل ہوا ہوں (اللہ مجھے اور آپکو اس سے بچائے) اس وقت میں درود وسلام پڑھ رہا ہوں، پس آگ نے مجھے کوئی تکلیف نہ دی۔ وہاں مجھے ایک عورت ملی جس کا خاوند میرا دوست تھا اس عورت نے مجھے کہا، یا سیدی احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا فلاں دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں؟ مجھے اس بات نے مغموم کر دیا میں اس کے گھر میں داخل ہو گیا دیکھتا کیا ہوں کہ تانبے کی ایک ہانڈی ہے، عورت نے مجھے بتایا کہ یہ اس کے پینے کا پانی ہے۔ میں نے کہا یہ اسکو کیسے ملی؟ اور یہ خوراک اس کیلئے کیوں کر مقرر ہوئی؟ کیوں کہ بظاہر یہ شخص نیک معلوم ہوتا تھا۔ اس عورت نے کہا کہ میرے شوہر نے حلال وحرام ذرائع سے مال جمع کر لیا تھا یہ اس کا پھل ہے۔ میں نے جہنم میں آگ کی خندقیں دیکھیں اور کئی وادیاں بھی دیکھیں۔ اللہ ﷻ ہمیں اپنے فضل وکرم سے بچائے۔ آمین

پھر میں ہوا میں بلند ہو گیا یہاں تک آسمان تک جا پہنچا، میں نے فرشتوں کی تسبیح وتقدیس وتوحید کی آوازیں سنیں، میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا، نیکی کی مبارک ہو تو نیکوں میں سے ہو یا کوئی اور الفاظ تھے، بہر حال مفہوم یہی تھا۔ پھر میں زمین کی طرف اسی مقام پر اتر گیا جہاں پہلے تھا ناگاہ میں نے

دیکھا کہ وہی عورت میرے سامنے ہے اور دروازہ کھلا ہے اور اس کا خاوند باہر نکل گیا اُسے یہ بھی کہا کہ اس اللہ ﷻ نے ہم کو تیرے ذریعے اور تمہارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے سبب بچا لیا ہے۔ پھر میں ایک ایسی جگہ داخل ہوا جس سے بڑھ کر خوبصورت جگہ کسی دیکھنے والے نے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے دیکھا کہ اس میں ایک بڑا اور خوبصورت کمرہ ہے جس میں ایک حسین وجمیل عورت ہے کہ اس جیسی حسین عورت کسی نے نہ دیکھی ہوگی، یہ عورت وہاں بیٹھی آٹا گوندرہی ہے جو برف سے زیادہ سفید ہے، میں نے آٹے میں ایک لمبا بال دیکھا مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی، میں نے عورت سے کہا، اللہ ﷻ تجھ پر رحم کرے تو نے آٹا خراب کر دیا ہے، بال نکال دے۔ اس نے کہا مجھے اس پر قدرت نہیں تمہیں ہے اور اس کا اختیار تیرے ہاتھ میں ہے اور یہ دراصل وہ دنیا کی محبت ہے جو تیرے دل میں رہ گئی ہے چاہو تو اسے نکال باہر کرو اور چاہو تو رہنے دو۔ یہ بات سن کر میں ہوش میں آ گیا۔ یہ ہے اس کی آخری بات، ہاں ایک بات رہ گئی کہ ایک مرد نے مجھے کہا اے احمد بن ثابت! تمہارا وہ ماموں جو ہر وقت تم سے حسنِ عاقبت کا سوال کرتا رہتا ہے وہ اولیاء اللہ میں سے ہے لیکن اللہ ﷻ نے اس کا معاملہ قیامت تک پوشیدہ رکھا ہے، میں جاگ اٹھا اور اس وقت میں بہت خوش تھا کہ اللہ ﷻ نے کیا کیا کچھ مجھے دکھا دیا ہاں! بال والی بات نے مجھے مغموم کر دیا۔

(سعادت الدارین للنبہانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔،ص:134،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

……کثرتِ درود باعثِ شفاعت……

حکایت نمبر 18:

قطب حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: ''میں نے ابواسحاق ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا اور انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت چاہتا ہوں۔ فرمایا، مجھ پر کثرت سے درود وسلام بھیجا کرو۔''

(سعادات الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔ص:138، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

……موئے مبارک کے ادب کی برکت……

حکایت نمبر 19:

ابواسحاق عمر بن حسین سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''رونق المجالس'' میں بیان کیا ہے کہ بلخ شہر میں ایک مالدار تاجر رہا کرتا تھا اس کے دو بیٹے تھے وہ تاجر مر گیا اور اس کے دونوں بیٹوں نے اس کا مال آپس میں نصف نصف تقسیم کرلیا، ان کے باپ کے ترکے میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تین بال مبارک بھی تھے، دونوں نے ایک ایک بال لے لیا اور ایک بال رہ گیا۔ بڑے بھائی نے کہا، ہم بال توڑ کر نصف نصف کر لیتے ہیں دوسرے نے کہا نہیں، بخدا! ایسا نہیں ہوسکتا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کریم کا بال مبارک توڑا

نہیں جاسکتا یہ اس کی عظمت کے خلاف ہے۔ اب بڑے بھائی نے چھوٹے سے کہا کہ باپ کے ترکہ میں سے تم یہ تینوں بال مبارک لے لو اور باقی سارا سامان دے دو۔ چھوٹے نے کہا، مجھے یہ پسند ہے اب بڑے بھائی نے سارا مال سمیٹا اور چھوٹے بھائی نے تینوں بال مبارک حاصل کر لئے یہ تینوں بال مبارک اس نے اپنی جیب میں رکھ لئے۔ اب وہ ان کو نکالتا ان کی زیارت کرتا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھتا اور پھر جیب میں رکھ لیتا۔ جب کچھ عرصہ گزرا تو بڑے بھائی کا سارا مال ومتاع ختم ہو گیا اور چھوٹے بھائی کی دولت بڑھ گئی۔ چھوٹا بھائی کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا کہ اس چھوٹے بھائی کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "لوگوں سے کہہ دو جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو تو اس کی قبر پر آئے اور اللہ سے اپنی حاجت برآری کا سوال کرے۔" پس لوگ اس کی قبر پر آنے لگے، اب یہ حال تھا کہ جو سوار اس کی قبر کے پاس سے آتا سواری سے اتر کر جاتا اور پیدل گزرتا۔

(سعادت الدارین لنبھانی الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔ص:139، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جنتی مرد

حکایت نمبر 21:

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ: ”میں **ابوبکر بن مجاہد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر تھا، حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے استقبال کو کھڑے ہوگئے، ان سے معانقہ کیا اوران کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کی حضرت! آپ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اتنی شفقت سے کیوں پیش آئے حالانکہ بغداد کے تمام لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شخص مجنون ہے؟ فرمایا، میں نے ان سے وہی سلوک کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے کرتے دیکھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے اور شبلی کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شبلی سے یہ برتاؤ فرمارہے ہیں۔ فرمایا، (ان پر کرم کا سبب یہ ہے کہ) یہ نماز کے بعد یہ آیۂ کریمہ پڑھتے ہیں:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: ”یقیناً تمہارے پاس ایک رسول معظم آئے جو تم ہی میں سے ہیں، ان پر وہ چیز ناگوار ہوتی ہے جو تمہیں تکلیف دے، تمہاری بھلائی کے چاہنے والے، ایمان والوں پر شفیق ومہربان، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دیں مجھے اللہ کافی ہے

اس کے بغیر کوئی مستحق عبادت نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی بڑے عرش کا مالک ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے، یہ جب بھی کوئی فرض نماز ادا کرتے ہیں یہ آیت پڑھتے ہیں: "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآیۃ" اور ساتھ ہی تین مرتبہ یہ پڑھتے ہیں: "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ"۔ پھر جب شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے پاس آئے تو میں نے درود کے متعلق مذکورہ بات ان سے پوچھی تو انہوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا۔

یہی واقعہ یوں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں، ایک دن ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجد کی طرف چل پڑے، جب ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو ابوبکر مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔ اس پر ان کے ساتھیوں نے کہا آپ علی بن عیسیٰ وزیر کے لئے تو کھڑے ہوتے نہیں اور شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے قیام فرماتے ہیں؟ وہ بولے، میں اس شخص کے لئے قیام کیوں نہ کروں جس کی تعظیم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "اے ابوبکر! کل تمہارے پاس اہلِ جنت میں سے ایک شخص آئے گا جب آئے تو اس کی تعظیم کرنا۔" ابن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اس کے

بعد دو راتیں گزر گئیں تو رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا" اے ابو بکر! جس طرح تم نے ایک جنتی شخص کی تعظیم کی اللہ عزوجل تمہیں عزت وعظمت بخشے۔" میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم شبلی کو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں یہ مرتبہ کیسے ملا؟ فرمایا، یہ شخص (شبلی) پانچوں نمازوں کے بعد میرا ذکر کرتا ہے اور یہ آیت پڑھتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: "یقیناً تمہارے پاس ایک رسول معظم آئے جو تم ہی میں سے ہیں، ان پر وہ چیز ناگوار ہوتی ہے جو تمہیں تکلیف دے، تمہاری بھلائی کے چاہنے والے، ایمان والوں پر شفیق ومہربان، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو مجھے اللہ عزوجل کافی ہے اس کے بغیر کوئی مستحق عبادت نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی بڑے عرش کا مالک ہے۔"

اور ساتھ ہی تین مرتبہ یہ پڑھتے ہیں: "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" اسی (80) سال سے اسی پر عمل پیرا ہے جو ایسا عمل کرنے والا ہو کیا میں اس کی عزت افزائی نہ کروں؟

(سعادۃ الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف السرائر والحکایات۔۔۔ص: 140، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞…… نور کا ستون ……۞

حکایت نمبر 22:

ابوالقاسم عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''میں اور میرے والد ماجد رات کو بیٹھ کر حدیث میں تقابل کیا کرتے تھے پس جس جگہ ہم بیٹھ کر تقابل حدیث کیا کرتے تھے وہاں سے نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچ رہا تھا، پوچھا گیا، یہ نور کیسا ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ دونوں تقابل حدیث کے وقت جو درود وسلام پڑھتے ہیں، یہ نور اسی کا ہے۔''

(سعادت الدارین للنبھانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص:145 ،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞…… روزانہ ایک ہزار بار درودِ پاک پڑھنا……۞

حکایت نمبر 23:

امام شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا منہ چوما اور فرمایا، میں اس منہ کو چومتا ہوں جو مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے اور ایک ہزار مرتبہ رات کو۔ پھر ارشاد فرمایا، اگر رات کے وقت سورۂ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر تمہارا ورد ہو جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ پھر مجھ سے فرمایا تمہاری دعا یہ ہے:

''اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا''

اے اللہ عزوجل! ہماری مصیبتیں دور فرما، اے اللہ عزوجل! ہماری لغزشیں معاف فرما،

اے اللہ عزوجل! ہماری غلطیاں بخش دے۔"

اور تم مجھ پر درود بھیجو اور یوں کہو:

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

سب رسولوں پر سلام اور حمد وثناء اللہ رب العالمین کے لئے۔"

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔ص:147، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۞...... ایک لاکھ کی شفاعت کا مژدہ ......۞

حکایت نمبر 24:

ابوالمواہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم ایک لاکھ کی شفاعت کرو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ شرف مجھے کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا، اس ثواب کا بدلہ جو تم درود وسلام پڑھ کر مجھے بھیجتے ہو۔"

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔ص:147، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۞...... درودِ پاک پڑھنے کا طریقہ ......۞

حکایت نمبر 25:

ابوالمواہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ میں نے اپنے

اوراد و وظائف سے جلد فارغ ہونے کی غرض سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جلد جلد درود وسلام پڑھا جس کی تعداد ایک ہزار تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

بڑے اطمینان اور ترتیب سے پڑھو ہاں جب وقت کی تنگی ہو تو جلدی جلدی پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر فرمایا، جو کچھ میں نے تم سے کہا یا افضل ہونے کے لحاظ سے ہے ورنہ جیسے درود وسلام بھیجو وہ درود وسلام ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ درود تام سے ابتداء کرو اور اسی پر اختتام ہو چاہے صرف ایک مرتبہ پڑھ لیا جائے۔ اور فرمایا، درود تام یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"

(سعادت الدارین لنبہانی الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات ۔۔۔ ص:147، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

✿...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا ...... ✿

حکایت نمبر 26:

سیدی ابومواہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب میں جو مشاہدات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل ہے فرمایا، بروز پیر ۲۳ شعبان المکرم ۸۵۵ھ کو مسجد میں صبح کی نماز پڑھ کر میں سو گیا، میں نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سرہانے تشریف فرما دیکھا، میں نے عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اسی پر راضی ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر تم اسی پر راضی ہو تو مجھ پر درود بھیجے وقت کامل درود کیوں نہیں بھیجتے؟ میں نے عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اس کی طوالت کی وجہ سے۔ فرمایا، جب درود وسلام پڑھو تو اول وآخر خواہ ایک بار ہو بھیجا کرو۔ میں نے عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کامل درود کس طرح پڑھا کروں؟ فرمایا، یوں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ"

(سعادت الدارین للبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔، ص:148، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... دل کی ٹھنڈک...... ۞

حکایت نمبر 27:

ابن مُلقِّن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الحدائق میں کہا کہ حضرت **عبداللہ بن سلام** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں اپنے بھائی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سلام کرنے آیا تو آپ نے فرمایا بھائی جان وعلیکم السلام، میں نے آج رات نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک ڈول عطا فرمایا جس میں پانی تھا، میں نے سیر ہو کر پیا جس کی ٹھنڈک ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے کہا، آپ کو یہ مقام کیسے حاصل کیا؟ فرمایا، ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھ کر۔''

(سعادت الدارین للبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔، ص:149، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... رات میں ایک ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھنا...... ۞

حکایت نمبر 28:

عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: '' ہمارا ایک پڑوسی تھا جو بادشاہ کی خدمت کرتا تھا اللہ عزوجل کی یاد سے غافل اور فتنہ وفساد پھیلانے میں

مشہور تھا۔ ایک رات میں نے اسے خواب دیکھا کہ اس کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ہے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ بڑا شخص تو ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ ﷻ سے منہ موڑے ہوئے ہے، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس کے ہاتھ میں کیوں دیدیا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس کا علم ہے اور سنو! کہ میں اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنے جارہا ہوں۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ اس مقام پر کس وسیلہ سے پہنچا؟ فرمایا، مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی وجہ سے، بے شک یہ شخص ہر رات سوتے وقت مجھ پر ہزار مرتبہ درود وسلام بھیجا کرتا تھا اور مجھے امید ہے کہ اللہ ﷻ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائے گا۔ عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ جب صبح کے وقت میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ وہی نوجوان روتا ہوا مسجد میں داخل ہورہا ہے۔ اس وقت میں اپنے دوستوں کے سامنے جو کچھ اس کے متعلق میں نے دیکھا تھا بیان کررہا تھا، جب وہ مسجد میں آیا تو اس نے سلام کیا اور میرے سامنے بیٹھ گیا اور بولا، اے عبدالواحد! اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ تمہارے ہاتھ پر تائب ہوجاؤں اور اس مقصد کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس گفتگو کا تذکرہ فرمادیا ہے جو آپ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان ہوئی۔ جب اس نے توبہ کرلی تو میں نے اس سے خواب کے بارے

میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، میں اپنے رب عزوجل کے ہاں ضرور تمہاری شفاعت کروں گا اس درود و سلام کے سبب جو تم مجھ پر بھیجتے ہو۔ جب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چلا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری شفاعت فرمائی اور یہ بھی فرمایا، صبح سویرے عبد الواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جانا اور اس کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور اس پر مضبوطی سے قائم رہنا۔

(سعادت الدارین للنبہانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراٸی والحکایات۔۔۔ ص:150، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... حالتِ بیداری میں دیدار کرنا ......۞

حکایت نمبر 29:

سید محمود کردی قادری شیخانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب **"الباقیات الصالحات"** میں فرمایا: "مجھ پر اللہ عزوجل کا ایک یہ بھی احسان ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، پس سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی گود میں اٹھالیا، میرا سینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ اقدس کے ساتھ لگا ہوا تھا اور میرا منہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے اور پیشانی آنجناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی اقدس سے مس کر رہی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھ پر کثرت سے

درود وسلام بھیجا کرو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اپنی رضا کی خوشخبری سنائی جس میں اللہ عزوجل کی رضامندی بھی یقیناً شامل ہوتی ہے۔ اس عزت افزائی پر خوشی سے میرے آنسو نکل آئے، میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمانِ مبارک سے بھی آنسو ٹپک رہے ہیں یہ سب کچھ اس محبت وشفقت کی بناء پر تھا جو میرے حال پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں تھی۔ پس میں بیدار ہوگیا تو میرے رخسار آنسوؤں سے تر تھے، میں مواجہہ شریف کی طرف گیا تو میں نے حجرۂ مبارک کے اندر سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز میں ایسی ایسی بشارتیں سنیں جن کا ذکر میں عوام کے سامنے نہیں کرسکتا، پھر میں جلدی جلدی واپس لوٹا۔

اس کے بعد ایک صفحہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ، میں نے بحالتِ بیداری مواجہہ شریف کے سامنے اپنے پاؤں پر کھڑے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے اپنے سلام کا جواب سنا اور مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اہلِ اسلام کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اور یہ اللہ عزوجل کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔"

(سعادت الدارین للنبهانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی والحکایات۔۔۔، ص: 151، دار الکتب العلمیة بیروت)

❁..... آسمانوں پر چرچا ..... ❁

حکایت نمبر 30:

کتاب "تنبیہ الانام" کے مصنف مذکورہ بالا خواب ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اپنے گھر ایک کمرے میں دیکھا کہ ہمارا گھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی چہرے کی چمک سے جگمگا رہا ہے۔ پس میں نے تین مرتبہ عرض کیا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرما رہے ہیں، ہاں، خدا کی قسم! ہاں، خدا کی قسم! ہاں، خدا کی قسم! اسی دوران میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک پڑوسی جو مر چکا ہے مجھ سے کہہ رہا ہے، تم سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدح خواں، خدمت گار رہو۔ میں نے اس سے کہا، تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس پر وہ بولا خدا عزوجل کی قسم! تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہو رہا ہے۔ اور یہ باتیں سن کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش مسکرا رہے تھے۔ اس پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔"

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔، ص:151، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

✿...... بعد نمازِ عصر درودِ پاک پڑھنا ......✿

حکایت نمبر 31:

شیخ سیدی مسعود دراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فارس کے علاقوں کے نیک لوگوں میں سے ایک تھے اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محب تھے کہ وہ عام لوگوں کے مجمع میں تشریف لے جاتے پس لوگ ان کی خدمت کو نکل آتے۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ شیخ کوئی خاص عمل کرتے ہیں جس کی بناء پر ہر کوئی ان کی خدمت میں لگ جاتا ہے۔ یہی حقیقت دریافت کرنے کیلئے لوگ ان کے گھر آئے۔ شیخ نے فرمایا، بیٹھ جاؤ! ہم سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں، نمازِ عصر تک درود وسلام کی یہ مجلس برپا رہی پھر شیخ نے حاضرین سے فرمایا جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ پڑھ لو! اللہ عزوجل تمہارے عمل خیر میں برکت دے۔ شیخ یہ بات اس طرح فرماتے جیسے تعمیر کرانے والا مزدوروں سے کہتا ہے۔ پھر شیخ لوگوں کو نذرانہ دے کر رخصت کر دیتے پس اس سچائی اور محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے شیخ عالمِ بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے۔

(سعادت الدارین للنبھانی الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص:152، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

✿...... بارہا زیارت کی سعادت ......✿

حکایت نمبر 32:

عارف باللہ سیدی علی بن علوی بن عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ علوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے اور مشکل مسائل پوچھا کرتے تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو توضیح وتشریح کے ساتھ بیان فرمایا کرتے تھے اور تشہد وغیرہ میں جب یہ کلمات ادا کرتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جواب ان الفاظ میں سنتے: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اَحْمَدُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ بسا اوقات آپ اُن الفاظ کو بار بار ادا کرتے، پوچھا جاتا آپ ان الفاظ کی تکرار کیوں کرتے ہیں؟ تو کہتے، اس لئے تاکہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بار بار سنتا رہوں (اور لطف اندوز ہوتا رہوں)۔

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "**تنبیہ المغترین**" میں لکھا کہ: "میں اس کتاب میں ان لوگوں کے اخلاق کا ذکر کرتا ہوں جو پانچوں وقت کی نماز نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں ادا کرتے ہیں۔ جونہی نماز کا وقت ہوتا ہے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبرِ انور میں نماز ادا فرماتے ہیں اور یہ لوگ جب ان الفاظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے سلام کا جواب بھی سنتے ہیں۔"

میں نے **سیدی علی الخواص** کو کہتے سنا ہے کہ کسی کو ولایتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اس وقت تک قدم رکھنے کا حق نہیں جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، خضر اور الیاس علیہم السلام کے ساتھ جمع نہ ہو جائے اور تمام سچے لوگ اس

درجہ پر فائز ہیں لہذا بعض کا انکار جن کی آنکھوں پر حجاب پڑے ہیں بے معنی ہے۔

سیدی ابو العباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے: ''کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جب بھی اللہ عزوجل کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کے ظہور سے پہلے ہی اسے معلوم ہو جائے؟ وہ کہتے نہیں۔ پھر سیدی ابو العباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے، کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نماز میں سلام بھیجے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے باذنہ تعالیٰ عزوجل اس کا جواب سنے؟ وہ کہتے نہیں۔ پھر فرماتے، افسوس ہے ان دلوں پر جو اللہ عزوجل اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پردے میں ہیں۔ پھر فرماتے، خدا عزوجل کی قسم! رات اور دن میں لمحہ بھر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی صورت نگاہوں سے اوجھل ہو جائے تو میں اپنے آپ کو فقراء میں شمار نہیں کرتا۔''

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''لیکن فقراء اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیضان حاصل کرنے اور روضۂ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سلام کا جواب سننے کے درمیان بھی ایک کم لاکھ مقامات ہیں۔

(سعادت الدارین لنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص: 156، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

٭...... دلائل الخیرات کی وجہ تالیف ......٭

حکایت نمبر 33:

دلائل الخیرات کی تصنیف کا سبب یہ ہے کہ **دلائل الخیرات**

کے مؤلف **سیدی محمد بن سلیمان جزولی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کے وقت وضو کرنے کھڑے ہوئے لیکن ان کے پاس کنویں سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز نہ تھی، اسی اثناء میں بلندی سے ان کو ایک لڑکی نے دیکھ لیا، پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ نے اس کو صورت حال سے آگاہ کیا، وہ کہنے لگی، آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کی مدح سرائی کی جاتی ہے؟ اور آپ حیران کھڑے ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے لائیں۔ یہ کہہ کر اس نے کنویں میں تھوک دیا پھر کیا تھا پانی جوش مار کر کنویں کے منہ پر آگیا۔ شیخ نے وضو سے فارغ ہو کر فرمایا، میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تو اس مقام پر کیسے فائز ہوئی؟ وہ بولی، اس ذاتِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام کی وجہ سے جو ویران کھنڈروں میں چلتے تو وحشی جانور ان کے دامن سے لپٹ جایا کرتے تھے۔ اس پر شیخ نے قسم کھائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے موضوع پر کتاب ضرور لکھیں گے۔

(سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص:158، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

...... درود وسلام غربت سے چھٹکارے کا سبب ......

حکایت نمبر 34:

ابو عبد اللہ الرصاع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "**تحفہ**" میں فرمایا، ان حکایات میں سے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کی برکت پر دلالت کرتی

ہیں ایک وہ حکایت وہ ہے جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک محب نے بیان فرمایا کہ: ''میں نے بغداد میں ایک غریب عیالدار شخص کے متعلق سنا ہوا عبادت گزار اور صابر تھا، ایک رات کو وہ نماز پڑھنے کے لئے بیدار ہوا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رونے لگے جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بیوی بچوں کو پاس بلا کر کہا تم سب حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجو اور کہا امید کامل ہے کہ اللہ عزوجل پر ہمارے درود و سلام کی برکت سے اپنے فضل و کرم اور جود و عطا سے ہمیں غنی کر دے۔

پس یہ تمام لوگ بیٹھ کر درود و سلام پڑھنے لگے یہاں تک کہ ان پر نیند کا غلبہ ہوا وہ شخص سو گیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، کل صبح سویرے تو فلاں مجوسی کے گھر جانا اسے سلام کہنا اور پیغام دینا کہ تیری دعا قبول ہوگئی ہے اور اس سے کہنا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تیرے نام یہ فرمان ہے کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے تجھے عطا فرمایا ہے اس میں سے میری مدد کر۔ کہتے ہیں اس پر وہ شخص جاگ پڑا اور خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا اور دل میں کہنے لگا، جس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا اس نے حق ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان ان کی صورت اختیار نہیں کر سکتا، لیکن یہ محال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایک مجوسی کے پاس بھیجیں اور اسے سلام فرمائیں۔

وہ دوبارہ سو گیا پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف

ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ وہی پہلے والی بات ارشاد فرمائی۔ صبح اٹھا نماز فجر ادا کی اور مجوسی کا گھر تلاش کرنے چل نکلا، وہ مجوسی شخص مشہور ومعروف دولتمند تھا اس کا گھر اسے بتایا گیا یہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا، اس وقت مجوسی کے سامنے اس کے بہت سے نوکر چاکر تھے۔ مجوسی نے اس کو نہ پہچانا اور بولا تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا مجھے آپ سے کوئی خاص بات کرنی ہے اس پر مجوسی نے حاضرین کو ہٹ جانے کو کہا۔ اب اس شخص نے مجوسی سے کہا، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تجھے سلام کہتے ہیں۔ مجوسی نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ اس نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ اس نے کہا تجھے معلوم نہیں میں مجوسی ہوں؟ اور میں ان کے پیغام کا منکر ہوں۔ اس نے کہا، میں سب کچھ جانتا ہوں لیکن میں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دو مرتبہ دیکھا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے اسی بات کی تاکید فرماتے تھے۔ مجوسی بولا، کیا خدا کو گواہ مان کر کہتے ہو کہ انہوں نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے؟ کہا خدا ﷻ گواہ ہے۔ پوچھا، انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ کہا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس سے کہو اللہ ﷻ کے دیے ہوئے سے میری مدد کرو اور یہ کہ تمہارے بارے میں دعا قبول ہوگئی ہے۔ مجوسی نے پوچھا، تمہیں کچھ معلوم ہے کہ دعا کیا ہے؟ اس محتاج شخص نے کہا، مجھے کچھ معلوم نہیں۔ مجوسی نے کہا اندر آؤ تا کہ میں تمہیں بتاؤں؟ وہ شخص کہتا ہے کہ میں اس مجوسی کے ہمراہ مکان کی چھت پر چلا گیا، مجوسی نے مجھ سے

کہا اپنا ہاتھ بڑھایئے اور یہ کہہ کر کلمہ پڑھا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا اور بہت اچھا مسلمان ہوا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو بلا کر کہا، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں گمراہ تھا اب اللہ عزوجل نے میری رہنمائی فرمائی ہے اور میں نے اسے قبول کر لیا ہے، میں تصدیق کرتا اور ایمان لاتا ہوں اللہ عزوجل پر اور اس کے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر، اب تم میں سے جو ایمان لائے اس کے ہاتھ میں جو کچھ ہے حلال ہے اور جو رہ گیا وہ میرا مال دیدے اور میری اس کی آشنائی ختم۔ اب ایک مخلوق تو اس کے نوکر تاجروں کی تھی جن میں سے اکثر ایمان لے آئے اور کچھ جو رہ گئے وہ اس کے پاس اس کا مال لے آئے۔ پھر اس نے اپنے بیٹے کو آواز دے کر بلایا اور کہا بیٹا میں نے اسلام کی ہدایت پائی ہے اور مسلمان ہو گیا ہوں، اگر تو مسلمان ہو جائے تو تیرا میرا رشتہ ہے اور اگر اپنے پہلے والے دین پر رہے تو میں تجھ سے بری ہوں۔ بیٹے نے کہا ابا جی! میں آپ کی مخالفت نہیں کر سکتا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ پھر اس نے اپنی بیٹی کو آواز دی جو مجوسی مذہب کے مطابق اپنے بھائی سے بیاہی گئی تھی پس اس نے اسے بھی وہی کچھ کہا جو بیٹے کو کہہ چکا تھا، وہ بولی ابا جی! بخدا عزوجل شادی کی پہلی رات سے ہی میں اپنے بھائی کے ساتھ خلوت کو ناپسند کرتی تھی اور

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس پر اسے بے انتہا خوشی ہوئی پھر وہ کہنے لگا، میں تمہیں اس دعا کا واقعہ بتاؤں جس کا ذکر تم نے کیا ہے؟ اور تمہیں وہ سب بتاؤں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہم سے راضی ہوئے؟ اس نے کہا، جی ہاں، ضرور بیان کیجیے۔ اس نومسلم نے کہا جب میں نے اپنی لڑکی کی شادی اس کے بھائی سے کی تو بہت بڑے کھانے کا اہتمام کیا جس سے شہری اور دیہاتی سب نے اپنا اپنا حصہ پایا اور کھائے بغیر کوئی نہ رہا، جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے تو مجھے تھکاوٹ محسوس ہوئی میں آرام کرنے کے لئے فرش پر لیٹ گیا، میرے پڑوس میں ایک بیوہ عورت تھی اس کے ہمراہ چھوٹی چھوٹی بچیاں تھیں وہ کہہ رہی تھیں کہ ہم حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، میں نے سنا، ان میں سے ایک اپنی ماں سے کہنے لگی، اماں جان! آپ نے دیکھا نہیں اس مجوسی نے گزشتہ رات کیا کیا؟ اس نے ہمارے دل میں کھانے کی خواہش بیدار کر دی لیکن ہمیں کھانا نہیں دیا جبکہ ہم بھوکے اور فقر و فاقہ کا شکار تھے، اللہ عزوجل اس کو ہماری طرف سے بہتر جزا نہ دے۔ نومسلم نے کہا، میں نے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹنے لگا اور میں سخت مغموم ہو گیا اور میں جلدی جلدی گھر گیا بہت سا سامانِ خورد و نوش ہمراہ لیا ان کی تعداد پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ تین بیٹیاں اور ان کی ماں، میں نے ان کے لئے چار سوٹ کپڑے اور بہت سی اشیائے ضرورت روانہ کیں اور خود اپنے گھر آ گیا۔ میرا بھیجا ہوا سامان جب ان کے پاس پہنچا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں اماں جی! ہم یہ کیسے کھائیں؟ یہ تو مجوسی ہے۔ ماں نے کہا، اللہ عزوجل کے رزق سے کھاؤ، یہ روزی اللہ عزوجل نے تمہاری

طرف بھیجی ہے اور وہ یہی کہے جا رہی تھیں ماں جی! ہم یہ کھانا نہیں کھائیں گے کیونکہ وہ شخص مجوسی ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس شخص کو اسلام کی ہدایت دے اور ہمارے جدِ امجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے جنت میں داخلہ عطا فرمادے۔ اب وہ اللہ عزوجل سے دعا مانگ رہی تھیں اور ان کی ماں دعا پر آمین کہتی جاتی تھی۔ یہ ہے وہ دعا جس کی خبر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تجھے دی اور اب میں تیرے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا اور جب میں نے اپنی بیٹی کا اپنے بیٹے سے نکاح کیا تھا تو اپنا مال بھی تقسیم کر کے نصف انہیں دے دیا تھا اور نصف اپنے پاس رکھ لیا تھا اب چونکہ اسلام نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی ہے تو میں نے تجھے ان کے قائم مقام ٹھہرالیا ہے، سو یہ مال اب تیرا ہے اس سے اپنے اہل وعیال کی مدد کر۔"

(سعادت الدارین للنبہانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف الوقائع والحکایات۔۔۔،ص:160،دار الکتب العلمیة بیروت)

✿...... صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کی فضیلت ......✿

حکایت نمبر 35:

"**ابوالمظفر محمد بن عبداللہ خیام سمرقندی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:
میں ایک روز ایک علاقے میں گیا اور راستہ بھول گیا، اچانک میں نے ایک مرد دیکھا جس نے مجھے کہا کہ میرے پاس آجاؤ۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا میں نے دل میں کہا کہ شاید یہ خضر ہیں۔ میں نے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے اپنا نام خضر بن ایلیا ابوالعباس بتلایا، میں نے ان کے پاس ایک اور بزرگ کو بیٹھے ہوئے دیکھا میں نے ان کا نام دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، یہ بزرگ الیاس

بن شام ہیں۔ میں نے عرض کی، کیا آپ نے **محبوبِ خدا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہاں۔ میں نے عرض کیا مجھے اس چیز سے خبر دیں جو آپ نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے تاکہ میں آپ سے روایت کرسکوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" پڑھے تو اس کا دل نفاق سے ایسا پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ ناپاک کپڑا پاک ہوجاتا ہے۔ نیز جو شخص "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر ستر دروازے رحمت کے کھول دیتا ہے۔

نیز یہ حدیث بھی بیان کی کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجلس میں بیٹھ کر یہ پڑھتا ہے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تو اللہ تعالیٰ اس پر فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جو اسے غیبت کرنے سے روکتا ہے۔ اور مجلس سے اٹھ کر پڑھے۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ"

تو اللہ سبحانہ لوگوں کو روک دیتا ہے کہ اس کی غیبت کریں۔"

(جذب القلوب، ص:252)

درود شریف کی برکت سے پریشانیوں کا حل

۞...... ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھنا...... ۞

حضرت خالد بن طہمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً قُضِیَتْ لَهٗ مِائَةُ حَاجَةٍ۔

ترجمہ: ”جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اس کی سو حاجات پوری ہوں گی۔“

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول ﷺ، ص: 134، دار الکتاب العربی بیروت)

۞...... سو حاجات پوری ہوں گی...... ۞

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِی یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ ؛ سَبْعِیْنَ مِنْهَا لِاٰخِرَتِهٖ وَثَلَاثِیْنَ مِنْهَا لِدُنْیَاهُ۔

ترجمہ: ”جس نے روزانہ مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا اللہ ﷻ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ان میں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی حاجات ہوں گی۔“

(کنز العمال، ج: 1، ص: 255، رقم الحدیث: 2229)

❁...... صبح کی نماز کے بعد درودِ پاک پڑھنا...... ❁

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے سو مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرماتا ہے تمیں جلدی اور ستر اس کے لئے ذخیرہ کی جاتی ہیں اور اسی طرح مغرب میں بھی پڑھے، صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیسے آپ پر درود بھیجیں ارشاد فرمایا، ان الفاظ میں:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حتیٰ کہ سو کی تعداد مکمل کر لے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ لسخاوی، الباب الخامس بالصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص:179، دار الکتاب العربی بیروت)

❁...... سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روٹی عطا فرمانا...... ❁

حکایت نمبر 36:

ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں داخل ہوا میں بھوکا تھا پانچ دن سے میں نے کوئی چیز نہ کھائی تھی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس آیا اور میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر سلام عرض کیا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں یہ رات آپ کا مہمان ہوں، یہ عرض کرنے کے بعد میں وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو گیا۔

میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حرکت دی اور فرمایا اٹھو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں نے بوسہ دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روٹی عطا فرمائی نصف میں نے کھائی تو میں بیدار ہو گیا۔ میں نے کیا دیکھا کہ نصف میرے ہاتھ میں ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الرابع تبلیغہ سلام من یسلم علیہ... ص: 166 دار الکتاب العربی بیروت)

❁ ...... سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا کھلانا ...... ❁

حکایت نمبر 37:

ابوحفص حداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا، میں پندرہ دن سے بھوکا تھا پس میں نے اپنا پیٹ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک سے لگایا اور کثرت سے درود وسلام پیش کیا اور عرض کیا یارسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! اپنے مہمان کو سیر کیجئے کہ بھوک سے نڈھال ہے۔ پھر مجھے نیند کا غلبہ ہوا، خواب میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی جسے میں کھا رہا ہوں، اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اب میں بالکل سیر تھا اور آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

(سعادت الدارین للنبہانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔، ص:149، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

...... ہاتھ کی تکلیف ختم ہوگئی ......

حکایت نمبر 38:

عبد الرحیم بن عبد الرحمٰن بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حمام میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر موچ آگئی میرا ہاتھ سوج گیا میں نے درد کے ساتھ رات گزاری، خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ میں نے پکارا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' اے بیٹے تیرے درود بھیجنے نے مجھے بے چین کر دیا۔ میں صبح اٹھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے درد اور سوجن وغیرہ ختم ہو چکی تھی۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الرابع تبلیغہ سلام الھم یسلم علیہ۔۔۔، ص:167، دار الکتاب العربی بیروت)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا مدد فرمانا

حکایت نمبر 39:

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص جسے **محمد بن مالک** کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ فرماتے ہیں، میں بغداد گیا تا کہ **ابوبکر بن مجاہد** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر پڑھوں۔ ایک دن ہم پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص پرانے عمامے، پرانی قمیص اور پرانی چادر میں ملبوس آیا۔ **شیخ ابوبکر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہوئے، اسے اپنی جگہ پر بٹھایا اس سے اُسکا اور اُس کے بچوں کا حال دریافت کیا۔ اس شخص نے بتایا کہ آج رات میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے، گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد مانگا ہے حالانکہ میرے پاس ایک ذرہ بھی نہیں۔

شیخ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں (اس کی یہ بات سن کر) پریشانی کی حالت میں سو گیا۔ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، غمگین کیوں ہو؟ علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جاؤ اور اسے جا کر میرا سلام کہنا اور یہ نشانی بتانا کہ تم جمعہ کی رات مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھنے کے بعد سوتے ہو، اس جمعہ کی رات تم نے مجھ پر سات سو مرتبہ درود پڑھا تھا کہ خلیفہ کا قاصد آیا اور تمہیں بلا کر لے گیا، پھر واپس آ کر تم نے مجھ پر درود پڑھا حتیٰ کہ تم نے ہزار مرتبہ درود شریف مکمل کر لیا۔ اسے کہنا کہ سو دینار اس آدمی کو دیدو تا کہ یہ اپنی ضرورت پوری کرے، **ابوبکر بن مجاہد** رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر اس آدمی کو ساتھ لے کر وزیر کے دروازہ پر پہنچ گئے

اور ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وزیر کو کہا، اس آدمی کو تیری طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے، وزیر خوشی سے اٹھ کھڑا ہوا پھر اسے اپنی جگہ پر بٹھا کر اس سے پورا قصہ دریافت کیا۔ اس شخص نے وزیر کو تمام خواب سنایا، وزیر خوش ہوا اور اپنے غلام کو تجوری نکالنے کا حکم دیا۔ اس نے سو دینار نکالے اور نومولود کے باپ کو دے دیئے پھر اس نے سو دینار اور نکالے تا کہ شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیئے مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ وزیر نے کہا، حضرت! اس سچی خبر کی بشارت دینے پر آپ مجھ سے یہ نذرانہ لے لیں، یہ میرا اور اللہ ﷻ کا ایک راز تھا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں۔ پھر وزیر نے مزید سو دینار نکالے اور اس ضرورت مند آدمی سے کہا یہ اس خوشی میں لے لو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو میرے ہر جمعہ کی رات کے درود کا علم ہے پھر اس نے سو دینار نکالے اور کہا یہ آپ کی اس تھکاوٹ کے بدلے میں ہیں جو آپ کو ہماری طرف آتے ہوئے برداشت کرنا پڑی۔ اس طرح یکے بعد دیگرے وزیر صاحب سو سو دینار نکالتے رہے حتیٰ کہ ہزار دینار نکال لئے مگر اس آدمی نے کہا میں صرف وہ لوں گا جن کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔

۞......کشتی ڈوبنے سے بچ گئی......۞

حکایت نمبر 40: حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر نے بتایا کہ وہ نمکین سمندر میں ایک کشتی پر سوار تھے، فرماتے ہیں ایسی شدید ہوا چل پڑی کہ اس سے بہت کم لوگ نجات پاتے تھے، میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے کہ تم کشتی والوں سے کہو کہ وہ ہزار مرتبہ یہ درود پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

ترجمہ: ''اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود جس کی برکت سے تو نجات دے ہمیں تمام خوفوں اور آفتوں سے اور پوری فرمائے تو اس کے باعث ہماری ساری حاجتیں اور پاک کر دے تو ہمیں اس کی برکت سے تمام گناہوں سے اور بلند کر دے تو ہمیں اس کی برکت سے اعلیٰ درجات پر اور دنیا و آخرت میں تمام بھلائیوں کے انتہائی درجوں پر پہنچا دے۔''

فرماتے ہیں میں بیدار ہوا اور تمام کشتی والوں کو اپنا خواب سنایا ہم نے تقریباً تین سو مرتبہ ہی ابھی درود شریف پڑھا ہوگا کہ اللہ عزوجل نے ہماری یہ مصیبت دور فرمادی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کی برکت سے اس ہوا کو روک دیا۔ حسن بن علی فرماتے ہیں کہ جو اس درود کو ہزار مرتبہ جس کسی مہم، مصیبت، تکلیف کیلئے پڑھے گا اللہ اس کی وہ تکلیف دور فرمائے گا اور اس کی امید پوری فرمادے گا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص:220، دار الکتاب العربی بیروت)

پاؤں کا سن ہونا ختم ہو گیا......

حکایت نمبر 41: حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں ایک آدمی کا پاؤں سن ہو گیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اپنے محبوب ترین آدمی کو یاد کرو تو اس نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، پس پاؤں کا سن ہونا ختم ہو گیا۔ بخاری نے الادب المفرد میں عبدالرحمٰن بن سعد کی سند سے نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک آدمی نے کہا اپنے محبوب ترین انسان کا ذکر کرو تو انہوں نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص:225، دار الکتاب العربی بیروت)

ہاتھ کٹنے سے بچ گیا......

حکایت نمبر 42:

ایک شخص رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک شخص کے خلاف دعویٰ دائر کیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کیا ہے اس پر اس نے دو گواہ بھی پیش کر دیے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس ملزم کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا، پس مدعیٰ علیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ اونٹ کو بلا کر پوچھیں کہ اسے کس نے چرایا ہے؟ مجھے اللہ ﷻ سے امید ہے کہ

اونٹ میرا بے قصور ہونا بیان کرے گا، پس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کو منگوایا اور فرمایا اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اونٹ نے فصیح زبان میں عرض کیا، آپ اللہ ﷻ کے برحق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ملزم کے ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی اور گواہ سب منافق ہیں ان لوگوں نے اس شخص کے ہاتھ کٹوانے کے لئے دشمنی کی بناء پر باہم اتفاق کرلیا ہے اور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ دراصل آپ سے عداوت ہے۔ یہ سن کر رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس صحابی سے دریافت فرمایا ، اللہ ﷻ نے کس عمل کی بناء پر تجھے ہاتھ کٹنے سے بچایا؟ عرض کیا یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس کوئی بڑی نیکی نہیں بجز اس کے کہ اٹھتے بیٹھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتا رہتا ہوں، فرمایا اس پر ہمیشہ کاربند رہنا اللہ ﷻ نے اس کے طفیل جس طرح دنیا میں تمہیں ہاتھ کٹنے سے بچایا اسی طرح دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔

(سعادت الدارین للنبهانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔، ص:152، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

……چودھویں کے چاند سے زیادہ چمکتا چہرہ……

حکایت نمبر 43:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ایک شخص کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور انہوں نے

گواہی دی کہ اس شخص نے ان کی اونٹنی چوری کی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اس شخص نے یہ درود پڑھنا شروع کیا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ صَلَاتِکَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ شَیْءٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ

جب اس نے یہ پڑھا تو اونٹ بول پڑا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ شخص میرے چوری کرنے سے بری ہے۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کو کون میرے پاس لے آئے گا چند آدمی گئے اور اسے لے کر آگئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تم نے واپس جاتے ہوئے کیا پڑھا ہے اس نے جو پڑھا تھا وہ بتا دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ فرشتے مدینہ طیبہ کی گلیوں کو گھیرے ہوئے ہیں حتیٰ کہ وہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہو جاتے پھر فرمایا، جب تم پل صراط پر اترو گے تو اس وقت تمہارا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص: 239، دار الکتاب العربی بیروت)

❁..... وزارت دوبارہ مل گئی ..... ❁

حکایت نمبر 44:

علی بن عیسیٰ وزیر فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

پر کثرت سے درود وسلام پڑھا کرتا تھا جب مجھے وزارت سے معزول کر دیا گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سواری پر ہوں اور اسی حال میں میری نظر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی، پس میں آپ کی خاطر اتر کر پیدل چلنے لگا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ لوٹ جاؤ، صبح اٹھا تو وزارت کی ذمہ داری پھر میرے سپرد ہو گئی، یہ سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا صدقہ ہے۔

سعادت الدارین لنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔،ص:149،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

...... درندہ سے حفاظت ہو گی ......

حکایت نمبر 45:

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک جنگل میں تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک درندہ آ گیا، ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے پس انہوں نے خوفزدہ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا شروع کر دیا، اس حدیث صحیح کے پیشِ نظر کہ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اللہ عزوجل کا درود اس کی رحمت ہے اور جس پر اللہ عزوجل رحمت فرما دے اس کو وہی کافی ہے، پس اسی کے صدقے ان کی جان بچی۔

سعادت الدارین لنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔،ص:152،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

قید سے نجات مل گئی

حکایت نمبر 46

بغداد کا ایک بہت مالدار شخص خشکی اور سمندر میں (تجارتی) سفر کرتا تھا یہاں تک کہ گردش دوراں نے اس کے احوال درہم برہم کر دیے اس کا تمام مال و دولت تباہ ہو گیا اور وہ لوگوں کے قرض کے بوجھ تلے دب گیا اور برے طریقے سے مجبور ہو گیا۔

ایک مرتبہ ایک قرض خواہ کا اس سے آمنا سامنا ہو گیا قرض خواہ کا اس پر پانچ سو روپے قرض تھا، اس نے مانگا مگر مقروض کے پاس چونکہ کچھ بھی نہ تھا اس لیے معذرت کی۔ اس پر قرض خواہ نے اسے ذلیل کرنے کے بعد قاضی کے سامنے جا کھڑا کیا، قاضی کے سامنے جا کر بھی اس نے اقرار کر لیا۔ قاضی نے مقروض سے کہا، اس کا مال دو! وہ کہنے لگا میرے پاس کچھ نہیں، قاضی نے کہا کوئی معتبر ضامن پیش کرو ورنہ میں تمہیں قید خانے میں ڈال دوں گا۔ مقروض وہاں سے باہر آیا مگر کوئی قابل اعتبار ضامن نہ ملا، سرکاری ملازم نے کہا، قاضی کے فیصلے کے مطابق تجھے قید میں ڈالنا ضروری ہو گیا ہے اس شخص نے قرض خواہ سے رعایت مانگی اور خدائے بزرگ ﷻ کے نام پر سوال کیا اسے ایک رات کے لیے چھوڑ دے تا کہ وہ اپنے بچوں کے ہمراہ آخری رات گزار سکے اور یہ کہ صبح سویرے وہ خود اس کے پاس حاضر ہو جائے گا اور قید خانے میں چلا جائے گا اور وہیں اس کی قبر بنے گی الا یہ کہ اللہ ﷻ اس پر کرم کر دے اور مصیبت دور فرما دے

اور یہ بھی کہا کہ اس رات کے میرے ضامن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں گے اس پر قرض خواہ نے کہا مجھے منظور ہے، وہ شخص (قیدی) مغموم، پریشان اور دل برداشتہ ہو کر اپنے گھر کو چلا گیا۔ بیوی نے پوچھا، آپ نے کیا حالت بنا رکھی ہے؟ اور آج دن بھر کہاں رہے ہو؟ اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ میں نے قرض خواہ سے اللہ ﷻ کا واسطہ دے کر آج رات گھر بسر کرنے اور الوداع کہہ کر صبح سویرے واپس آنے کا وعدہ کر کے آیا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس پر ضامن بنایا ہے تب کہیں قرضخواہ نے مجھے چھوڑا ہے اور میں گھر آیا ہوں۔ بیوی بولی فکر نہ کرو، جس کے ضامن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں وہ کیوں مغموم رہے؟

اس کے بعد اس مقروض نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام پڑھنا شروع کر دیا یہاں تک کہ اس کی آنکھ لگ گئی، خواب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار ہوا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، بشارت ہو! صبح سویرے بادشاہ کے وزیر کے پاس جا کر کہنا تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سلام فرماتے ہیں اور تجھے حکم دیتے ہیں کہ میری طرف سے پانچ سو دینار کا وہ قرض ادا کر دو جس کے سبب سے قاضی نے مجھے قید کرنے کا حکم سنایا ہے اور میں تو صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضمانت سے نکلا ہوں۔ پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وزیر کی ایک نشانی بھی بتائی ہے اور فرمایا اس سے کہنا کہ تم ہر رات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود وسلام بھیجتے ہو، گزشتہ

رات تم گنتی میں بھول گئے اور تمہیں شک گزرا کہ نہ جانے گنتی پوری ہوئی یا نہیں حالانکہ فی الواقع گنتی پوری تھی۔ یہ مبارک خواب دیکھ کر وہ آدمی خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔

پھر جب وہ نماز فجر سے فارغ ہو کر وزیر کی طرف چلا، دیکھتا کیا ہے کہ وزیر اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہے اور سواری کا جانور سامنے ہے اس نے وزیر کو سلام کیا اور کہا کہ مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے، اس نے کہا تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میری طرف سے قرض ادا کرو جو اتنا اتنا ہے، نشانی یہ ہے کہ تم مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہو، گذشتہ رات تم بھول گئے اور تمہیں شک گزرا کہ تعداد مکمل ہوئی ہے یا نہیں؟ جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری تعداد مکمل ہے، وزیر نے جب یہ بات سنی تو اس پر اس مقروض کی سچائی ظاہر ہو گئی۔ وزیر اندر گیا اور اس کو بھی اندر آنے کو کہا، وزیر نے کہا ذرا اپنی بات دہراؤ، اس نے اسکے روبرو پھر بات دہرائی۔ وزیر بہت خوش ہوا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا، مرحبا! اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد، اور اسے پانچ سو دینار قرض کی ادائیگی، پانچ سو دینار اہل وعیال کے لئے، مزید پانچ سو دینار گھریلو اخراجات کیلئے، پانچ سو دینار خوشخبری سنانے کے لئے پانچ سو دینار سچا خواب بیان کرنے کے۔ اب خواب دیکھنے والا شخص خوشی خوشی گھر لوٹا پانچ سو دینار گھر اور قرض خواہ کی طرف چل پڑا اور اس کو

قاضی کے پاس چلنے کو کہا، وہاں پہنچا تو قاضی نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور کہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ قرض میں تمہاری طرف سے خود ادا کروں۔ اس کے علاوہ میرے مال سے اتنی ہی مزید رقم تمہیں دی جائے گی اس پر قرض خواہ نے کہا، میں تمہیں گواہ بنا کر سارا قرض بھی چھوڑتا ہوں اور اپنی جیب سے مزید اتنی ہی رقم دیتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اور آپ نے مجھے یہی وصیت فرمائی ہے اب یہ شخص اس حال میں لوٹا کہ چار ہزار دینار کا مالک تھا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کی برکت اور پھل ہے۔

(سعادت الدارین للنبہانی باب الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراقی والحکایات ۔۔۔ ص: 161، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞ ..... درودِ پاک پڑھنے والے کی عید ہو گئی ..... ۞

حکایت نمبر 47:

شیخ ابوالحسن بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درود وسلام میں منہمک رہا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھ پر تنگدستی اور غربت کے دن آ گئے یہاں تک کہ میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہ رہی، عید سر پر آ گئی مگر ہم بدستور تہی دست تھے، عید کی رات آ گئی مگر ہمارے پاس کھانے یا پہننے کو کچھ نہ تھا، وہ رات ہم نے شدید تکلیف میں گزاری۔

رات کا کچھ وقت ہی گزرا ہو گا کہ ہمارے دروازے پر زور زور سے دستک

ہوئی دروازے کے باہر شور و غل تھا، ہم نے دروازہ جو کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں شمعیں فروزاں ہیں، ان میں فلاں کا بیٹا بھی تھا جو اپنے وقت کے خاص لوگوں میں سے تھا، وہ ہمارے گھر داخل ہوا۔ ایسے وقت میں اس کی آمد سے ہمیں حیرانی ہوئی، اس نے کہا کہ تمہارے پاس میرے آنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت ابوالحسن اور اس کے بچے سخت فقر و فاقہ اور پریشانی کا شکار ہیں لہٰذا اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے سے جتنا کچھ ہو سکے اس کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ بچوں کے لئے پوشاک اور خورد و نوش کا بندوبست کر سکے تا کہ عید کے موقع پر وہ بھی خوش و خرم ہوں، میں اٹھا اور یہ کپڑے اور سامان خورد و نوش ہمراہ لایا ہوں، دو درزی بھی میرے ساتھ ہیں، یہ کہہ کر اس نے درزیوں کو ناپ لیکر کپڑے سینے کا حکم دیا اور کہا کہ پہلے بچوں کے کپڑے سینا پھر بڑوں کے۔ درزی صبح تک وہیں بیٹھے بیٹھے کپڑے سیتے رہے حتی کہ گھر والوں نے صبح خوشی خوشی عید کی۔

سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ ص:162، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

❁ ...... مرض سے نجات مل گئی ...... ❁

حکایت نمبر48:

بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو حبس بول (پیشاب بند ہونے) کا مرض لاحق ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب

الدین بن ارسلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف بیان کی۔ انہوں نے فرمایا تم عمدہ، تجربہ شدہ نسخے سے کیوں غافل ہو، یہ درود شریف پڑھا کر:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ

خواب سے بیدار ہو کر ان صاحب نے اس درود شریف کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض جاتا رہا۔

(فضائل درود شریف، صفحہ 57)

...... موت کی تلخی سے محفوظ رہا ......

حکایت نمبر 49:

ایک صاحب کسی بیمار کے پاس تشریف لے گئے (جبکہ ان کی نزع کی حالت تھی) ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی محسوس کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہو رہا اس لئے کہ میں نے علماء کرام سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

(فضائل درود شریف، صفحہ 57)

﷽ ...... گرفتاری سے نجات مل گئی ...... ﷽

حکایت نمبر 50:

حضرت ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہیں کہ دمشق کے مفتی علامہ حامد آفندی جو ایک بزرگ ہستی تھے۔ ان کو دمشق کے بعض وزراء نے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تو مفتی صاحب نے رات بڑی بے قراری میں گزاری اور خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک درود شریف تعلیم فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے اللہ کریم سب رنج و غم دور فرما دے گا۔ چنانچہ وہ بیدار ہوئے اور درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے سب رنج و غم دور فرما دیئے وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ

اسی طرح ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک فتنہ عظیم کھڑا ہوا تو میں نے اس درود شریف کو پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی دو سو مرتبہ بھی نہیں پڑھا تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے خبر دی کہ فتنہ ختم ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(افضل الصلوٰۃ صفحہ 154)

مرنے کے بعد درودِ شریف کی برکتیں

..... کثرتِ درود کا انعام .....

حکایت نمبر 51:

ابو العباس احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے خواب میں انہیں شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بدن پر خوبصورت لباس اور سر پر جواہر سے مزین تاج سجا ہوا ہے۔ اس شخص نے پوچھا، جناب! اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل نے میری مغفرت فرما دی ہے، میری عزت و تکریم کی گئی ہے اور مجھے جنت میں داخل فرمایا۔ اس شخص نے پوچھا، اس عظمت و عزت کا سبب آپ کا کونسا عمل تھا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میرا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر کثرت سے درود و سلام پڑھنا میری اس عزت و کرامت کا سبب بنا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ ...ص 123، دار الکتاب العربی بیروت)

...... با آوازِ بلند درودِ پاک پڑھنے کی برکت ......

حکایت نمبر 52:

ایک صوفی صاحب فرماتے ہیں، میں نے مسطح نامی ایک شخص کو ان کی وفات کے بعد دیکھا جو اپنی زندگی میں مزاحیہ طبیعت کے مالک تھے۔ میں نے ان سے پوچھا "اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ فرمایا؟" مسطح نے بتایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے معاف فرما دیا۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب تجھے معاف فرمایا؟ اس نے بتایا کہ میں ایک محدث کے پاس حدیث لکھا کرتا تھا ایک دن میرے استاد صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو میں نے بھی ان کے ساتھ بلند آواز سے درود پڑھا۔ جب میں نے بلند آواز سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو تمام لوگ جو وہاں پر موجود تھے انہوں نے بھی سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو اللہ عزوجل نے اس دن ہم سب کی بخشش فرمادی۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ لسخاوی، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ ۔۔۔ص:124، دار الکتاب العربی بیروت)

...... جنت میں داخلہ ......

حکایت نمبر 53:

ابوالحفص کاغذی ایک بہت بڑا سردار تھا۔ کسی نے اس کی وفات کے

بعد خواب میں اسے دیکھا تو پوچھا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا ہے۔ ابو الحفص نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمائی اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔ اس شخص نے پوچھا اللہ عزوجل نے تجھ پر ایسی کرم نوازی کیوں فرمائی ہے؟ ابو الحفص نے بتایا کہ جب میں فرشتوں کے سامنے کھڑا تھا تو انہوں نے میرے گناہوں اور میرے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنے کا حساب لگایا تو انہوں نے میرے درود کو میرے گناہوں سے زیادہ پایا۔ تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے میرے فرشتو! اس کا حساب مت کرو اور اسے میری جنت میں لے جاؤ۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ ۔۔۔ص:124، دار الکتاب العربی بیروت)

...... درودِ پاک کی برکت سے بخشش ہوگئی ......

حکایت نمبر 54:

بعض روایات میں ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص انتہائی گنہگار تھا، جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے بغیر کفن ودفن کے پھینک دیا۔ اللہ عزوجل نے اپنے پاک نبی موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اسے غسل دو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو کیونکہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: یارب! تو نے کس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: اس نے ایک دن تورات کو کھولا اور اس میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لکھا ہوا پایا۔ تو اس نے آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا۔ اس لئے میں نے اس کو معاف فرما دیا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ۔۔۔ص:124، دار الکتاب العربی بیروت)

...... درودِ پاک پڑھنے سے جاں بخشی ......

حکایت نمبر 55:

حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میرا ایک پڑوسی فوت ہو گیا میں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ ﷻ نے تیرے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ اس نے کہا اے شبلی! مجھ پر بہت بڑی بڑی مصیبتیں گزریں حتی کہ سوال و جواب کے وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ کیا میری موت اسلام پر نہیں ہوئی؟ تو ندا آئی کہ یہ پریشانیاں دنیا میں زبان کی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ہیں۔ اسی دوران جب عذاب کے فرشتے میرے قریب آنے لگے تو ایک خوبصورت عمدہ خوشبو والا شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہو گیا اور اس نے مجھے چند جوابات یاد کروائے جو میں نے فرشتوں کے سامنے پیش کر دیے تو میری جاں بخشی ہو گئی۔ میں نے اس نورانی شخص سے پوچھا: اللہ ﷻ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ اس نے کہا میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو تیرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنے کی وجہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب مجھے تمہاری ہر تکلیف پر مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ۔۔۔ص:128، دار الکتاب العربی بیروت)

...... ستر ہزار افراد کو عذاب سے نجات ......

حکایت نمبر 56:

ایک عورت **حضرت حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئی اور کہا اے شیخ میری لڑکی فوت ہو چکی ہے میں اسے خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ **حضرت حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا چار رکعت نفل اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں ''سورۂ فاتحہ'' ایک مرتبہ اور ''سورۂ تکاثر'' ایک مرتبہ پڑھو اور یہ نماز عشاء کی نماز کے بعد پڑھ کر پہلو کے بل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے سو جاؤ یہاں تک کہ تجھے نیند آ جائے۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا، اس نے اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے، اس پر گندھک کا لباس ہے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں پاؤں میں آگ کی زنجیر ہے۔ جب بیدار ہوئی تو دوبارہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئی اور پورا خواب سنایا۔ **حضرت حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، کچھ مال صدقہ کرو۔ امید ہے اللہ عزوجل اسے معاف فرما دے گا۔ پھر **حضرت حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی رات سوئے تو عالمِ خواب میں خود کو جنت کے باغ میں دیکھا، ایک خوبصورت تخت جس پر ایک حسین و جمیل عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ سر پر نور کا تاج سجا ہوا ہے۔ کہنے لگی اے حسن! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نہیں، اس نے کہا میں اس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے ایک وظیفہ بتایا تھا۔ آپ

نے فرمایا، تیری ماں نے تو مجھے تیری یہ اچھی حالت نہیں بتائی تھی۔ اس لڑکی نے جواب دیا "میری ماں نے سچ کہا تھا"۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا، پھر تمہیں یہ مقام کیسے ملا؟ اس نے کہا، ہم ستر ہزار افراد عذاب میں مبتلا تھے مگر ایک نیک آدمی ہمارے قبرستان سے گزرا اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا اور اس کا ثواب ہمیں پہنچایا۔ اللہ ﷻ نے اس درود کو اس کی طرف سے قبول فرمایا اور ہم تمام کو اس درود شریف کی برکت سے اس عذاب سے نجات عطا فرمائی اور مجھے یہ مرتبہ ملا جو آپ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرمارہے ہیں۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ۔۔۔، ص: 136، دار الکتاب العربی بیروت)

۔۔۔۔۔ آگ سے نجات کا پروانہ ۔۔۔۔۔

حکایت نمبر 57:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ خلاد بن کثیر نزع کی حالت میں تھے تو ان کے تکیے کے نیچے ایک کاغذ کا ٹکڑا پایا گیا جس پر یہ لکھا تھا ھٰذِہٖ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ کَثِیْرٍ "یہ خلاد بن کثیر کے لئے آگ سے نجات کا پروانہ ہے"۔ لوگوں نے ان کے گھر والوں سے خلاد بن کثیر کا عمل پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص:199، دار الکتاب العربی بیروت)

...... سیاہ چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک اُٹھا ......

حکایت نمبر 58:

شیخ ابو حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاذ فرماتے ہیں کہ میں نے حرم شریف میں ایک شخص کو دیکھا جو حرم میں، عرفہ میں اور منیٰ میں ہر جگہ کثرت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ رہا ہے۔ میں نے کہا اے شخص! ہر جگہ کے لئے ایک علیحدہ ورد ہے، تو نہ دعا مانگتا ہے نہ نفل پڑھتا ہے، **نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے علاوہ تم کچھ بھی نہیں کرتے، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس شخص نے کہا، میں اپنے والد کے ساتھ بیت اللہ کا حج کرنے کیلئے خراسان سے نکلا جب ہم کوفہ پہنچے تو میرے والد سخت بیمار ہو گئے حتیٰ کہ وہ اس بیماری میں فوت ہو گئے۔ میں نے کپڑے سے ان کا منہ ڈھانپ دیا پھر میں ان سے کچھ دور ہو گیا، کچھ دیر کے بعد واپس آیا تو والد کا چہرہ دیکھا کہ وہ گدھے کی شکل میں تبدیل ہو چکا تھا۔ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو انتہائی پریشان ہوا، میں نے سوچا کہ لوگوں کے سامنے اس حالت کا کیسے اظہار کروں گا۔ میں مغموم ہو کر بیٹھ گیا، بیٹھے بیٹھے اونگھ آ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے والد کے پاس آیا چہرے سے کپڑا اٹھایا، والد کے چہرے کو دیکھ کر اس پر کپڑا ڈال دیا پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا، غمگین کیوں ہو؟ میں نے کہا جناب! میں غمزدہ کیوں نہ ہوں جبکہ میرے والد صاحب اس تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اس نورانی چہرے والے شخص نے کہا، تجھے خوشخبری ہو اللہ ﷻ نے تمہارے والد کی یہ تکلیف دور کر

دی ہے۔ میں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو والد صاحب کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ میں نے اس ہستی سے پوچھا، خدارا، آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپکی تشریف آوری کتنی مبارک ہے، اس ہستی نے جواب دیا،" میں تمہارا نبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ جب انہوں نے مجھے تعارف کرایا تو میں بہت خوش ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مجھے اس واقعہ کی خبر نہ دیں گے جو میرے والد کے ساتھ پیش آیا۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" تیرا والد سود کھاتا تھا، اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ جو سود کھائے گا اللہ عزوجل اس کی شکل دنیا میں یا آخرت میں گدھے کی طرح بنا دے گا۔ لیکن تیرے والد کی یہ عادت تھی کہ سونے سے پہلے ہر رات مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا تھا۔ جب سود کھانے کی وجہ سے وہ اس تکلیف میں مبتلا ہوا تو میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کرتا ہے۔ اس نے مجھے تمہارے والد کی اس حالت کی خبر دی میں نے اللہ عزوجل سے اس کی سفارش کی تو اللہ عزوجل نے میری سفارش اس کے حق میں قبول فرمائی۔ وہ شخص کہتا ہے کہ پھر میں بیدار ہو گیا والد صاحب کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ میں نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا، پھر اس کی تجہیز و تدفین کی، دفن کرنے کے بعد کچھ وقت قبر پر بیٹھ گیا میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ غیب سے آواز آئی، کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے والد صاحب پر یہ عنایت کیوں ہوئی؟ میں نے کہا نہیں، تو غیبی آواز آئی۔" اس نوازش کا سبب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا تھا۔" میں نے اس کے

بعد قسم اٹھائی کہ میں کسی حالت اور کسی وقت بھی درود وسلام کو ترک نہ کروں گا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص: 236، دار الکتاب العربی بیروت)

..... سیاہ چہرہ سفید اور روشن ہو گیا .....

حکایت نمبر: 59

اسی قسم کی حکایت **حضرت سفیان ثوری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک حاجی کو دیکھا وہ کثرت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا، یہ جگہ تو اللہ ﷻ کی ثناء کیلئے ہے۔ اس نے کہا، میں اپنے شہر میں تھا کہ میرا بھائی فوت ہو گیا میں نے اس کا چہرہ دیکھا تو وہ سیاہ ہو چکا تھا مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ یہ سارا گھر تاریک ہے میں انتہائی پریشان تھا کہ اچانک ایک شخص ہمارے گھر میں آیا اس کا چہرہ گویا روشن سورج ہے، اس نے میرے بھائی کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا پھر اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اس کی سیاہی زائل ہو گئی اور چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح ہو گیا میں یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو۔ اللہ ﷻ تیرا بھلا کرے۔ تو اس نے جواب دیا۔ ''میں وہ فرشتہ ہوں جو ہر اس شخص پر مقرر کیا جاتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا ہے اور میں کثرت سے درود پڑھنے والے ہر شخص کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہوں۔ تیرا بھائی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتا تھا اس تکلیف کی وجہ سے جب اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے کی وجہ سے اس کی سیاہی کو دور کر دیا اور سفیدی و چمک عطا فرما دی۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ،ص:237،دار الکتاب العربی بیروت)

پیٹ کا مرض دور ہو گیا

حکایت نمبر 60:

ایک دوسری روایت میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یوں مروی ہے، آپ نے فرمایا: میں حج کر رہا تھا کہ ایک نوجوان آیا، ہر قدم پر "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ" کا ورد کرتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا، کیا تم ہر جگہ درود جان بوجھ کر پڑھ رہے ہو اس نے کہا، ہاں۔ پھر اس نوجوان نے مجھ سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ میں نے کہا، میں سفیان ثوری ہوں۔ اس نے کہا: وہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو عراق میں رہتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا کیا تم اللہ عزوجل کی معرفت رکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں اس نے کہا: آپ نے اللہ عزوجل کو کیسے پہچانا ہے؟ میں نے کہا: اس دلیل سے کہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ (حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے علاوہ بھی اسے کئی دلائل دیے) پھر فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا، تم درودِ پاک کیوں کثرت سے پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا میں حج کر رہا تھا اور میری والدہ میرے ساتھ تھی۔ میری والدہ کا وہیں انتقال ہو گیا۔ ان کا پیٹ پھول گیا اور چہرہ سیاہ ہو گیا۔ میں ان کے پاس غمزدہ ہو کر بیٹھ گیا۔ میں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی فریاد عرض کی۔ وہ شخص کہتا ہے کہ اچانک تہامہ کی طرف سے ایک بادل اٹھا پھر ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخص نمودار ہوئے اور

بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے، انہوں نے اپنے ہاتھ سے میری والدہ کے چہرے اور پیٹ کی طرف اشارہ فرمایا تو دونوں صحیح ہو گئے۔ چہرہ سفید ہو گیا اور پیٹ کا مرض ختم ہو گیا۔ پھر وہ جانے لگے تو میں نے ان کا دامن پکڑ لیا اور پوچھا، آپ کون ہیں؟ جنہوں نے میری تکلیف کو دور کیا، انہوں نے فرمایا، ''میں تیرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی وصیت فرمایئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ہر قدم اٹھاتے، رکھتے وقت محمد اور آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس ،الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ،ص 238،دار الکتاب العربی بیروت)

۞...... اللہ عزوجل کے ہاں صدیقین میں ......۞

حکایت نمبر 61:

حضرت سیدی احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''میں نے دو آدمیوں کو دیکھا جن کو میں جانتا تھا کہ وہ حکومت کے ملازم تھے، میں نے انہیں مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، میں نے ان سے کہا۔ تم تو فوت ہو گئے تھے؟ وہ بولے ہاں! میں نے کہا میں تمہیں خدائے بزرگ و برتر اور نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ بولے اللہ عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے ہم پر رحم فرمایا، میں نے کہا، تم وفات پا چکے تھے اور خزانے کے سپاہی تھے (مراد یہ کہ پھر کیسے بخشش ہو گئی؟) انہوں نے کہا چونکہ ہم لوگ طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے تھے پس اللہ عزوجل نے ہم پر رحم فرمایا اور ہماری مغفرت فرما دی، پھر میں نے ان سے

خدا ﷻ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھا، کیا تم پر ہمارا حال کھلا ہے؟ یا تمہیں ہمارے انجام کا کچھ علم ہے کہ ہمارے ساتھ کیا پیش آئے گا؟ کہا کہ تمہیں مبارک ہو کہ تم اللہ ﷻ کے ہاں صدیقین میں سے ہو، میں نے انہیں خدا ﷻ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر کہا، جو تم کہہ رہے ہو کیا یہ حق ہے؟ وہ بولے ہاں خدا ﷻ کی قسم، تمہارے لئے اللہ ﷻ کے ہاں بہت بھلائی ہے، میں نے کہا یہ کس سبب سے؟ بولے اس نظم کے سبب سے جو تم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے متعلق لکھی ہے، پھر میں نے ان سے ایک مرنے والے شخص کے بارے میں پوچھا جو میرا واقف تھا، بولے وہ خیر وعافیت سے ہے، پھر میں بیدار ہو گیا، امید ہے اللہ ﷻ مجھے اور میرے احباب کو درود وسلام کے سبب بہت فائدہ دے گا۔

(سعادت الدارین للنبہانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔، ص:130، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

...... امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمتیں نچھاور کی گئیں ......

حکایت نمبر 62:

عبداللہ بن عبدالحکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں، میں نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا، میں نے ان سے پوچھا، اللہ ﷻ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں میری ایسی آؤ بھگت فرمائی جیسی دلہن کی آمد پر کی جاتی ہے اور مجھ پر ایسی رحمتیں نچھاور کی گئیں جیسی دلہن پر طرح طرح کی نعمتیں نچھاور کی جاتی ہیں، میں نے عرض کیا،

آپ اس مقام پر کس سبب سے پہنچے؟ تو ایک کہنے والے نے کہا، اس درود کے صدقے یہ مقام ملا جو انہوں نے اپنی کتاب "اَلرِّسَالَةُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" میں لکھا ہے، میں نے کہا وہ کیسے؟ کہا انہوں نے یوں کہا ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَمَاذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَمَاغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ "اللہ عزوجل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اتنی مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے جتنی مرتبہ ذکر کرنے والے اس کا ذکر کریں اور اتنی مرتبہ جتنی مرتبہ اس کے ذکر سے غافل غفلت برتیں"۔ فرمایا صبح اٹھ کر میں نے رسالہ کو دیکھا، معاملہ ویسا ہی تھا جیسا میں نے دیکھا تھا۔

سعادت الدارین لنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف القرائن والحکایات ۔۔۔، ص:134، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

...... جنت میں داخلے کا سبب ......

حکایت نمبر 63:

ابوالحسن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **ابوعبداللہ بن حامد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو موت کے بعد کئی مرتبہ خواب میں دیکھا اور پوچھا، اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا مجھے اللہ عزوجل نے بخش دیا اور رحم فرمایا، ایک مرتبہ **حضرت دارمی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ کوئی ایسا عمل بتاؤ جس کے ذریعے جنت میں داخل ہونا نصیب ہو جائے۔ انہوں نے کہا، ایک ہزار رکعات نفل ادا کرو،

ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھو، انہوں نے کہا مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا تو انہوں نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ درود وسلام پڑھ لیا کرو، راوی نے کہا کہ وہ اس پر ہر رات عمل کرتے تھے۔

سعادت الدارین للنبھانی، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص:136، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

...... قبیح شکل سے نجات ......

حکایت نمبر 64:

ایک نیک بندے نے خواب میں کوئی قبیح شکل دیکھی تو پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا، میں تیرا عمل قبیح ہوں۔ کہا تجھ سے نجات کیسے مل سکتی ہے؟ کہا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے سے۔

سعادت الدارین للنبھانی الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات۔۔۔ص:136، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

...... آسمانوں پر کرسی بچھائی گئی ......

حکایت نمبر 65:

منصور بن عمار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا، اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور پوچھا تم ہی منصور بن عمار ہو؟ میں نے

کہا، جی ہاں۔ فرمایا تم ہی وہ ہو جو لوگوں کو دنیا میں زہد کی تلقین کرتے تھے حالانکہ خود دنیا میں رغبت رکھتے تھے؟ میں نے کہا، جی ہاں! البتہ میں نے ایک عمل ہمیشہ کیا ہے کہ میں نے جو مجلس منعقد کی اس میں ہمیشہ ابتداء تیری حمد و ثناء اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام سے کی اور تیسری چیز یہ ہے کہ تیرے بندوں کی خیر خواہی کی۔ فرمایا، تو نے سچ کہا، (اے فرشتو!) اس کے لئے میرے آسمانوں میں ایک کرسی بچھاؤ تا کہ یہ میرے فرشتوں میں بھی میری حمد و ثناء کرے جیسے اس نے میرے بندوں میں میری تعریف کی۔

سعادت الدارین لنبھانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراقی والحکایات۔۔۔ص:142،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

...... فرشتوں میں چرچا ......

حکایت نمبر 66:

صاحب **تنبیہ الانام** فرماتے ہیں: میں نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں دیکھا کہ وہ میری وجہ سے بہت خوش نظر آتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا، آپ حلفیہ بیان فرمائیں، کیا میں نے آپ کو کسی قسم کا نفع پہنچایا؟ انہوں نے فرمایا، ہاں! بخدا تم نے مجھے نفع پہنچایا ہے، میں نے کہا کیسے؟ فرمایا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کے موضوع پر کتاب لکھ کر۔ میں نے کہا، آپ کو اس کا کیسے پتہ چل گیا؟ فرمایا، اسی کے سبب تو آسمان کے فرشتوں میں تمہارا چرچا ہے۔

سعادت الدارین لنبھانی ،الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراقی والحکایات۔۔۔ص:151،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

... باآوازِ بلند درود پڑھنے والوں کی بخشش ...

حکایت نمبر 67:

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ ہمیشہ فسق و فجور کر کے اپنے نفس پر زیادتی کرتا تھا، میں اسے سمجھاتا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کو چھوڑ دے، لیکن وہ نصیحت پر عمل نہ کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں اسے جنت میں دیکھا اور پوچھا کہ تجھے یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا (حالانکہ تو بڑا گناہگار آدمی تھا)۔ اس نے جواب دیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک دفعہ ایک محدث کے پاس حاضر ہوا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو کوئی **احمد مجتبےٰ، محمد مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز سے درود پڑھتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے تو میں نے اور دوسرے حاضرین نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا تو اللہ کریم نے ہم سب کو بخش دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(فضائلِ درود شریف، صفحہ 41)

درود شریف پڑھنے کے خاص اوقات

درود شریف پڑھنے کے لئے کسی وقت کا خاص ہونا ضروری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے ذکر کو ایسی عبادت بنایا جو ہر وقت کی جاسکتی ہے اسی طرح اپنے پیارے حبیب **احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کو بھی ایسی منفرد عبادت بنادیا جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ صبح وشام، دن رات، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، نمازوں سے پہلے، نمازوں کے بعد، اذان سے پہلے، اذان کے بعد، دعا سے پہلے، دعا کے بعد الغرض جب چاہیں جن الفاظ کے ساتھ چاہیں جس جگہ چاہیں **تاجدار عرب وعجم، باعث تخلیق آدم وبنی آدم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درود وسلام کا ہدیہ پیش کرسکتے ہیں۔ اس میں کسی قسم کے وقت اور جگہ کی قید نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے **قرآن پاک** کی جس آیت مبارکہ میں ایمان والوں کو درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے اس میں کسی خاص وقت کا ذکر نہیں فرمایا جس کا مقصد یہی ہے کہ ایمان والے جب چاہیں اپنے **آقا ومولا** کی بارگاہ میں درود پیش کرسکیں بلکہ **حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس عمل پر اپنی پسندیدگی اور رضامندی کا اظہار فرمایا کہ کوئی تمام اوقات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام پڑھتا رہے۔

چنانچہ حدیث کی متعدد مستند کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے کہ ایک مرتبہ **حضرت ابی بن کعب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر درود شریف کے متعلق درج ذیل عرض کی چنانچہ فرماتے ہیں: "میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، ارشاد فرمایئے کہ میں کس قدر پڑھا کروں؟ فرمایا، جتنا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا، کیا وقت کا چوتھائی حصہ؟ فرمایا، جتنا جی چاہے اور اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا، کیا آدھا وقت؟ فرمایا، جتنا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، دو تہائی؟ فرمایا، جتنا جی چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، میں اپنا سارا وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا، تب یہ درود شریف تیرے رنج والم دور کرنے کیلئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الثانی من ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ۔۔۔ص 125، دار الکتاب العربی بیروت ☆ مسند احمد، مسند عبد بن حمید، ترمذی، حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ)

البتہ بعض اوقات اس طرح کے ہیں جن میں درود شریف بطور خاص پڑھنے کا ذکر حدیثوں میں مذکور ہے یا علماء نے اس طرح کے مواقع ذکر کیے ہیں۔

- وضوء سے فارغ ہونے کے بعد
- تیمم
- غسل جنابت سے فارغ ہونے کے بعد
- غسل حیض سے فارغ ہونے کے بعد
- نماز کے اندر
- نماز کے بعد
- نماز کی اقامت کے وقت
- صبح اور مغرب کے بعد
- تشہد میں
- قنوت میں
- نماز تہجد کیلئے اٹھنے کے وقت
- تہجد کے بعد
- مساجد سے گزرنے کے وقت
- مساجد کو دیکھ کر
- مسجد میں داخل ہوتے وقت
- مسجد سے نکلتے وقت
- موذن کے جواب کے بعد جمعہ کے دن
- جمعہ کی رات اور ہفتہ، اتوار، سوموار، منگل کے دن

- ...... جمعہ وعیدین کے خطبہ میں
- ...... استسقاء وکسوفین کے بعد
- ...... جنازہ اور عید کی تکبیرات کے درمیان
- ...... میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت
- ...... شعبان کے مہینہ میں
- ...... کعبہ شریفہ کو دیکھتے وقت
- ...... صفا و مروہ پر چڑھتے وقت
- ...... تلبیہ کہنے کے وقت
- ...... حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، ملتزم سے چمٹتے وقت
- ...... عرفہ کی رات میں
- ...... منیٰ میں مسجد خیف میں
- ...... مدینہ طیبہ کی زیارت کے وقت
- ...... مواجہہ شریف کی حاضری کے وقت، مواجہہ شریف کو الوداع کہتے وقت
- ...... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کی زیارت کے وقت
- ...... راستوں اور آرام گاہوں کی زیارت کے وقت مثلاً بدر وغیرہا
- ...... نکاح کے خطبہ کے وقت
- ...... جس کو نیند کم آتی ہو
- ...... بازار کی طرف جاتے وقت

- یا دعوت کی طرف جاتے وقت
- گھر میں داخل ہوتے وقت
- خطوط کی ابتداء میں، بسم اللہ شریف کے بعد
- غم و تکلیف وقت
- شدت
- فقر
- غرق
- طاعون کی تکلیف کے وقت
- دعا کی ابتداء
- درمیان اور آخر میں اذان کی آواز سننے کے وقت
- پاؤں سُن ہوجانے کے وقت
- چھینک مارنے کے وقت
- بھولنے کے وقت
- گناہ سے توبہ کرنے کے وقت
- ضروریات زندگی کے لاحق ہونے کے وقت تمام حالات میں
- اس شخص کیلئے جس پر تہمت لگائی گئی ہو حالانکہ وہ اس جرم سے بری ہو
- بھائیوں کی ملاقات کے وقت
- محفل برخواست ہوتے وقت

- اور محفل لگاتے وقت
- ختم قرآن کے وقت
- حفظ قرآن کے وقت
- مجلس سے اٹھتے وقت
- ہر اس جگہ جہاں اللہ تعالٰی کے ذکر کیلئے اجتماع کیا جائے
- ہر کلام کی ابتداء میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت
- علم پڑھاتے وقت
- حدیث پڑھتے وقت
- فتوٰی دیتے وقت
- وعظ کرتے وقت
- آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھتے وقت
- درود شریف کی کتابت کرتے وقت یعنی جب لکھ رہے ہوں تو زبان سے بھی ادا کریں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

(القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع ﷺ للسخاوي، الباب الخامس، الصلاة عليه في اوقات مخصوصة، ص: 175، دار الكتاب العربي بيروت)

یہاں سے ہم ان خاص اوقات کے بارے میں احادیث ذکر کرتے ہیں جو حدیثوں میں مذکور ہوئے ہیں۔

...... رحمت کے دروازے ......

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنْ طُهُورِهِ فَلْيَقُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَيَّ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی وضو سے فارغ ہو تو کلمہ شہادت پڑھے پھر مجھ پر درود پڑھے جب یہ پڑھے گا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص:176، دار الکتاب العربی بیروت)

...... نماز کے بعد درود شریف ......

نماز کے بعد درود پڑھنے کا واقعہ پہلے بھی گزر چکا۔ یہاں باب کی مناسبت سے دوبارہ مذکور ہے۔ ابن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زبان سے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف سنی تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آپ کی بارگاہ میں یہ مرتبہ کیسے ملا، فرمایا یہ شخص (شبلی) پانچوں نمازوں کے بعد میرا ذکر کرتا ہے اور یہ آیت پڑھتا ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ

تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: ''یقیناً تمہارے پاس ایک رسولِ معظم آئے جو تم ہی میں سے ہیں، ان پر وہ چیز ناگوار ہوتی ہے جو تمہیں تکلیف دے تمہاری بھلائی پر حرص کرنے والے، ایمان والوں پر شفیق و مہربان، پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو، مجھے اللہ کافی ہے اس کے بغیر کوئی مستحقِ عبادت نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی بڑے عرش کا مالک ہے۔''

اور ساتھ ہی تین مرتبہ یہ پڑھتے ہیں: ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ'' اسی سال سے اسی پر عمل پیرا ہے جو ایسا عمل کرنے والا ہو کیا میں اس کی عزت افزائی نہ کروں؟

(سعادت الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی و الحکایات، ص 140، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

..... فجر کے بعد درود کی فضیلت .....

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرماتا ہے، تیس دنیا کی اور ستر اس کے لئے ذخیرہ کی جاتی ہیں اور اسی طرح مغرب میں بھی پڑھے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہم کیسے آپ پر درود بھیجیں؟ ارشاد فرمایا، ان الفاظ میں:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حتیٰ کہ سو کی تعداد مکمل کرے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص:179، دار الکتاب العربی بیروت)

سحری اور مغرب کے وقت درود پڑھنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے علی! میری طرف سے دو چیزیں محفوظ کر لو جو جبریل علیہ السلام میرے پاس لائے ہیں۔ سحری کے وقت کثرت سے درود پڑھا کرو اور مغرب کے وقت بھی مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اور اپنے لئے اور اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کثرت سے استغفار کیا کرو، بیشک سحر و مغرب اس کی مخلوق پر رب تعالیٰ ﷻ کے گواہوں میں سے دو گواہ ہیں۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص:179، دار الکتاب العربی بیروت)

حمد و ثناء کے بعد درود پڑھو جو چاہو ملے گا

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ نماز میں دعا مانگ رہا ہے مگر نہ اللہ ﷻ کی حمد کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، اس نے جلدی کی ہے پھر آپ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی دوسرے کو فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ ﷻ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ...، ج:5، ص:517، ح:3477)

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس نمازی نے جلدی کی ہے

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو آداب دعا سکھائے۔ پھر ایک آدمی کو سنا کہ اس نے پہلے اللہ ﷻ کی بزرگی وحمد بیان کی پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ ﷻ سے مانگو تمہاری دعا قبول کی جائے گی، سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا۔

(سنن النسائی، الباب: التمجید والصلاۃ علی النبی ﷺ، ج:3، ص:44، ح:1284)

۞...... مساجد کے قریب درودِ پاک پڑھنا...... ۞

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

إِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسَاجِدِ فَصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: ''جب تم مساجد کے قریب سے گزرو تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجو۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص 188، دار الکتاب العربی بیروت)

۞...... درود وسلام کے بعد دعا مانگنی چاہیے...... ۞

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی

مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام بھیجے پھر یہ دعا مانگے اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام بھیجے، پھر یہ دعا مانگے اے اللہ! میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

(سنن ابن ماجہ، باب الدعاء عند دخول المسجد، ج:1ص:254، ح:772)

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود ......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا،

إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ترجمہ: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام بھیجے، پھر کہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ جب نکلے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام بھیجے پھر یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ)۔''

(سنن ابن ماجہ، باب الدعاء عند دخول المسجد، ج:1ص:254، ح:773)

مسجد میں داخل ہوتے وقت درودِ پاک پڑھنا ......

علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَقُلْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَلَائِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: ''جب تم مسجد میں داخل ہو تو کہو اللہ عزوجل درود بھیجے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور سلام ہو تجھ پر اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ عزوجل کی رحمتیں اور اس کی برکات ہوں۔

(القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع ﷺ للسخاوي، الباب الخامس، الصلاة عليه في اوقات مخصوصة، ص:179 دار الكتاب العربي بيروت)

...... صحابہ وتابعین کا معمول ......

مشہور تابعی امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام اور تابعین عظام) جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے۔

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ''

ہم اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ عزوجل کے نام سے نکلے اور ہم اللہ عزوجل پر توکل کرتے ہیں''

اور نکلتے وقت بھی بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا کہتے تھے۔

(القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع ﷺ للسخاوي، الباب الخامس، الصلاة عليه في اوقات مخصوصة، ص:189 دار الكتاب العربي بيروت)

...... اذان کے وقت درود پاک پڑھنا ......

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ:

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

ترجمہ: جب تم موذن کی اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو جو ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا اللہ ﷻ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا پھر اللہ ﷻ سے وسیلے کا سوال کرو، یہ جنت میں ایک مقام ہے جو صرف اللہ ﷻ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں گا۔ جو میرے لئے اللہ ﷻ سے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

(الصحیح المسلم، الباب استحباب القول مثل قول المؤذن، ج 1 ص 288، رقم الحدیث: 384)

...... مدینہ طیبہ حاضری کے وقت درود و سلام ......

حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کی زیارت کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ جب اس کی نظر مدینہ طیبہ کے مقامات، حرم، کھجوروں اور مکانوں پر پڑے تو کثرت سے درود و سلام پڑھے، مدینہ طیبہ کے میدانوں کی تعظیم، مدینہ طیبہ کی منازل اور گھاس والی زمینوں کی عزت ذہن میں رکھے۔

کیونکہ یہ وہ جگہیں ہیں جو وحی اور نزول قرآن سے آباد ہوئیں، جبرائیل امین علیہ السلام یہاں کثرت سے آتے جاتے تھے اس زمین پر سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں، اللہ ﷻ کا دین اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات جتنی پھیلیں یہاں سے پھیلیں، یہ جگہیں ہی فضیلتوں اور خیرات کی مشاہد ، براہین اور معجزات کے ٹھکانے ہیں، یہ عظمت اس لئے ذہن میں رکھے تاکہ اس کا دل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت، تعظیم، اجلال اور محبت سے لبریز ہو جائے، اور اس طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرے گویا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے دیکھ رہا ہے اور یہ یقین رکھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کا سلام سن رہے ہیں اور تکالیف میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے مددگار ہیں یہ سب چیزیں اس لئے مدنظر رکھے تاکہ لوگوں سے جھگڑنے اور غیر مناسب کاموں اور ناشائستہ کلام سے اجتناب کرے۔

بعض متاخرین نے لکھا ہے، مدینے کے مسافر کو چاہیے کہ جب کسی ایسی جگہ سے گزرے جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نزول ہوا یا کسی جگہ پر تشریف فرما ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پیش کرے اور ان جگہوں سے انس و پیار کا اظہار کرے، کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کے ایک خادم نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حجون نامی جگہ کے پاس سے گزریں تو کہا صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ خِفَافٌ

الْحَقَائِبِ

"اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر، ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہاں رکے تھے اور ہمارے پاس ہلکے پھلکے تھیلے تھے۔"

اسی طرح جب مسجد نبوی میں داخل ہو تو زائر کیلئے یہ بھی مستحب ہے کہ روضہ شریف میں دو رکعت نماز پڑھے پھر قبلہ شریف کی طرف سے قبر شریف پر آئے۔ چہرہ مبارک کی طرف پورے چار ہاتھ دور کھڑا ہو کر وہاں لگی ہوئی قندیل کو اور بڑی کیل کو جو دیوار میں لگی ہوئی ہے اس کو سر کے برابر رکھے، یہ کیل چاندی کی ہے سامنے لگی ہوئی ہے۔ قبر شریف کی طرف آنکھیں جھکا کر کھڑا ہو کیونکہ یہ خشوع و خضوع اور اجلال کا مقام ہے، اس لئے نگاہوں کو جھکا کر رکھے پھر یوں سلام عرض کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيْرَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ، وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ

عِبَادِ الصَّالِحِیْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَاجَزٰی نَبِیًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ وَصَلّٰی عَلَیْكَ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلّٰی عَلَیْكَ فِی الْاٰخِرِیْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْیَبَ مَا صَلّٰی عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ كَمَا اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرْنَا بِكَ مِنَ الْعَمٰی وَالْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِیْنُهٗ وَخِیَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَایَةَ مَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّاْمُلَهُ الْاٰمِلُوْنَ۔

ترجمہ: "اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ پر سلام ہو، اے اللہ عزوجل کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ پر سلام ہو، اے اللہ عزوجل کے پسندیدہ! آپ پر سلام ہو، اے اللہ عزوجل کی تمام مخلوق سے بہتر! آپ پر سلام ہو، اے اللہ عزوجل کے حبیب! آپ پر سلام ہو، اے رسولوں کے سردار! آپ پر سلام ہو، اے روشن پیشانیوں والوں کے قائد! آپ پر سلام ہو، اے رب العالمین عزوجل کے رسول! آپ پر سلام ہو، اے روشن پیشانیوں والوں کے قائد! آپ پر سلام ہو، اے بشارت دینے والے! آپ پر سلام ہو، اے بروقت ڈرانے والے! آپ پر سلام ہو، آپ پر اور آپ کے پاکیزہ اہلِ بیت پر سلام ہو، آپ پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات، اُمہات المؤمنین پر سلام ہو، سلام ہو آپ پر اور آپ کے

تمام اصحاب پر، سلام ہو آپ پر اور تمام انبیاء و مرسلین پر اور اللہ ﷻ کے تمام نیک بندوں پر، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ ﷻ آپ کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا کرے جو ہر اس جزا سے افضل ہو جو کسی کو اپنی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اپنی امت کی طرف سے عطا ہوئی ہے، اللہ ﷻ درود بھیجے آپ پر جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب غافل آپ کے ذکر سے غافل ہوں۔ اللہ ﷻ درود بھیجے آپ پر اولین میں اور درود بھیجے آپ پر آخرین میں، اس درود سے افضل، اکمل اور اطیب جو اس نے اپنی مخلوق کے کسی فرد پر بھیجا ہو۔ آپ کے سبب سب گمراہی سے نکلے، جہالت اور اندھے پن سے ہم نے آپ کی وجہ سے آنکھیں کھولیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ ﷻ کے خاص بندے معزز رسول، وحی الٰہی کے امین، تمام مخلوق سے بہتر ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام رسالت پہنچایا، امانت کو ادا کیا، امت کی خیر خواہی کی، اللہ ﷻ کے راستہ میں جہاد کا حق ادا کیا۔ اے اللہ ﷻ! امید کرنے والوں کیلئے جتنی امید کرنا ممکن ہے اس کی نہایت ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرما۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص:213، دار الکتاب العربی بیروت)

❁...... مستجاب الدعوات بننے کا نسخہ ......❁

علماء کا اجماع ہے کہ دعا کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب ہے، اسی طرح ختم بھی حمد وثنا اور درود پر کرے۔ اقلیسی نے فرمایا کہ جب تو اپنے معبود برحق سے دعا مانگے تو پہلے اللہ ﷻ کی حمد کر، پھر اپنے بزرگ اور معزز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج، اور درود کو اپنی دعا کی ابتداء، درمیان اور اس کے آخر میں ضرور پڑھ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرتے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کا ذکر کر اس طرح تو مستجاب الدعوات بن جائے گا، اور تیرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان سے پردہ اٹھ جائے گا۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص 221، دار الکتاب العربی بیروت)

❁...... دعا کے اول، آخر درودِ پاک پڑھنا ...... ❁

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا تَجْعَلُونِی کَقَدَحِ الرَّاکِبِ، إِنَّ الرَّاکِبَ إِذَا عَلَّقَ مَعَالِیقَهُ أَخَذَ قَدَحَهُ فَمَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ کَانَ لَهُ حَاجَةٌ فِی الْوُضُوءِ تَوَضَّأَ، وَإِنْ کَانَ لَهُ حَاجَةٌ فِی الشُّرْبِ شَرِبَ، وَإِلَّا أَهْرَاقَ مَا فِیهِ، اجْعَلُونِی فِی أَوَّلِ الدُّعَاءِ، وَفِی وَسْطِ الدُّعَاءِ، وَفِی آخِرِ الدُّعَاءِ۔

ترجمہ: "مجھے سوار کے پیالے کی طرح نہ سمجھو۔" پوچھا گیا، سوار کے پیالے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: "مسافر جب اپنی ضرورت سے فارغ ہوتا ہے تو

اپنے پیالے میں پانی ڈالتا ہے۔ اگر اسے اس کی ضرورت پیش آتی ہے تو اس سے وضو کرتا ہے یا پی لیتا ہے اور اگر ضرورت پیش نہ آئے تو اسے انڈیل دیتا ہے۔ (تم میرا ذکر ایسے سرسری اور صرف بوقت ضرورت نہ کرو بلکہ) تم میرا ذکر دعا کی ابتداء، درمیان اور اس کے آخر میں کیا کرو۔

(کنز العمال، رقم الحدیث:2252)

...... مصافحہ کرتے وقت درودِ پاک پڑھنا......

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ فِي اللهِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَيُصَافِحُهٗ وَيُصَلِّيَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى تُغْفَرَ ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ۔

ترجمہ: دو بندے اللہ کیلئے محبت کرنے والے آپس میں ملتے ہیں اور باہم مصافحہ کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے اگلے، پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(مسند ابی یعلی، ج:3،ص:95،رقم الحدیث:2951)

...... مجلس سے اٹھتے وقت درودِ پاک پڑھنا......

حضرت عثمان بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں! میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے شمار مرتبہ دیکھا کہ جب وہ مجلس سے

اٹھنے کا ارادہ کرتے تو کہتے ''صَلَّى اللّٰهُ وَ مَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ''۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص:243، دار الکتاب العربی بیروت)

...... سارا وقت درودِ پاک پڑھنا ......

عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ رسول مکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ ارشاد فرمایئے کہ میں کس قدر پڑھا کروں۔ فرمایا: ''جتنا دل چاہے۔''

میں نے عرض کیا، کیا وقت کا چوتھائی حصہ؟ فرمایا، جتنا جی چاہے اور اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا نصف وقت، فرمایا، جتنا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، دو تہائی۔ فرمایا، جتنا جی چاہے۔ اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کی میں اپنا سارا وقت حضور پر درود شریف پڑھتا رہوں گا فرمایا، جب یہ درود شریف تیرے رنج و الم دور کرنے کیلئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(الجامع الترمذی، ج:4،ص:207،رقم الحدیث:2465،دارالفکر بیروت)

ایک اور روایت میں ہے کہ

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم!

أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِي كُلَّهَا صَلَاةً عَلَيْكَ ؟ قَالَ: إِذًا يَكْفِيكَ اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ.

ترجمہ: اگر میں اپنا تمام وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنے میں صرف کر دوں؟ حضور نے فرمایا تب اللہ ﷻ تیری دنیا و آخرت کی مشکلیں آسان فرما دے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ،باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ ج:2،ص:253،رقم الحدیث:8706)

...... اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام پڑھنا ......

عام طور پر اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام پڑھنے پر بعض لوگ شبہات

کا اظہار کرتے ہیں اس کی وضاحت کے لئے ذیل کا مضمون غور سے پڑھ لیں۔ انشاء اللہ وسوسے ختم ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا "یعنی اے ایمان والو اس غیب بتانے والے (نبی) پر درود پڑھو اور اس پر خوب سلام بھیجو۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور کسی وقت کی قید نہیں لگائی کہ اس وقت پڑھو اور اس وقت نہ پڑھو بلکہ بغیر کسی قید کے فرمایا کہ اس غیب بتانے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے درود سلام پڑھنے کو کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں کیا تو کسی دوسرے کو حق حاصل نہیں کہ وہ اس وقت میں اپنی طرف سے قید لگائے کہ فلاں وقت پڑھو اور فلاں وقت نہ پڑھو؟ اصول کی کتابوں میں یہ قاعدہ موجود ہے "اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِهٖ "یعنی جو بات مطلق ہو وہ اپنے اطلاق پر جاری ہوتی ہے۔ آسان الفاظ میں یہ کہ جس بات میں شریعت کی طرف سے کوئی قید نہ ہو اس پر بغیر قید کے ہی عمل ہوگا۔ اب اذان سے پہلے درود سلام کا انکار کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ آپ کے پاس کون سی دلیل ہے جس سے آپ اذان سے پہلے درود سلام پڑھنے سے منع کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقید کرتے ہیں؟ لہٰذا اذان اور اقامت سے پہلے جو

درود شریف پڑھا جاتا ہے جائز ہے اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں بلکہ علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اقامت اور اس قسم کے دوسرے مواقع میں درود شریف پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ ہاں یوں کر لینا بہت مناسب ہے کہ درود شریف پڑھنے کے بعد کچھ دیر سکوت کرے پھر اذان یا اقامت کہے تاکہ درود شریف اور اذان واقامت کے مابین فصل ہو جائے یا درود شریف کی آواز اذان واقامت کی آواز سے پست رہے تاکہ امتیاز ہو جائے تاکہ عوام کہیں درود شریف کو اقامت کا جزء نہ سمجھ لیں جیسا کہ شیخ الاسلام والمسلمین ،سید الفقہاء، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''درود شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے فصل چاہیے یا درود شریف کی آواز آوازِ اقامت سے ایسی جدا ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو درود شریف جزوِ اقامت نہ معلوم ہو۔

(فتاوی رضویہ، جلد 5 ،صفحہ 386، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

خاتم المحققین ،حضرت علامہ مفتی سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ درود شریف پڑھنے کے مستحب مواقع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"نَصَّ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اِسْتِحْبَابِ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوَاضِعَ: یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَتُھَا وَزِیْدَ یَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ وَالْخَمِیْسِ لِمَا وَرَدَ فِیْ کُلٍّ مِّنَ الثَّلٰثَۃِ وَعِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَالْخُرُوْجِ مِنْہُ وَعِنْدَ زِیَارَۃِ قَبْرِہِ الشَّرِیْفِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَعِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا وَعَقْبَ اِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ وَعِنْدَ الْاِقَامَةِ وَاَوَّلِ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطِهٖ وَآخِرِهٖ وَعَقْبَ دُعَاءِ الْقُنُوْتِ وَعِنْدَ طَنِيْنِ الْاُذُنِ وَعِنْدَ نِسْيَانِ الشَّيْءِ

ترجمہ: ''یعنی علماء کرام نے بعض مواقع پر درود پاک پڑھنے کے مستحب ہونے کی صراحت فرمائی ہے ان میں سے چند یہ ہیں: روز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار کے دن، صبح و شام، مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت، بوقت زیارت روضہ اطہر، صفا و مروہ پر، خطبہ جمعہ کے وقت، جواب اذان کے بعد، بوقت اذان، دعا کے اول آخر اور بیچ میں۔ دعائے قنوت کے بعد، اور اذان دینے کے وقت اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت۔''

(ردالمحتار، جلد 1 صفحہ 230، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

علماء کے مذکورہ اقوال سے معلوم ہوا کہ اذان و اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ جب حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد میں درود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا اور اب علماء نے اسے مستحب قرار دے دیا ہے تو پہلے زمانے کا اعتبار کرتے ہوئے اس دور میں بھی نہیں پڑھا جانا چاہیے۔ تو یہ اعتراض یا دلیل درست نہیں کیونکہ اس طرح تو بہت سی باتیں ایسی ہیں جو پہلے نہیں تھی اور اب ہیں اور رائج بھی ہیں جیسے قرآن شریف کے تیس پارے بنانا اور ان میں رکوع قائم کرنا اور اعراب لگانا اور آیتوں کا نمبر لگانا حدیث کو کتابی شکل میں جمع کرنا، حدیث کی قسمیں بنانا اور مدارس بنانا اور مساجد کو پختہ بنانا اور محراب بنانا اور ان کے علاوہ

بھی بہت سے ایسے عمل ہیں۔ لیکن اگر قرآن وحدیث کے مخالف نہ ہوں اور اچھے ہوں تو کوئی قباحت نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے: "مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا" جس نے اسلام میں ایک اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور جو اس پر عمل کریگا اس کا اجر ایجاد کرنے والے کو بھی ملے گا (مسلم) اور یہ بھی ایک اچھا طریقہ ہے جو قرآن اور حدیث کے مخالف نہیں کیونکہ قرآن کریم میں درود شریف پڑھنے کا حکم مطلق ہے جب بھی چاہیں اور جتنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے کی حکمت اور اس کا زمانہ بیان فرماتے ہیں کہ اذان کے وقت درود وسلام کی ابتداء کس نیک ہستی نے کی اور کیوں کی اور یہ کب سے تمام دنیا کے مسلمانوں میں رائج چلتی آرہی ہے چنانچہ فرماتے ہیں القول البدیع میں فرمایا کہ، اذان کے بعد موذنوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا شروع کیا اور موذن صبح اور جمعہ کی اذان سے پہلے پڑھتے ہیں اور مغرب کی اذان میں وقت کی تنگی کی بناء پر عام طور پر نہیں پڑھتے اور اس کی ابتداء مسلمانوں کے مشہور اور محبوب حکمران، سپہ سالار سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور حکومت میں اس کے حکم پر ہوئی تھی، رہی اس سے پہلے کی بات تو وہ یہ ہے کہ جب حاکم بن عبد العزیز کو قتل کیا گیا تو اس کی بہن نے حکم دیا کہ اس (حاکم بن عبد العزیز) کے بیٹے الظاہر پر سلام بھیجا جائے تو اس پر ان الفاظ کے ساتھ سلام

کہا جانے لگا "اَلسَّلَامُ عَلَی الْاِمَامِ الظَّاهِرِ" پھر اس کے بعد آنے والے خلفاء میں سلام کی رسم چل نکلی یہاں تک کہ سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس رسم کو ختم کیا اور اس کی جگہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کا طریقہ جاری کیا، خدا عزوجل ان کو جزائے خیر عطا کرے، پھر میں نے بعض تواریخ میں دیکھا کہ سات سو اکانوے ہجری میں ماہِ شعبان کے ابتدائی دنوں میں قاہرہ مصر کے مؤذنوں کو حکم دیا گیا کہ ہر اذان کے بعد 'الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' چند مرتبہ پڑھا کریں کیونکہ ایک عقیدت مند فقیر نے جمعرات کو عشاء کی اذان کے بعد نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کی آواز سنی، اسے یہ بات پسند آگئی اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا، کیا تم چاہتے ہو کہ ہر اذان میں ایسا ہی کیا جائے؟ انہوں نے کہا ہاں! وہ رات کو سو گیا، صبح اٹھ کر اس نے یہ کہا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے جنہوں نے اس سے فرمایا کہ فلاں شخص سے کہو کہ مؤذن کو ہر اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دے، خواب دیکھنے والا مذکورہ حاکم کے پاس گیا۔ اس حاکم نے خواب سن کر اظہارِ مسرت کیا اور اس کا حکم دے دیا، اس دن سے آج تک یہ سلسلہ یونہی چلا آرہا ہے۔

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ، الباب العاشر، ص: 183، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بکثرت فضائل پر مشتمل چند اہم اور آسان درود

...... فرشتوں کا آسمان کو گھیر لینا ......

درود شریف: 1

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ ہم ایک محفل میں پہنچے، ایک اعرابی آیا اس نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ بَرَكَاتُهٗ، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: جب تو نے مجھ پر درود بھیجا تو کن الفاظ میں بھیجا؟ اس نے کہا میں نے ان الفاظ میں درود پڑھا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى صَلٰوةٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى بَرَكَةٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى سَلَامٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰى لَا يَبْقٰى رَحْمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَرَى الْمَلَائِكَةَ قَدْ سَدُّوا الْاُفُقَ

''اے اللہ عزوجل! درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر حتیٰ کہ کوئی درود باقی نہ رہے۔ اے اللہ عزوجل! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر حتیٰ کہ کوئی برکت باقی نہ رہے۔ اے اللہ عزوجل! سلام بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر حتیٰ

ضروری بات: یاد رہے سَلِّمْ اس طرح شد کے نیچے حرکت کو بھی زیر پڑھتے ہیں۔

کوئی برکت باقی نہ رہے۔ اے اللہ ﷻ! سلام بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر حتی کہ کوئی سلام باقی نہ رہے اور رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر حتی کہ کوئی رحمت باقی نہ رہے۔"

یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ (اپنی کثرت کی وجہ سے) آسمانوں کے کناروں کو گھیرے ہوئے ہیں۔"

(المعجم الکبیر، ج:5، ص:141، الحدیث:4887)

...... درودِ ابراہیمی کا ایک منفرد صیغہ ......

درود شریف:2

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود کیسے پڑھا جائے؟ توانہوں نے بتایا اس طرح پڑھو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَقَامًا مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

"اے اللہ ﷻ اپنے درود اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمت سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، بھلائیوں کے پیشوا، نیکیوں کے رہنما، رحمت کے

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اے اللہ عزوجل! ان کو قیامت کے دن مقام محمود پر فائز فرما کہ آپ کے اس مقام پر تمام اولین وآخرین رشک کریں اور درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر جیسے تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو حمید مجید ہے۔"

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص:51، دار الکتاب العربی بیروت)

...... شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم والا درودِ پاک ......

درود شریف:3

رُوَیفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے ان الفاظ میں درود پڑھا میری شفاعت اس کے لیے ثابت ہوئی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"اے اللہ عزوجل! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیج اور قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مقرب مقام عطا فرما۔"

(مسند امام احمد بن حنبل، الباب: حدیث رویفع بن ثابت الانصاری، ج:4، ص:108، ح:17032)

...... ستر فرشتوں کا ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھنا ......

درود شریف: 4 حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے

ہیں: "جو ان الفاظ سے یوں درود پڑھے: جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ" "اے اللہ عزوجل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہماری طرف سے وہ جزا دے جس کے وہ اہل ہیں۔"

توستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔"

(طبرانی کبیر، ج:11، ص:165، رقم الحدیث:6083)

...... زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ......

درود شریف:5

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے یہ درود پڑھا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ۔ "اے اللہ عزوجل درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح پر تمام ارواح میں اور آپ کے جسم پر تمام اجسام میں اور آپ کی قبر پر تمام قبور میں۔

وہ میری زیارت سے نیند میں مشرف ہوگا اور جس نے مجھے نیند میں دیکھا وہ قیامت کے روز میری زیارت کرے گا اور جو قیامت کے دن میری زیارت کرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ عزوجل اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔

(کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ، ج:1، ص:325)

...... حوض کوثر سے لبالب پیالہ ......

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جو چاہتا

ہے کہ وہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوض سے لبالب پیالہ پیے تو اسے چاہیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ان الفاظ میں درود بھیجے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

"اے اللہ عزوجل درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسلِ پاک پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سسرال والوں پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مددگاروں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانبرداروں پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبت کرنے والوں پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت پر اور ان کے ساتھ ہم پر، اے سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والے"۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الاول، ص:55، دار الکتاب العربی بیروت)

۞......پورا اجر دلانے والا درودِ پاک......۞

درود شریف:6

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جسے یہ پسند ہے کہ اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے تو جب درود پڑھے تو یوں پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

''اے اللہ ﷻ درود بھیج سیدنا محمد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی ازواج، امہات المومنین پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اہل بیت پر جیسے تو نے درود بھیجا ابراہیم پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔

(سنن ابی داود، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، ج:1،ص:258،رقم الحدیث:982)

❁...... قرب رسول ﷺ دلانے والا درود پاک ...... ❁

درود شریف: 7

ابن سبع کی شفا میں ایک حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی شخص نہیں بیٹھتا تھا ایک دن ایک شخص آیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے درمیان میں بٹھا دیا ۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس پر تعجب کرنے لگے، جب وہ خوش نصیب چلا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ مجھ پر ان الفاظ میں درود پڑھتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

''اے اللہ ﷻ درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا درود تجھے ان کے لیے پسند ہے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص:57،دار الکتاب العربی بیروت)

﴾...... شفاعت واجب کروانے والا درودِ پاک ......﴿

درود شریف: 8

ابن ابی عاصم نے اپنی ایک تصنیف میں ایک سند کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص ان الفاظ میں درود پڑھے گا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَاجَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

''اے اللہ ﷻ درود بھیج سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود جو تیری رضا کا سبب بنے، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور وہ مقامِ محمود عطا فرما، جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور ہماری طرف سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی جزا دے جس کے آپ اہل ہیں اور ہماری طرف سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس جزا سے افضل جزا دے جو تو نے کسی نبی کو اپنی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہے اور درود بھیج آپ کے جملہ بھائیوں نبیوں اور صالحین پر، اے سب رحم فرمانے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔''

جس نے اس درود کو سات جمعے تک پڑھا اور ہر جمعہ پر سات مرتبہ پڑھا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص: 57، دار الکتاب العربی بیروت)

...... قیامت کے دن شفاعت کروانے والا درود پاک ......

درود شریف: 9

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اس کو امام بخاری نے الادب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس نے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' کہا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ للنبہانی، الباب الخامس، ص:235، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

...... والدین کی مغفرت کروانے والا درود پاک ......

درود شریف: 10

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِ مُحَمَّدًا نِ الدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَالْوَسِیْلَةَ فِی الْجَنَّةِ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَا هُوَ اَهْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''جو میرا امتی صبح و شام یہ درود شریف پڑھے اس نے ستر لکھنے والوں کو ہزار دن تک تھکا دیا اور اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حق ادا کر دیا، اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت ہو گئی۔

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ لنبہانی ،الباب الثامن، ص: 251، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۞...... قید سے رہائی دلانے والا درودِ پاک ...... ۞

درود شریف: 11

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى نَبِيٍّ تَحُلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھنا قید سے رہائی کے لئے بہت نفع بخش ہے۔ اسی طرح اگر کوئی دشمنوں سے خوف کی وجہ سے گھر سے باہر نہیں نکل سکتا تو اس درود شریف کو چار ہزار مرتبہ پڑھے خواہ دن میں یا رات میں لیکن ایک ہی مجلس میں پڑھے اور درمیان میں بات نہ کرے۔

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ لنبہانی ،الباب الثامن، ص: 241، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۞...... جہنم سے آزادی والا درودِ پاک ...... ۞

درود شریف: 12

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ

اَلنَّاصِرِ لِلْحَقِّ بِالْحَقِّ اَلْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ

ایک کامل ولی سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا، جو آدمی عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ یہ درود پڑھ لے اور جہنم میں چلا جائے تو مجھے اللہ ﷻ کے سامنے پکڑ لے۔

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ للنبہانی، الباب الثامن، ص 242، دار الکتب العلمیہ بیروت)

...... بخشش کروانے والا درود پاک ......

درود شریف: 13

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کیا، جس نے کھڑے ہونے کی حالت میں یہ درود شریف پڑھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھ کر پڑھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ ایک روایت میں اس درود شریف کے الفاظ یہ ہیں: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِهٖ وَسَلِّمْ۔"

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ للنبہانی، الباب الثامن، ص 242، دار الکتب العلمیہ بیروت)

...... اسّی سال کے گناہ بخشوانے والا درود پاک ......

درود شریف: 14

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

جو شخص بروز جمعہ نمازِ عصر کے بعد یہ درود پڑھے، اسکے اسی سال کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! ہم آپ پر کس طرح درود پڑھا کریں۔ فرمایا، یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

بعض علماء کے کلام سے یہ سمجھ آتا ہے کہ مذکورہ ثواب حاصل کرنے کے لئے کوئی سا بھی درود پڑھنا کافی ہے کسی مخصوص درود کی قید نہیں۔

(سعادت الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ لنبھانی، الباب الثامن ص:242، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ خوش وخرم رکھنے والا درودِ پاک ۔۔۔۔۔۔

درود شریف:15

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

سعید بن عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے، جو شخص صبح وشام تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اس کے گناہ زائل کر دیے جاتے ہیں اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں، ہمیشہ خوش وخرم رہتا ہے، اس کی دعا قبول ہوتی ہے، اس کی آرزو حاصل ہوتی ہے اور دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کی جاتی ہے۔

(سعادت الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ لنبھانی، الباب الثامن ص:242، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

❁...... جنت میں دولہا بنانے والا درودِ پاک ...... ❁

درود شریف:16

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ بات تواتر سے منقول ہے کہ ان کوخواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ آپ سے اللہ ﷻ نے کیا برتاؤ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، اللہ ﷻ نے میری مغفرت فرما دی، مجھے انعام عطا فرمایا اور مجھے جنت میں دولہا بنا کر لے جایا گیا اور مجھ پر اس طرح پھول نچھاور کیے گئے جس طرح دولہا پر نچھاور کیے جاتے ہیں، دیکھنے والا کہتا ہے کہ میں نے کہا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مقام کیسے حاصل کیا تو فرمایا، اپنے رسالے میں یوں درود لکھنے کی وجہ سے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

(سعادت الدارین فی الصلاۃ علیٰ سید الکونین ﷺ للنبہانی، الباب الثامن، ص:242، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

❁...... طاعون سے بچانے والا درودِ پاک ...... ❁

درود شریف:17

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ

جَمِيْعَ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

جوکوئی اس درود شریف کو پانچ سو مرتبہ پڑھے، اس کے مال میں برکت ہوگی اور وہ دل کا غنی ہوجائے گا۔ علامہ سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "جواهر العقدين فى فضل الشرفين" میں فرمایا، جوکوئی طاعون سے بچنا چاہتا ہے وہ اس درود کو کثرت سے پڑھے۔

ابن ابی حَجَلہ نے اس کا تجربہ کرکے فرمایا کہ یہ بات بالکل درست ہے اور جوکوئی کسی تکلیف ومصیبت میں ایک ہزار مرتبہ اس کو پڑھے اس کی مشکل حل ہوجائے گی اور حصولِ مقصد میں کامیابی ہوگی اور فاکہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "اَلْفَجْرُ الْمُنِيْر" میں کہا، مجھے شیخ صالح موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نابینا نے فرمایا تھا کہ وہ سمندر کے سفر پر روانہ ہوئے اور ہم پر آندھی مسلط ہوگئی جسے تباہ کن آندھی کہا جاتا ہے۔ اس میں پھنسنے والا کم ہی بچتا ہے۔ اسی دوران مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں دورانِ خواب سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کشتی والوں کے بارے میں فرمایا کہ سب ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھو! اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ (آخر تک) فرمایا کہ میں نے بیدار ہوکر کشتی والوں کو خواب بتایا، پھر ہم نے تقریباً تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا تو اللہ ﷻ نے اس طوفان سے ہم کو نجات بخش دی۔

(سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ لنبہانی، الباب الثامن، ص: 242، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ...... ۞

درود شریف:18

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا

اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔

(سعادت الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ للنبہانی ،الباب الثامن ،ص:242،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۞...... حجاب اٹھا دینے والا درودِ پاک ...... ۞

درود شریف:19

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً

جو کوئی دن میں تینتیس مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اللہ ﷻ اس کی قبر اور قبرِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان سے حجاب دور فرما دے گا۔

(سعادت الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ للنبہانی ،الباب الثامن ،ص:243،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

❀...... معاف کروا دینے والا درودِ پاک ......❀

درود شریف:20

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ اللہ ﷻ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ انہوں نے فرمایا، اللہ ﷻ نے مجھے معاف فرما دیا ہے، پوچھا گیا، کس عمل کے سبب؟ فرمایا، ان پانچ کلمات کے سبب جن کے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ پوچھا گیا، وہ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا، یہ پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ

(القول البديع فی الصلاة علی الحبيب الشفيع ﷺ للسخاوی، الباب الخامس، الصلاة عليه فی اوقات مخصوصة،ص:251،دار الكتاب العربی بيروت)

❀...... افضل درودِ پاک ......❀

درود شریف:21

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِيْ مَلَئْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَيَّدًا مَنْصُوْرًا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ تَسْلِيْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

"اے اللہ! ہمارے آقا محمد پر رحمت نازل فرما جن کا دل تو نے اپنے جلال سے

اور جن کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوش وخرم، مدد یافتہ ہو گئے اور آپ کی آل واصحاب پر اور خوب سلام بھیج اس پر اللہ کی حمد ہے۔''

شرح منہاج دمیری سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابو عبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سو بار زیارت کی۔ آخری دفعہ عرض کی، یارسول اللہ! آپ پر کونسا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ بالا درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔

(فضائل درود شریف، صفحہ198)

...... اللہ عزوجل سو حاجات پوری فرماتا ہے......

درود شریف :22

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے سو مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرماتا ہے۔ تیس دنیا کی اور ستر اس کے لئے ذخیرہ کر دی جاتی ہیں اور اسی طرح مغرب میں بھی پڑھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے درود بھیجیں؟ ارشاد فرمایا، ان الفاظ میں: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
حتی کہ سو کی تعداد مکمل کرلے۔''

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص:179، دار الکتاب العربی بیروت)

...... درودِ تاج کی فضیلت ......

درود شریف:23

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ
وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ
مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط
جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی
بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ
الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ
خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ
قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةِ
الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ
الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ
اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ
الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ

اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے سردار اور مولیٰ محمد پر رحمت نازل فرما جو صاحب تاج ومعراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں۔ بلا، وبا، قحط، مرض اور دکھ کے دفع کرنے والے ہیں۔ آپ کا نامِ مبارک لکھا گیا، بلند کیا گیا، اللہ کے نام سے ملا ہوا اور لوح وقلم میں کھدا ہوا ہے، آپ عرب وعجم کے سردار ہیں، آپ کا جسم مبارک نہایت مقدس، خوشبودار، پاکیزہ اور خانہ کعبہ اور حرم پاک میں منور ہے۔ آپ صبح کے آفتاب، اندھیری رات کے چاند، روشن بلندی کے صدر نشین، راہ ہدایت کے نور، مخلوق کی جائے پناہ، اندھیروں کے چراغ، نیک اطوار کے مالک، امتوں کے شفیع بخشش وکرم سے موصوف، اللہ آپ کا نگہبان، جبریل آپ کے خدمت گزار، براق آپ کی سواری، معراج آپ کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ آپ کا مقام اور قاب قوسین کا مرتبہ، آپ کا مطلوب اور مطلوب ہی آپ کا مقصود ہے اور مقصود آپ کو حاصل ہے، آپ رسولوں کے سردار، نبیوں میں سب سے آخر، آنے والے گنہگاروں کے بخشوانے والے، مسافروں کے غمخوار، جہان والوں کے لئے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، خداشناسوں کے سورج، راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں کے رہنما محتاجوں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے، جن وانس کے سردار، حرمین کے نبی دونوں قبلوں (بیت المقدس، کعبہ معظمہ) کے پیشوا اور دنیا وآخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ مرتبہ قاب وقوسین پر فائز ہیں، دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب

ہیں۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے جدِ امجد اور ہمارے اور جن وانس کے آقا (یعنی) ابوالقاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں۔ اے نورِ جمالِ محمدی کے مشتاقو! آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر درود وسلام بھیجو جیسا بھیجنے کا حق ہے۔"

اگر کوئی شخص سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات کی خواب میں زیارت کا خواہشمند ہو تو چندی جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے بعد غسل کرکے پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور اس درود شریف کو ایک سو ستر بار روزانہ بلاناغہ گیارہ رات تک پڑھ کر سو جایا کرے اور آدھی رات کے وقت باوضو ہو کر چالیس بار پڑھنے سے طالب کو مطلوب ملے اور حاجت اور کشائشِ رزق کے لئے نمازِ صبح کے بعد ہمیشہ یہ وظیفہ جاری رکھے۔

(فضائل درود شریف، صفحہ 202)

❁......ندا کے صیغے سے درود پڑھنا......❁

بعض لوگ یارسول اللہ کے صیغے کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کو منع کرتے ہیں حالانکہ جس طرح اور درود شریف جائز ہیں اسی طرح یہ درود بھی جائز ہے اور بزرگان دین سے بکثرت منقول ہے۔ اور ندا کے صیغے کے ساتھ سلام پڑھنا تو ایسا ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی چنانچہ ہر شخص نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پڑھتا ہے۔ اور اس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ندا کرنا صحابہ وتابعین اور بزرگان دین سے ثابت ہے چنانچہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسی کام کیلئے آتا رہتا تھا مگر وہ اس کی طرف اور اسکے کام کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور اس بات کی شکایت کی۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے فرمایا، وضو کرو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرو پھر یوں دعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَقْضِىْ لِیْ حَاجَتِیْ

"اے اللہ ﷻ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے۔ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم) آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں اور دعا کرتا ہوں تا کہ وہ پوری ہو جائے۔"

اس کے بعد اپنی حاجت کا ذکر کرو پھر ان کے پاس جا کر اپنی ضرورت پیش کرو وہ آدمی چلا گیا اور اسی طرح کیا جیسے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بتایا تھا پھر وہ شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے ساتھ فرش پر بٹھایا اور فرمایا اپنا کام ذکر کرو، اس نے اپنا کام بیان کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پورا کر دیا۔ پھر فرمایا، اب جو کام ہو بتا دینا۔ پھر وہی شخص حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فارغ ہو کر حضرت عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملا اور کہا اللہ ﷻ تمہیں بہتر جزاء عطا فرمائے۔ پہلے تو وہ میری طرف توجہ ہی نہ فرماتے تھے، مگر اب جبکہ آپ نے ان سے گفتگو کی (تو انہوں نے میری حاجت پوری فرما دی) تو حضرت عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میں نے ان سے کوئی کلام نہیں کیا اور نہ انہوں نے مجھ سے کلام کیا ہے، بلکہ یہ ہوا کہ میں نے تمہیں وہ چیز بتا دی جو میں دیکھی تھی اور وہ یہ تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، ایک نابینا آدمی بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور اپنی بینائی کے ختم ہونے کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوٹا لاؤ وضو کرو پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کرو پھر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم) نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَيُجْلِي لِي عَنْ بَصَرِي اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم ابھی محو گفتگو تھے کہ وہ آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر عمل کر کے واپس آیا تو یوں محسوس ہوتا کہ اسے تو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔

(رواہ الطبرانی)

اس حدیث کو دیگر کئی محدثین نے روایت کیا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ایک نابینا شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! دعا فرمائیے اللہ عزوجل مجھے عافیت دے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو میں اس کو مؤخر کردوں اور یہ تیرے لئے بہتر ہوگا اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دعا کردوں اس نے عرض کی حضور دعا فرمائیے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگے، اے اللہ عزوجل میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلہ سے۔ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے وسیلہ سے اپنے رب عزوجل کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں اور دعا کرتا ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ عزوجل تو میرے بارے میں آپ کی شفاعت قبول فرما۔

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ، الباب الخامس، ص: 231، دارالکتاب العربی بیروت)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد کو داخل ہوتا ہوں تو پڑھتا ہوں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

(شفاء، جلد دوم، صفحہ 53)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت اوپر کے کلمات پڑھتے تھے۔

(شفاء، جلد دوم، صفحہ 53)

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے کسی وادی اور گھاٹی میں تشریف لے جاتے، تو شجر و حجر یہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے "

اَلصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ "

(سیرت حلبی، جلد اول، صفحہ 258)(فضائل درود شریف، صفحہ 166)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ " الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ﷺ " کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔

(شمائم امدادیہ، صفحہ 96)

مشہور زمانہ قصیدہ بردہ جس کو اکابر اولیاء کرام نے اپنا اپنا وظیفہ بنایا اور ہمیشہ اسے ذوق شوق سے پڑھتے رہے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دیتے رہے حتی کہ دیوبندیوں کے پیشوا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب نشر الطیب میں اسے نقل کیا ہے اور اس قصیدہ کا یہ شعر بھی نقل کیا ہے:

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ ۔ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

"اے تمام مخلوق میں سب سے افضل! مصیبتوں کے نازل ہونے کے وقت آپ کے سوا کوئی نہیں جس کی میں پناہ لوں۔"

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر یہ اشعار کہے۔

لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتَ رَجَاءَنَا ۔۔۔ وَکُنْتَ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَکُ جَافِیًا

وَکُنْتَ رَحِیْمًا ھَادِیًا وَ مُعَلِّمًا ۔۔۔ لِیَبْکِ عَلَیْکَ الْیَوْمَ مَنْ کَانَ بَاکِیًا

فِدًی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ اُمِّیْ وَ خَالَتِیْ ۔۔۔ وَعَمِّیْ وَ خَالِیْ ثُمَّ نَفْسِیْ وَ مَالِیًا

فَلَوْ اَنَّ رَبَّ النَّاسِ اَبْقٰی نَبِیَّنَا ۔۔۔ سَعِدْنَا وَلٰکِنْ اَمْرُہٗ کَانَ مَاضِیًا

عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ السَّلَامُ تَحِیَّۃً ۔۔۔ وَاُدْخِلْتَ جَنَّاتٍ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِیًا

"**ترجمہ**: یا رسول اللہ آپ ہمارے امید گاہ تھے اور آپ ہم پر شفیق تھے اور سخت نہ تھے، اور آپ رحیم، ہدایت دینے والے اور تعلیم فرمانے والے تھے جس کو رونا ہو آج آپ پر روئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہو میری ماں اور خالہ اور چچا اور ماموں پھر میری جان اور مال، سو اگر پروردگار عالم ہمارے نبی کو باقی رکھتا تو ہم سعادت اندوز ہوتے لیکن اسکا حکم نافذ ہونے والا ہے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیت ہو اور آپ جنات عدن میں راضی ہو کر داخل کیے گئے۔"

حضور سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء میں مشہور ترین اسم "محمد" ہے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کا ذکر آتا ہے مثلاً:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ۔۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔۔۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

یہ اسمِ مبارک لفظ حمد سے بنا ہے جس کا معنی محمود ہے۔ اس میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تاریخ میں علی بن زید کی سند سے نقل فرمایا ہے کہ ابو طالب نے سرکارِ دو جہاں کی یوں مدح سرائی کی ہے:

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ "اور اس نے اپنے نام سے اپنے محبوب کے نام کو مشتق کیا ہے تا کہ اس کو تعظیم بخشے وہ صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔"

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس نام سے موسوم اس لئے کیا گیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے نزدیک محمود، اپنے مرسلین بھائیوں کے نزدیک محمود، تمام اہل زمین کے نزدیک محمود ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں ایسی صفات کمال پائی جاتی ہیں جو ہر عاقل کے نزدیک محمود ہیں

اگر چہ وہ اپنے عناد، جہالت اور سرکشی کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ان صفات سے متصف ہونے کا انکار بھی کرے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسی حمد سے متصف ہیں جو کسی غیر کو میسر نہیں۔ بے شک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی محمد اور احمد ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا لقب حمادون (بہت زیادہ حمد کرنے والے) ہے، ہر غم اور ہر خوشی پر اللہ ﷻ کی حمد کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں سے پہلے اپنے رب ﷻ کی حمد فرمائی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی نماز حمد سے شروع ہوتی ہے، خطبہ بھی حمد سے شروع ہوتا ہے۔ اسی طرح لوح محفوظ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمد ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اور اصحاب اپنے مصاحف کو حمد کے ساتھ شروع کرتے تھے۔ قیامت کے روز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) ہوگا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کی غرض سے اپنے رب ﷻ کے حضور سجدہ کریں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اذنِ شفاعت ملے گا تو اپنے رب ﷻ کی ایسی حمد فرمائیں گے جو اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو القاء ہوگی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صاحب مقام محمود ہیں جس پر پچھلے اور اگلے تمام رشک کریں گے اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس مقامِ محمود پر فائز ہوں گے تو قیامت کے میدان میں موجود تمام مسلم و کافر پہلے اور پچھلے آپ کی حمد کریں گے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تمام معانیِ حمد اور اقسامِ حمد جمع تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسے خصائل و کمالات کے ساتھ محمود تھے کہ جن کی برکت سے زمین ہدایت و ایمان سے بھرپور ہوگئی۔ علمِ نافع اور عملِ صالح سے لبریز ہوگئی، مقفل (تالے لگے ہوئے) دلوں کے دریچے کھل گئے۔ زمین کے مکینوں سے ظلمت چھٹ گئی، اہلِ زمین شیطان کے مخفی ہتھکنڈوں اور کفر و شرک سے محفوظ ہو گئے اور جہالت سے دور ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کے خوش نصیب پیروکاروں نے دنیا و آخرت کا شرف حاصل کر لیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اہلِ زمین کو پہنچا جتنی کہ انہیں اس کی ضرورت تھی۔

اللہ ﷻ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے لوگوں اور شہروں پر ابرِ کرم برسایا اور ساری تیرگیاں (تاریکیاں) کافور ہو گئیں۔ آپ کی وجہ سے موت کے بعد زندگی بخشی، گمراہی کی جگہ ہدایت عطا فرمائی۔ جہالت کو معرفت ملی، قلت کثرت میں بدل گئی، گمنامی کے بعد رفعت بخشی گئی، فرقت کے بعد ملاقات ہوئی، منتشر دلوں اور بکھری خواہشات میں الفت ڈال دی اور متفرق امتوں کو ایک کلمہ کے تحت جمع فرما دیا، اندھی آنکھوں کو نورِ بصارت ملا، بہرے کانوں کو قوتِ سماعت ملی اور گمراہی کے پردوں میں ڈھکے ہوئے دلوں کو نورِ معرفت عطا فرمایا، لوگوں کو آپ کی برکت سے اللہ ﷻ کی وہ انتہائی معرفت نصیب

ہوئی جتنی ان کو مل سکتی تھی۔

ہمیشہ ہمیشہ اور بار بار، مختصر اور طویل ہر طرح اللہ ﷻ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام، صفات اور اسماء کا ذکر فرمایا حتیٰ کہ مومن بندوں کے دلوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و معرفت روشن ہوگئی۔ شکوک وشبہات کے سارے بادل چھٹ گئے آپ کی عظمت وصفات ایسے چمکنے لگیں جیسے چودھویں کا چاند۔ اللہ ﷻ نے انہیں جوامع الکلم (مختصر کلام میں نہایت جامع گفتگو کرنے کی صلاحیت) اور بدائع الحکم (عجیب وغریب حکمتیں) عطا فرمائی ہیں ان کی وجہ سے اولین وآخرین میں ہر متکلم سے لوگوں کو بے پرواہ کر دیا ہے۔ کیا ان کے لیے ان کے محبوب کی یہ تعریف کافی نہیں ہے کہ اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

تورات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفت یوں ہے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے اس کا نام المتوکل رکھا ہے۔ نہ وہ تند خو ہے نہ سخت دل، نہ بازاروں میں غوغا آرائی کرنے والا ہے، وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دینا اس کا شیوہ ہے، میں اسے اپنی جناب میں نہ بلاؤں گا حتیٰ کہ اس کی برکت سے بگڑی ہوئی قوم کو درست کر لوں گا، میں اس کے ذریعے نادیدہ نگاہوں کو روشن کروں گا، بہرے کانوں کو حق سننے

کی قوت بخشوں گا اور ضلالت و گمراہی کے غبار سے اٹے ہوئے دلوں کو منور کروں گا حتی کہ وہ کہنے لگ جائیں گے لا الہ الا اللہ، میرا محبوب تمام مخلوق سے زیادہ رحیم ہے۔ اور ان تمام کے لیے سراپا مہربانی ہے دنیا و دین ہر لحاظ سے وہی ان کے لیے زیادہ نفع بخش ہے، وہ اللہ عزوجل کی تمام مخلوق سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے، کثیر معانی کو مختصر الفاظ سے تعبیر کرنے کا اسے تمام مخلوق سے زیادہ ملکہ (صلاحیت) حاصل ہے، صبر کے مقامات پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا ہے، ملاقات کے وقت سب سے زیادہ سچا ہے، عہد و ذمہ داری کو سب سے زیادہ پورا فرمانے والا ہے، احسان پر سب زیادہ بدلہ عطا فرمانے والا ہے، انتہائی تواضع کرنے والا اور ان کے لیے حمیت رکھنے والا ہے اور بہت زیادہ ان کا دفاع کرنے والا ہے، تمام مخلوق سے زیادہ ان امور کا بجالانے والا ہے جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے اور سب سے زیادہ ان امور کو ترک کرنے والا ہے جن سے انہیں روکا گیا ہے، تمام مخلوق سے زیادہ صلہ رحمی فرمانے والا ہے، اس کے علاوہ بہت سی ایسی صفات کا مالک ہے جو حقیقت میں صفات و کمال ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کا حصر و شمار ناممکن ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ للسخاوی، الباب الاول، الفصل الرابع فی بیان اسمائہ ﷺ، ص: 88، دار الکتاب العربی بیروت)

حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مشہور ترین نام مبارک محمد

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔ احادیث میں اس کے بہت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ امام اہلسنت، مجدد دین وملت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی عظیم ترین تالیف فتاوی رضویہ سے اس بارے میں چند احادیث ذیل میں مذکور ہیں۔

✿...... سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالیشان ہے: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو۔''

✿...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام ''**محمد**'' رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔''

✿...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''روزِ قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ، عرض کریں گے، الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا؟ رب عزوجل فرمائے گا:

ادخلا الجنۃ فانی الیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمہ احمد و محمد

''جنت میں جاؤ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام **احمد یا محمد** ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔'' یعنی جبکہ مومن ہو۔

✿...... حضرت عبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا، اپنی عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔''

✪ ...... امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''جس دستر خوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی **محمد یا احمد** نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کئے جائیں گے۔''

✪ ...... نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک **محمد**، یا دو **محمد**، یا تین **محمد** ہوں۔''

✪ ...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص **محمد** نام کا ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لئے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے۔''

✪ ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں کسی کا نام **محمد** نہ رکھے ضرور جاہل ہے۔''

✪ ...... امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ: ''جب لڑکے کا نام **محمد** رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو، اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔''

✪..... حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب لڑکے کا نام **محمد** رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم رکھو۔"

یہاں پر برکت کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارک ذکر کیے جائیں گے کیونکہ یہ اسمائے مبارک بھی اہلِ ایمان کے دلوں کا چین ہیں۔

اسمائے مبارکہ

✪..... الْاَبَرُّ بِاللّٰہِ — اللہ عزوجل سے نیکی کا معاملہ کرنے والے

✪..... الْاَبْطَحِیُّ — وادی بطحاء کے مکین

✪..... اَتْقٰی لِلّٰہِ — اللہ عزوجل سے ڈرنے والے سب سے زیادہ متقی

✪..... اَجْوَدُ النَّاسِ — تمام لوگوں سے زیادہ سخی

✪..... اَتْقَی النَّاسِ — سب سے زیادہ متقی

✪..... اَلْاَحَد — یکتا

✪..... اَحْسَنُ النَّاسِ — سب سے زیادہ حسین وجمیل

✪..... اَحْمَدُ — سب سے زیادہ اپنے رب عزوجل کی تعریف کرنے والے

✪..... اَلْاٰخِذُ بِالْحُجُرَاتِ — اپنی ازواج کے لیے حجرات رکھنے والے یا جن کی شان میں سورۃ حجرات نازل ہوئی

✪..... اٰخِذُ الصَّدَقَاتِ — صدقات وصول کرنے والے

✪..... اَلْاَخْشٰی لِلّٰہِ — اللہ عزوجل کا سب سے زیادہ خوف رکھنے والے

✪..... اَلْاٰخِرُ — سب سے آخر میں آنے والے

✪..... اُذُنُ خَیْرٍ — اچھی باتوں کو سننے والے

○......اَرْجَحُ النَّاسِ	سب سے زیادہ عقلمند
○......اَرْحَمُ النَّاسِ	سب سے زیادہ رحم فرمانے والے
○......اَرْحَمُ النَّاسِ بِالْعِيَالِ	اپنے گھر والوں پر بہت زیادہ رحم کرنے والے
○......اَشْجَعُ النَّاسِ	سب سے بہادر
○......اَلْاَصْدَقُ فِي اللّٰهِ	اللہ عزوجل کے معاملہ میں سب سے زیادہ سچے
○......اَطْيَبُ النَّاسِ رِيْحًا	خوشبو کے اعتبار سے زیادہ معطر
○......اَلْاَعَزُّ	سب سے زیادہ معزز
○......اَلْاَعْلَمُ بِاللّٰهِ	سب سے زیادہ اللہ عزوجل کی معرفت رکھنے والے
○......اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا	وہ ذات جس کے پیروکار تمام انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ ہیں
○......اَكْرَمُ النَّاسِ	سب سے زیادہ سخی یا سب سے زیادہ عزت والے
○......اَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ	اولاد آدم میں سب سے زیادہ عزت والے
○......اِمَامُ الْخَيْرِ	بھلائی کے امام
○......اِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ	رسولوں کے پیشوا
○......اِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ	متقین کے رہنما
○......اِمَامُ النَّبِيِّيْنَ	نبیوں کے امام
○......اَلْاِمَامُ	سراپا راہنمائی
○......اَلْاٰمِرُ	نیکی کا حکم کرنے والے
○......اَلْاٰمِنُ	امن کے پیغمبر
○......اَلْاَمِيْنُ	امانت دار

- الْاُمِّیُّ ...... کم پڑھے والے، دنیا میں کسی سے نہ پڑھنے والے
- اَنْعَمُ اللّٰہِ ...... اللہ عزوجل کے انعام یافتہ
- اَلْاَوَّلُ ...... سب سے پہلے
- اَوَّلُ شَافِعٍ ...... سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے
- اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ...... سب سے پہلے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سر جھکانے والے
- اَوَّلُ مُشَفَّعٍ ...... سب سے پہلے جن کی شفاعت قبول ہو گئی
- اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ...... پہلے مومن
- اَلْبَارْقَلِیْطُ ...... احمد
- اَلْبَاطِنُ ...... جن کی حقیقت یا جملہ کمالات مخلوق سے پوشیدہ ہے
- اَلْبُرْهَانُ ...... وحدت کی دلیل
- اَلْبَشَرُ ...... انسان
- بُشْرٰی عِیْسٰی ...... عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری
- اَلْبَشِیْرُ ...... خوشخبری سنانے والے
- اَلْبَصِیْرُ ...... دیکھنے والے
- اَلْبَلِیْغُ ...... بلاغت والے
- بَیَانٌ ...... واضح ارشاد فرمانے والے
- اَلْبَیِّنَةُ ...... روشن دلیل والے
- اَلتَّالِیْ ...... آنے والے یا قرآن کی تلاوت فرمانے والے
- اَلتَّذْکِرَةُ ...... سراپا نصیحت

- اَلتِّهَامِیُّ ...... تہامہ کے رہنے والے
- ثَانِیَ اثْنَیْنِ ...... دو میں سے دوسرے
- اَلْجَبَّارُ ...... ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والے
- اَلْجِدُّ ...... کوشش کرنے والے
- اَلْجَوَادُ ...... سخی
- حَاتِمٌ ...... فیصلہ فرمانے والے
- اَلْحَاشِرُ ...... مردہ دلوں کو زندہ کرنے والے
- اَلْحَافِظُ ...... احکام الٰہی عزوجل کی حفاظت کرنے والے
- اَلْحَاکِمُ بِمَا اَرَادَ اللّٰهُ ...... اللہ عزوجل کے ارادہ کے مطابق فیصلہ فرمانے والے
- اَلْحَامِدُ ...... اللہ عزوجل کی حمد کرنے والے
- حَامِلُ لِوَاءِ ...... علم بلند فرمانے والے
- اَلْحَبِیْبُ ...... اللہ عزوجل کے حبیب
- حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ ...... رحمٰن کے محبوب
- حَبِیْبُ اللّٰهِ ...... اللہ عزوجل کے پیارے
- اَلْحِجَازِیُّ ...... حجاز مقدس میں رہنے والے
- اَلْحُجَّةُ ...... اللہ عزوجل کی قوی دلیل
- اَلْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ...... باکمال دلیل
- حِرْزُ الْاُمِّیِّنَ ...... امانت کے محافظ
- اَلْحَقُّ ...... سراپا حق

- اَلْحَرِیْصُ عَلَی الْاِیْمَانِ ...... ایمان پر حریص
- اَلْحَفِیْظُ ...... محافظ
- اَلْحَقُّ ...... سراپا حق
- اَلْحَکِیْمُ ...... حکمت والے
- اَلْحَلِیْمُ ...... بردبار
- حَمَّادٌ ...... اللہ عزوجل کی بکثرت حمد کرنے والے
- حَمْعَسَقَ ...... حمعسق
- اَلْحَمِیْدُ ...... اللہ عزوجل کی حمد کرنے والے
- اَلْحَنِیْفُ ...... حق کی طرف مائل ہونے والے
- خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ...... سب سے آخری نبی
- اَلْخَاتَمُ ...... مہر
- اَلْخَازِنُ لِمَالِ اللّٰہِ ...... اللہ عزوجل کے خزانوں کے مالک
- اَلْخَاشِعُ ...... اللہ عزوجل سے ڈرنے والے
- اَلْخَاضِعُ ...... اللہ عزوجل کے سامنے جھکنے والے
- اَلْخَالِصُ ...... ہر عیب سے پاک
- اَلْخَبِیْرُ ...... خبر رکھنے والے
- خَطِیْبُ الْاَنْبِیَاءِ ...... انبیاء کے خطیب
- خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ ...... رحمٰن کے دوست
- خَلِیْلُ اللّٰہِ ...... اللہ عزوجل کے دوست

خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ	تمام انبیاء سے بہتر
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	تمام مخلوق سے بہتر
خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ	اللہ ﷻ کی تمام مخلوق سے بہتر
خَيْرُ النَّبِيِّيْنَ	تمام انبیاء سے بہتر
خَيْرُ النَّاسِ	تمام لوگوں سے بہتر
خَيْرُ الْاُمَّةِ	بہترین امت والے
خِيَرَةُ اللّٰهِ	اللہ ﷻ کے انتخاب
دَارُ الْحِكْمَةِ	حکمت کا گھر
اَلدَّاعِيْ اِلَى اللّٰهِ	اللہ ﷻ کی طرف بلانے والے
دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ	دعائے ابرہیم
دَعْوَةُ النَّبِيِّيْنَ	تمام انبیاء نے جس کی دعوت دی
اَلدَّلِيْلُ	راہنما
اَلذِّكْرُ	اللہ ﷻ کا ذکر یا نصیحت
اَلذِّكْرُ	سراپا ذکرِ الٰہی ﷻ
ذُو الْحَقِّ الْمَوْرُوْدِ	نازل شدہ حق کو لانے والے
ذُو الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ	اس حوض کے مالک جس پر لوگ آئیں گے
ذُو الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ	صاحب خلق عظیم
ذُو الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ	سیدھے راستے والے
ذُو الْقُوَّةِ	قوت والے
ذُو الْمُعْجِزَاتِ	معجزات والے

○ ذُوالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ .... مقام محمود والے

○ ذُوالْوَسِیْلَةِ .... صاحب وسیلہ

○ اَلرَّاضِعُ .... دودھ پینے والے

○ اَلرَّاضِیْ .... خوش ہونے والے

○ اَلرَّاغِبُ .... رغبت کرنے والے

○ اَلرَّافِعُ .... حق کو بلند کرنے والے

○ رَاکِبُ الْبُرَاقِ .... براق کے سوار

○ رَاکِبُ الْبَعِیْرِ .... اونٹ کے سوار

○ رَاکِبُ الْجَمَلِ .... اونٹ کے سوار

○ رَاکِبُ النَّاقَةِ .... اونٹنی کے سوار

○ رَاکِبُ الْنَجِیْبِ .... اونٹ سوار

○ اَلرَّحْمَةُ .... سراپا رحمت

○ رَحْمَةُ الْاُمَّةِ .... امت کے لیے رحمت

○ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ .... عالمین کے لیے رحمت

○ رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ .... رحمت کا تحفہ

○ اَلرَّحِیْمُ .... رحم فرمانے والے

○ اَلرَّسُوْلُ .... اللہ ﷻ کے بھیجے ہوئے

○ رَسُوْلُ الرَّاحَةِ .... راحت کے رسول

○ رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ .... رحمت کے رسول

○ رَسُوْلُ اللّٰهِ .... اللہ ﷻ کے رسول

○ ..... رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ	جنگوں کے پیغمبر
○ ..... اَلرَّشِيْدُ	رشد و ہدایت والے
○ ..... رَفِيْعُ الذِّكْرِ	بلند ذکر والے
○ ..... اَلرَّقِيْبُ	نگہبان
○ ..... رُوْحُ الْحَقِّ	حق کی روح
○ ..... رُوْحُ الْقُدُسِ	پاکیزہ روح
○ ..... اَلرَّؤُوْفُ	شفقت فرمانے والے
○ ..... اَلزَّاهِدُ	دنیا سے مستغنی
○ ..... زَعِيْمُ الْاَنْبِيَاءِ	انبیاء کے رہبر
○ ..... اَلزَّكِيُّ	پاکباز
○ ..... اَلزَّمْزَمِيُّ	زمزم پلانے والے
○ ..... زَيْنُ مَنْ فِي الْقِيَامَةِ	قیامت والوں کے لیے زینت
○ ..... اَلسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ	بھلائی میں سبقت لے جانے والے
○ ..... سَابِقُ الْعَرَبِ	تمام عرب سے سبقت لے جانے والے
○ ..... اَلسَّاجِدُ	سجدہ کرنے والے
○ ..... سَبِيْلُ اللّٰهِ	اللہ ﷻ کا راستہ
○ ..... اَلسِّرَاجُ	چراغ ہدایت
○ ..... اَلسَّعِيْدُ	نیک بخت
○ ..... اَلسَّمِيْعُ	سننے والے
○ ..... اَلسَّلَامُ	سراپا سلامتی

⚙……سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ	اولادِ آدم کے سردار
⚙……سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ	مرسلین کے سردار
⚙……سَیِّدُ النَّاسِ	لوگوں کے سردار
⚙……سَیْفُ اللّٰہِ الْمَسْلُوْلِ	اللہ تعالیٰ کی بے نیام تلوار
⚙……اَلشَّارِعُ	راہِ شریعت دکھانے والے
⚙……اَلشَّامِخُ	بلند مرتبہ
⚙……اَلشَّاکِرُ	شکر گذار
⚙……اَلشَّاھِدُ	گواہی دینے والے
⚙……اَلشَّفِیْعُ	شفاعت کرنے والے
⚙……اَلشَّکُوْرُ	قدر دان
⚙……اَلشَّمْسُ	ہدایت کے سورج
⚙……اَلشَّھِیْدُ	گواہ
⚙……اَلصَّابِرُ	صبر کرنیوالے
⚙……اَلصَّاحِبُ	ساتھی
⚙……صَاحِبُ الْاٰیٰتِ وَالْمُعْجِزَاتِ	نشانیوں اور معجزات والے
⚙……صَاحِبُ الْبُرْھَانِ	دلیل والے
⚙……صَاحِبُ التَّاجِ	تاج والے
⚙……صَاحِبُ الْجِھَادِ	جہاد کرنے والے
⚙……صَاحِبُ الْحُجَّۃِ	دلیل والے

- ...... صَاحِبُ الْحَطِيْمِ — حطیم والے
- ...... صَاحِبُ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ — اس حوض کے مالک جس پر لوگ وارد ہوں گے
- ...... صَاحِبُ الْخَيْرِ — بھلائی والے
- ...... صَاحِبُ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ الْعَالِيَةِ — بلند درجے والے
- ...... صَاحِبُ السُّجُوْدِ لِرَبِّ الْمَحْمُوْدِ — اپنے لائق حمد رب ﷻ کو سجدہ کرنے والے
- ...... صَاحِبُ السَّرَايَا — جنگوں والے
- ...... صَاحِبُ الشَّرْعِ — صاحب شریعت
- ...... صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى — بڑی شفاعت والے
- ...... صَاحِبُ الْعَطَايَا — عطیات دینے والے
- ...... صَاحِبُ الْعَلَامَاتِ — نشانیوں والے
- ...... صَاحِبُ الْبَاهِرَاتِ — روشن دلیلوں والے
- ...... صَاحِبُ الْفَضِيْلَةِ — فضیلت والے
- ...... صَاحِبُ الْقَضِيْبِ الْأَصْغَرِ — چھوٹی تلوار یا چھوٹے عصا والے
- ...... صَاحِبُ الْقَضِيْبِ — عصا و تلوار والے
- ...... صَاحِبُ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے قول والے
- ...... صَاحِبُ الْكَوْثَرِ — صاحب کوثر

صَاحِبُ اللِّوَاءِ	قیامت میں سب سے بلند جھنڈے والے
صَاحِبُ الْمَحْشَرِ	بزم محشر کے صدر
صَاحِبُ الْمَدِيْنَةِ	مدینہ والے
صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ	معراج والے
صَاحِبُ الْمَغْنَمِ	غنیموں والے
صَاحِبُ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ	مقام محمود والے
صَاحِبُ الْمِنْبَرِ	منبر والے
صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ	پاپوش والے
صَاحِبُ الْوَسِيْلَةِ	وسیلہ والے
اَلصَّادِعُ بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ	اللہ تعالیٰ کے احکام کو کرگزرنے والے
اَلصَّادِقُ	سچے
اَلصَّبُوْرُ	بہت زیادہ صبر کرنے والے
اَلصِّدْقُ	سراپا سچائی
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	راستہ ان کا جن پر اللہ ﷻ نے انعام فرمایا
اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ	سیدھا راستہ
اَلصَّفُوْحُ	معاف فرمانے والے
اَلصَّفِيُّ	مخلص دوست
اَلضَّحَّاكُ	بکثرت مسکرانے والے
اَلضَّحُوْكُ	ہمیشہ مسکرانے والے

- طَابَ طَاب ...... عمدہ صفات والے
- اَلطَّاهِرُ ...... پاکیزہ
- اَلطَّبِيْبُ ...... ظاہری و باطنی امراض کا علاج فرمانے والے
- طٰسٓمٓ ...... طسم
- طٰهٰ ...... طہٰ
- اَلظَّاهِرُ ...... ظاہر
- اَلْعَابِدُ ...... عبادت کرنے والے
- اَلْعَادِلُ ...... عدل کرنے والے
- اَلْعَافِيْ ...... درگزر کرنے والے
- اَلْعَاقِبُ ...... پیچھے آنے والے
- اَلْعَالِمُ ...... حقائق کو جاننے والے
- اَلْعَامِلُ ...... عمل والے
- عَبْدُ اللّٰهِ ...... اللہ ﷻ کے بندے
- اَلْعَدْلُ ...... سراپا عدل
- اَلْعَرَبِيُّ ...... عربی بولنے والے
- اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى ...... مضبوط سہارا
- اَلْعَزِيْزُ ...... غالب
- اَلْعَلِيْمُ ...... علم والے
- اَلْعَلَمُ ...... حق کی نشانی
- اَلْعَلَّامَةُ ...... بہت زیادہ علم والے

- الْغَالِبُ ...... غالب
- الْغَنِيُّ بِاللهِ ...... اللہ عزوجل نے جنہیں غنی فرمایا
- الْغَيْثُ ...... بارش
- الْفَاتِحُ ...... فاتح
- الْفَارِقُ ...... حق و باطل میں تمیز کرنے والے
- الْفَتَّاحُ ...... کھولنے والے
- الْفَخْرُ ...... فخر والے
- الْفَرَطُ ...... پیشرو
- الْفَصِيحُ ...... فصاحت سے کلام کرنے والے
- فَضْلُ اللهِ ...... اللہ عزوجل کا فضل
- فَاتِحُ النُّوْرِ ...... نور کو کھولنے والے
- الْقَاسِمُ ...... تقسیم کرنے والے
- الْقَاضِي ...... فیصلہ کرنے والے
- الْقَانِتُ ...... فرمانبردار
- قَائِدُ الْخَيْرِ ...... بھلائی کے قائد
- قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ...... چمکدار پیشانیوں والوں کے قائد
- الْقَائِلُ ...... حق کا قول کرنے والے
- الْقَائِمُ ...... قائم رہنے والے
- الْقَتَّالُ ...... جہاد فرمانے والے
- الْقَتُوْلُ ...... جنگ کرنے والے

- قُثَمٌ ...... بہت دینے والے
- اَلْقَثُوْمُ ...... سخی
- قَدَمُ صِدْقٍ ...... سچائی کے پیش رو
- اَلْقُرَشِیُّ ...... قریشی
- اَلْقَرِیْبُ ...... اللہ ﷻ کے قریبی
- اَلْقَمَرُ ...... چاند
- اَلْقَیِّمُ ...... مضبوط
- کَآفَّۃُ النَّاسِ ...... تمام لوگوں کے کافی
- اَلْکَامِلُ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ ...... اپنے تمام امور میں کامل
- اَلْکَرِیْمُ ...... سخاوت کرنے والا
- کٓھٰیٰعٓصٓ ...... کھیعص
- اَللِّسَانُ ...... سچائی کی زبان
- اَلْمَاحِیْ ...... برائی کو مٹانے والے
- مَاذْمَاذْ ...... دین کی باتیں کرنے والے
- اَلْمَاْمُوْنُ ...... محفوظ
- مَآءٌ مَّعِیْنٌ ...... جاری پانی
- اَلْمُبَارَکُ ...... سراپا برکت
- اَلْمُبْتَهِلُ ...... اللہ تعالیٰ سے التجا کرنے والے
- اَلْمُبَشِّرُ ...... بشارت دینے والے
- اَلْمَبْعُوْثُ ...... بھیجے ہوئے

- اَلْمُبَلِّغُ ...... تبلیغ فرمانے والے
- اَلْمُبِیْحُ ...... پاکیزہ چیزوں کو مباح کرنے والے
- اَلْمُبِیْنُ ...... احکام الٰہی بیان کرنے والے
- اَلْمُتَبَتِّلُ ...... صرف اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہونے والے
- اَلْمُتَبَسِّمُ ...... مسکرانے والے
- اَلْمُتَرَبِّصُ ...... احکام الٰہی عزوجل کا انتظار کرنے والے
- اَلْمُتَرَحِّمُ ...... سب پر رحم کرنے والے
- اَلْمُتَضَرِّعُ ...... بارگاہ الٰہی عزوجل میں گڑگڑانے والے
- اَلْمُتَّقِیْ ...... اللہ عزوجل سے ڈرنے والے
- اَلْمَتْلُوُّ عَلَیْہِ ...... ان پر تلاوت کی گئی
- اَلْمُتَہَجِّدُ ...... تہجد گزار
- اَلْمُتَوَسِّطُ ...... میانہ روی اختیار کرنے والے
- اَلْمُتَوَکِّلُ ...... اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنے والے
- اَلْمُثَبِّتُ ...... حق کو ثابت کرنے والے
- اَلْمُجْتَبٰی ...... اللہ عزوجل کے پسندیدہ
- اَلْمُجِیْرُ ...... پناہ دینے والے
- اَلْمَحْرُوْسُ ...... حفاظت کیے گئے
- اَلْمُحَلِّلُ ...... حلال کرنے والے
- مُحَمَّدٌ ...... تعریف کیے گئے
- اَلْمَحْمُوْدُ ...... حمد کیے گئے

- اَلْمُخْبِرُ ...... خبر دینے والے
- اَلْمُخْتَارُ ...... چنے ہوئے
- اَلْمُخْلِصُ ...... خلوص والے
- اَلْمُدَّثِّرُ ...... بشریت کی چادر اوڑھنے والے
- اَلْمَدَنِیُّ ...... مدینہ طیبہ والے
- مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ ...... علم کا شہر
- اَلْمُذَکِّرُ ...... نصیحت فرمانے والے
- اَلْمُذَکَّرُ ...... ذکر کیے گئے
- اَلْمُرْتَضٰی ...... راضی کیے گئے
- اَلْمُرَتِّلُ ...... قرآن کریم ترتیل سے پڑھنے والے
- اَلْمُرْسَلُ ...... جن کو بھیجا گیا
- اَلْمُرْءُ الْمُزَکِّیُ ...... دلوں کا تزکیہ کرنے والے
- اَلْمُزَّمِّلُ ...... کملی والے
- اَلْمُزِیْلُ ...... باطل کو مٹانے والے
- اَلْمُسَبِّحُ ...... اللہ ﷻ کی تسبیح کرنے والے
- اَلْمُسْتَغْفِرُ ...... استغفار کرنے والے
- اَلْمُسْتَقِیْمُ ...... سیدھا راستہ
- اَلْمُسْرٰی بِہٖ ...... جن کو لامکان کی سیر کرائی گئی
- اَلْمَسْحُوْرُ ...... آپ پر جادو کیا گیا
- اَلْمُشَاوِرُ ...... نیک مشورہ دینے والے

- اَلْمُشَفِّعُ ...... شفاعت کرنے والے
- اَلْمُشَفَّعُ ...... جن کی شفاعت قبول کی گئی
- اَلْمَشْهُوْرُ ...... شہرت دیئے گئے
- اَلْمُشِیْرُ ...... اشارہ فرمانے والے
- اَلْمُصَارِعُ ...... پچھاڑنے والے
- اَلْمُصَافِحُ ...... مصافحہ کرنے والے
- اَلْمُصَدِّقُ ...... تصدیق کرنے والے
- اَلْمُصَدَّقُ ...... جن کی تصدیق کی گئی
- اَلْمِصْرِیُّ ...... شہری
- اَلْمُطَاعُ ...... جن کی اطاعت کی گئی
- اَلْمُطَهِّرُ ...... گناہوں سے پاک کرنے والے
- اَلْمُطَهَّرُ ...... پاک کئے گئے
- اَلْمُطْلِعُ ...... غیب کی اطلاع دینے والے
- اَلْمُطِیْعُ ...... اطاعت کرنے والے
- اَلْمُظَفَّرُ ...... کامیاب وکامران
- اَلْمُعَزَّزُ ...... عزت والے
- اَلْمَعْصُوْمُ ...... گناہوں سے محفوظ
- اَلْمُعْطِیْ ...... عطا کرنے والے
- اَلْمُعَقِّبُ ...... تمام نبیوں کے بعد آنے والے
- اَلْمُعَلِّمُ ...... تعلیم دینے والے

- مُعَلِّمُ اُمَّتِہٖ ...... اپنی امت کو تعلیم دینے والے
- اَلْمُفَضِّلُ ...... فضیلت دینے والے
- اَلْمُقْتَصِدُ ...... معتدل راہ اختیار کرنے والے
- اَلْمُقَدَّسُ ...... جن کی پاکیزگی بیان کی گئی
- اَلْمُقْرِیُٔ ...... پڑھانے والے
- اَلْمَقْصُوْصُ عَلَیْہِ ...... جن پر پچھلی قوموں کے قصے بیان کیے گئے
- مُقِیْمُ السُّنَّۃِ بَعْدَ الْفَتْرَۃِ ...... زمانہ فترت کے بعد سنت کو قائم کرنے والے
- اَلْمُقِیْمُ ...... دین قائم کرنے والے
- اَلْمُکْتَفِیْ ...... رضائے الٰہی عزوجل پر اکتفا فرمانے والے
- اَلْمَکِیْنُ ...... مدینہ طیبہ کے مکین
- اَلْمَکِّیُّ ...... مکہ میں رہنے والے
- اَلْمَلَاحِیُّ ...... خوش مزاج
- اَلْمُنَادِیُ ...... دین کے داعی
- اَلْمُنْتَصِرُ ...... دشمن پر غالب
- اَلْمُنْذِرُ ...... عذاب الٰہی عزوجل سے ڈرانے والے
- اَلْمُنَزَّلُ عَلَیْہِ ...... جن پر قرآن نازل کیا گیا
- اَلْمُنْصِفُ ...... انصاف فرمانے والے
- اَلْمَنْصُوْرُ ...... جن کی مدد کی گئی
- اَلْمُنِیْبُ ...... اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنے والے
- اَلْمُنِیْرُ ...... دلوں کو روشن کرنے والے

- اَلْمُهَاجِرُ ...... ہجرت کرنے والے
- اَلْمُهْتَدِيْ ...... ہدایت دینے والے
- اَلْمَهْدِيُّ ...... ہدایت یافتہ
- اَلْمُهَيْمِنُ ...... نگہبان
- اَلْمُؤْتَمِنُ ...... امانتیں رکھنے والے
- اَلْمُوْحٰی اِلَيْهِ ...... وحی کیے گئے
- اَلْمُوَقِّرُ ...... بزرگوں کو عزت دینے والے
- اَلْمَوْلٰی ...... سردار
- اَلْمُؤْمِنُ ...... غیب پر ایمان لانے والے، امن دینے والے
- اَلْمُيَسِّرُ ...... آسانی فرمانے والے
- اَلنَّاجِزُ ...... وعدہ پورا کرنے والے
- اَلنَّاشِرُ ...... حق کو پھیلانے والے
- اَلنَّاطِقُ ...... حق کہنے والے
- اَلنَّاهِيْ ...... برائیوں سے روکنے والے
- نَبِيُّ الْاَحْمَرِ ...... سرخ لوگوں کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- نَبِيُّ الْاَسْوَدِ ...... کالے لوگوں کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- نَبِيُّ التَّوْبَةِ ...... توبہ کا دروازہ کھولنے والے نبی
- نَبِيُّ الرَّاحَةِ ...... راحت وآرام کی خبر دینے والے نبی
- نَبِيُّ الرَّحْمَةِ ...... رحمت کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
- اَلصَّالِحُ ...... نیک

- نَبِيُّ اللّٰهِ ...... اللہ ﷻ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
- نَبِيُّ الْمَرْحَمَةِ ...... رحمت والے
- نَبِيُّ الْمَلَاحِمِ ...... میدانِ جنگ کے نبی
- اَلنَّبِيُّ ...... غیب کی خبریں دینے والے
- اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ...... روشن ستارے
- اَلنَّجْمُ ...... ستارہ
- اَلنِّعْمَةُ ...... سراپا نعمت
- نِعْمَةُ اللّٰهِ ...... اللہ ﷻ کی نعمت
- اَلنَّقِيْبُ ...... قوم کا سردار
- اَلنَّقِيُّ ...... صاف و پاکیزہ
- اَلنُّوْرُ ...... ہدایت کا نور
- اَلْهَادِيُّ ...... ہدایت دینے والے
- اَلْهَاشِمِيُّ ...... ہاشمی
- اَلْوَاسِطُ ...... درمیانی راستہ بتانے والے
- اَلْوَاسِعُ ...... وسعت والے
- اَلْوَاضِعُ ...... اللہ ﷻ کے سامنے عاجزی کرنے والے
- اَلْوَاعِدُ ...... وعدہ فرمانے والے
- اَلْوَاعِظُ ...... نصیحت فرمانے والے
- اَلْوَرِعُ ...... پرہیز گار
- اَلْوَسِيْلَةُ ...... نجات کا وسیلہ

- ......اَلْوَفِی — وعدہ پورا کرنے والے
- ......وَلِیُّ الْفَضْل — فضیلت والے
- ......اَلْوَلِیُّ — ولی
- ......یٰسٓ — سردار

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ السخاوی، الباب الاول، الفصل الرابع فی بیان اسمائہ ﷺ، ص: 88، دار الکتاب العربی بیروت)

بہارِ طریقت

تصوف و طریقت کے احکام

اصلی اور جعلی پیر کی پہچان

پر ایک مستند اور منفرد کتاب

مصنف

مولانا محمد انس رضا عطاری

تخصص فی الفقہ الاسلامی، شہادۃ العالیہ

ایم اے اسلامیات، ایم اے پنجابی، ایم اے اردو



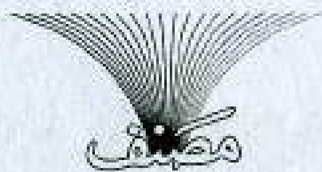
مکتبہ اہلِ سُنّت

امین پور بازار فیصل آباد

041-2002111
0321-6639552

وقف کے شرعی مسائل

مسجد مدرسہ اور دیگر اوقاف کے شرعی مسائل پر مشتمل ایک مستند اور جامع کتاب

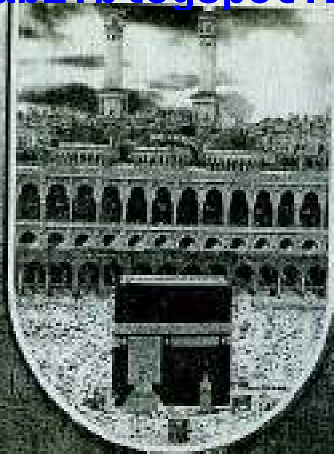


شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

مکتبہ اہلِ سنّت

امین پور بازار فیصل آباد
041-2602111
0321-6639552



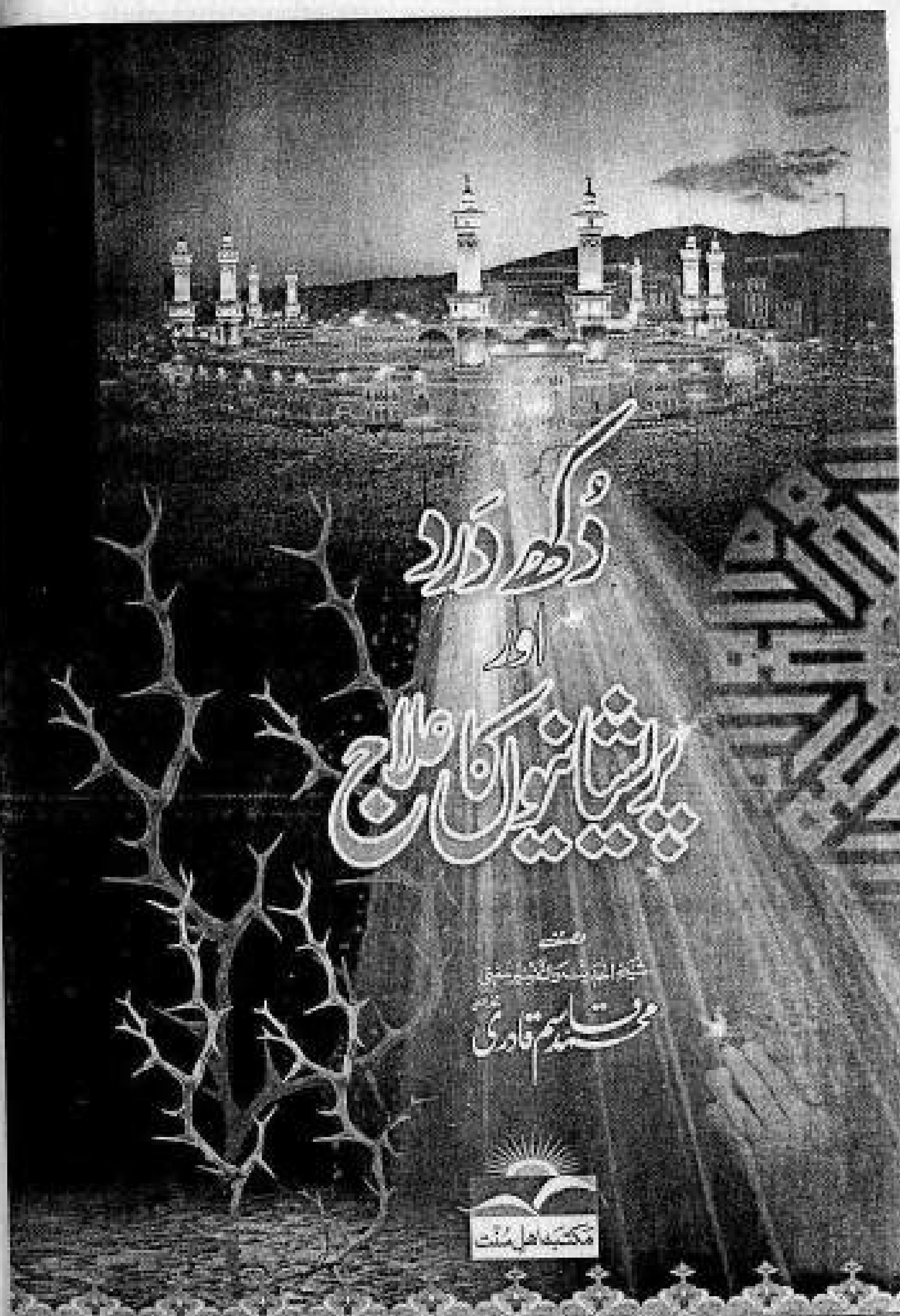


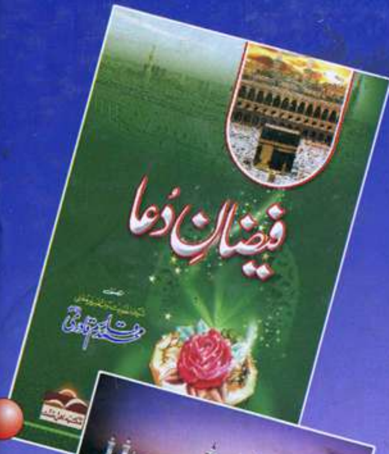
فیضانِ دُعا

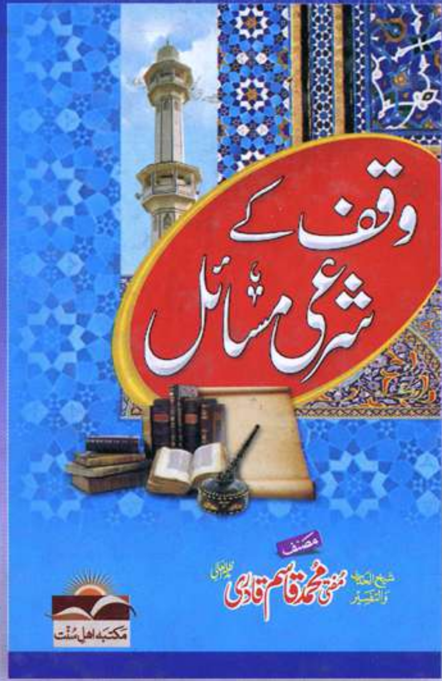


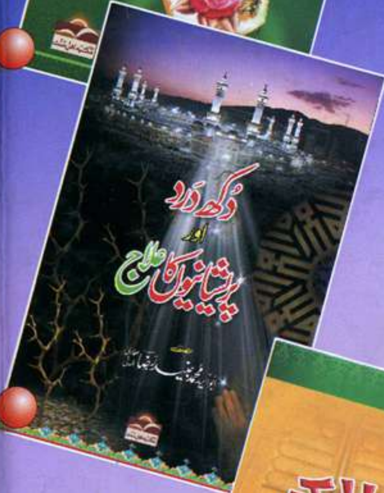
مصنف
شیخ الحدیث والتفسیر مفتی
محمد قاسم قادری




دکھ درد
اور
پریشانیوں کا علاج
مکتبہ اہل سنت


فیضانِ دعا


وقف کے شرعی مسائل
مصنف
مفتی محمد قاسم قادری
مکتبہ اہلِ سنت


دکھ درد
اور
پریشانیوں کا علاج


علم اور علماء کی اہمیت
مصنف


رسائلِ قادریہ
مصنف
مفتی محمد قاسم قادری
مکتبہ اہلِ سنت